ران سیریز
سٹ ٹریپ
مظہر کلیم
ایم۔ اے

ناشران ------ اشرف قریشی

------ یوسف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ 100/ روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "لاسٹ ٹریپ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جاسوسی ادب کے محدود دائرے میں رہتے ہوئے نیا ناول لکھنا نئے تجربے سے دوچار ہونے کے مترادف ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تک نئے ناول میں کسی نہ کسی انداز میں نئی بات نہیں ہو گی اس وقت تک نیا ناول قارئین کے اعلیٰ معیار پر پورا نہ اتر سکے گا۔ اس لئے میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ ہر نئے ناول میں کسی نہ کسی انداز میں کوئی نئی بات پیش کی جائے اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ مجھے کامیابی عطا کرتا ہے۔ موجودہ ناول میں بھی ایک نئی بات سامنے لائی گئی ہے۔ اس پورے مشن میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک بار بھی مخالف ایجنٹوں سے آمنا سامنا نہ ہو سکا۔ اس کے باوجود عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف ناکام ہو گئی بلکہ ان کی کامیابی آخری لمحے میں حقیقی ناکامی میں تبدیل ہو گئی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی قارئین کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ لیکن ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ ان میں بھی نئی اور دلچسپ باتیں سامنے آتی رہتی ہیں۔

شہر کا نام لکھے بغیر عبدالقیوم قریشی لکھتے ہیں۔ "آپ کی تحریریں مجھے

بے حد پسند ہیں کیونکہ آپ کی تحریروں میں جو روانی، جاذبیت اور نیم محسوس سا انس ہے وہ کسی اور تحریر میں نہیں ملتا۔ میری درخواست ہے کہ آپ عمران سیریز سے ہٹ کر بھی جاسوسی کتب لکھیں تاکہ آپ کے قلم سے نئے نئے کردار تخلیق ہو کر سامنے آسکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنی نئی تصویر بھی ضرور شائع کریں کیونکہ ایک ہی تصویر ہم کب تک دیکھتے رہیں گے اور یہ بھی وضاحت کر دوں کہ قرحیا سریانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی زندگی کی محبت کے ہیں۔

محترم عبدالقیوم قرحیا صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک عمران سیریز سے ہٹ کر دوسرے جاسوسی ناول لکھنے کا تعلق ہے تو عمران سیریز سے ہی مجھے فرصت نہیں ملتی کیونکہ اگر کسی ماہ نیا ناول نہ آئے تو میرے قارئین اس قدر پریشان ہو جاتے ہیں کہ ان کے خطوط مجھ سے سنبھالے نہیں جا سکتے۔ اس لئے اس سے ہٹ کر دیگر جاسوسی ناول لکھنا بے حد مشکل ہے جہاں تک تصویر کا تعلق ہے تو محترم تصویر کی حد تک مجھے بھی حق ہے کہ میں بھی عمران کی طرح سدابہار سمجھا جاؤں۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ہوڑوٹ دھیر کوٹ آزاد کشمیر سے محمد زاہد خان لکھتے ہیں۔ "میں گذشتہ بارہ سالوں سے آپ کے ناول متواتر پڑھتا آرہا ہوں۔ آپ کے ناول واقعی بے حد اچھے ہوتے ہیں۔ خاص طور پر خیر و شر کی آویزش پر مبنی ناول لکھ کر آپ نے اس دور میں واقعی قلم سے جہاد کیا ہے۔ ایک شکایت آپ سے ہے کہ آپ اکثر لکھ دیتے ہیں کہ عمران کے پاس کوئی کیس نہیں تھا۔ اس لئے وہ آوارہ گردی میں مصروف تھا تو محترم، عمران جیسے عظیم کردار کے ساتھ آوارہ گردی کے الفاظ نہیں آنے چاہئیں کیونکہ آپ خود بھی جانتے ہیں کہ ہمارے معاشرے اور مذہب میں آوارہ گردی سے کیا مراد لی جاتی ہے۔ امید ہے آپ ضرور اس پر غور کریں گے۔"

محترم محمد زاہد خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک الفاظ "آوارہ گردی" کا تعلق ہے تو آپ نے اس کا مطلب منفی انداز میں لیا ہے جبکہ مثبت انداز میں اس کا مطلب بغیر کسی خاص مقصد کے گھومنے پھرنے کا لیا جاتا ہے۔ ایک شاعر نے اس پر ایک شعر کہا ہے۔

آوارگی برنگ تماشہ بری نہیں
ذوق نظر ملے تو یہ دنیا بری نہیں

اب آپ یقیناً سمجھ گئے ہوں گے کہ آوارہ گردی سے وہ مطلب نہیں جو آپ نے لیا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے محمد احمد قریشی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ آپ سے دو شکایتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات تو سامنے آتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کے خاندانوں کا کبھی تذکرہ تک سامنے نہیں آیا۔

حالانکہ یہ سب یقیناً خاندانوں والے ہوں گے۔ کوئی ایسی تقریب بھی ہو سکتی ہے جس میں سب کے خاندان شرکت کر سکیں لیکن آپ نے ایسی کسی تقریب کا ذکر نہیں کیا۔ مزید براں قوم جنات پر آپ کا ایک زبردست ناول "جناتی دنیا" پڑھنے کو ملا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس قوم پر اور کوئی ناول نہیں لکھا۔ آپ ضرور اس پر مزید ناول لکھیں کیونکہ آپ کی طرز تحریر ایسی ہے کہ ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور ان پر توجہ دیں گے"۔

محترم محمد احمد قریشی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک عمران اور اس کے ساتھیوں اور ان کے خاندانوں کے باہمی روایتی تعلقات کا تعلق ہے تو محترم ناول میں وہ کچھ لکھا جاتا ہے جو بنیادی موضوع سے متعلقہ ہو۔ غیر متعلق معاملات کو اس لئے نہیں لکھا جاتا کہ اس سے کہانی میں جھول پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں یہ تو جان گئے ہوں گے کہ ان کے دن رات ملک و قوم کی سلامتی اور تحفظ میں ہی گزرتے ہیں۔ انہیں ایسی خاندانی اور روایتی تقریبات سے سرے سے کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے۔ بہرحال آپ کی شکایت دور کرنے کی ضرور کوشش کروں گا۔ جہاں تک قوم جنات پر مزید ناول لکھنے کا تعلق ہے تو میں کوشش کروں گا کہ آپ کی یہ فرمائش بھی پوری کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے عبید مسعود لکھتے ہیں۔ "طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ لوگ واقعی آپ کی تحریروں کے عاشق ہیں اور یقین کریں کہ میں نے لوگوں کو دیوانگی کی حد تک آپ کی کتب کا انتظار کرتے دیکھا ہے۔ یہ عزت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس لئے ہے کہ آپ اس موجودہ فحاشی کے بدترین دور میں صاف ستھرا پاکیزہ ادب نہ صرف لکھتے ہیں بلکہ آپ کا مطمع نظر لوگوں کے کردار کی اصلاح بھی ہے۔ جوزف میرا پسندیدہ کردار ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اسے مزید متحرک کریں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ کریں گے"۔

محترم عبید مسعود صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے میرے بارے میں جو کچھ لکھا ہے میں آپ کے بے پناہ خلوص اور محبت پر آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ جہاں تک جوزف کا تعلق ہے تو جوزف مخصوص صلاحیتوں کا حامل کردار ہے۔ اس لئے یہ اس ناول میں ہی سامنے آتا ہے جس میں اس کی صلاحیتوں سے عمران کام لے سکتا ہو۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ کی فرمائش پوری کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی لکھتے رہیں گے۔

لاہور سے محمد اعظم لکھتے ہیں۔ "طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ آپ کے ناول واقعی نوجوانوں کی کردار سازی میں انتہائی مثبت اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ ایک بات کی وضاحت چاہتا ہوں کہ عمران جب بھی انکوائری فون کرتا ہے تو انکوائری آپریٹر اسی وقت دستیاب ہو کر اسے تمام تفصیلات بتا دیتا ہے جبکہ ہمارا تجربہ

اس سے مختلف ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم محمد اعظم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ نے فون انکوائری کے بارے میں لکھا ہے تو محترم۔ آپ نے شاید غور نہیں کیا۔ عمران جب بھی فون کرتا ہے تو ہمیشہ آگے یہی لکھا ہوتا ہے کہ رابطہ ہونے پر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ یہ الفاظ "رابطہ ہونے پر" آپ کے سوال کا جواب ہے۔ یہ رابطہ کب ہوتا ہے کتنی دیر بعد ہوتا ہے یہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ذیشان ہوٹل کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ہوٹل ذیشان کی وسیع و عریض پارکنگ کو اس نے پہلی بار رنگ برنگی نئے ماڈل کی چمکتی دمکتی کاروں سے پر دیکھا تھا ورنہ پہلے جب بھی وہ یہاں آتا تھا تو وسیع و عریض پارکنگ میں دس بارہ کاروں سے زیادہ کاریں کبھی نظر نہ آتی تھیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ہوٹل ذیشان عام سا ہوٹل تھا جس کا کھانا پسند کیا جاتا تھا ورنہ اس میں اعلیٰ طبقے کے لئے اور کوئی کشش نہیں تھی۔ عمران بھی یہاں کھانا کھانے ہی آتا تھا۔ وہ کار سے باہر نکلا اور اس نے کار لاک کی ہی تھی پارکنگ بوائے اس کے قریب پہنچ گیا۔

"یہ آج کیا بات ہے۔ کیا ہوٹل ذیشان نے پارکنگ کو کاروں کے شوروم میں بدل دیا ہے"..... عمران نے پارکنگ بوائے سے

کار ڈلیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ آج ہوٹل میں جدید ملبوسات کی نمائش ہے اور کیٹ واک ہو گی جس میں غیر ملکی ماڈلز حصہ لے رہی ہیں"...... پارکنگ بوائے نے جلدی جلدی جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر ایک اور کار کی طرف بڑھ گیا۔

"جدید ملبوسات کی نمائش اور کیٹ واک۔ واہ۔ پھر تو رنگ برنگی بلیاں نظر آئیں گی"...... عمران نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ ظاہر ہے کیٹ واک میں اس نے کیٹ کا مطلب بلی لیا تھا لیکن ابھی وہ پارکنگ سے آگے بڑھا ہی تھا کہ ایک طرف کھڑا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے نہایت نفیس سوٹ پہن رکھا تھا اور چہرے مہرے سے وہ خاصا خوشحال دکھائی دے رہا تھا۔

"جناب ایک منٹ"...... اس آدمی نے قدرے منت بھرے انداز میں عمران سے کہا تو عمران رک گیا۔

"جی کیا بات ہے"...... عمران نے اس آدمی کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام شاہد زمان ہے اور محکمہ تعمیرات کا ریٹائرڈ ڈائریکٹر ہوں۔ آپ علی عمران صاحب ہیں"...... اس آدمی نے قریب آ کر کہا۔

"جی ہاں۔ میرا نام ہی علی عمران ہے لیکن آپ مجھے کیسے جانتے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ مجھے کچھ وقت عنایت کر سکتے ہیں۔ آپ کی مہربانی ہو گی"...... شاہد زمان نے کہا۔

"آئیے اندر چل کر بیٹھتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اندر اس وقت بے حد رش ہے۔ آپ کی سیٹ یقیناً بک ہو گی لیکن مجھے اندر داخل نہیں ہونے دیا جائے گا"...... شاہد زمان نے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ پلیز۔ ادھر ساتھ ہی ایک ریستوران ہے۔ وہاں بیٹھتے ہیں۔ یہ میرے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے"...... شاہد زمان نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ قریب ہی ریستوران میں جا کر بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... شاہد زمان نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جوس منگوا لیں"...... عمران نے جواب دیا۔ وہ وقتی طور پر الجھ گیا تھا کیونکہ شاہد زمان نے کہا تھا کہ اسے ہوٹل میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا حالانکہ عمران کے خیال کے مطابق ایسا نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ سوٹ پہنے ہوئے تھا اور خاصا خوشحال دکھائی دے رہا تھا۔ اس دوران ویٹر نے جوس لا کر ان کے سامنے رکھ دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ سب سے پہلے تو میں معافی کا خواستگار ہوں کہ"...... شاہد زمان نے کہا۔

"معافی۔ کیسی معافی۔ شاہد زمان صاحب آپ تمہید اور رسمیات کی بجائے اصل بات کریں تو بہتر ہوگا"..... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر۔ میری ایک بیٹی ہے جس کا نام شازیہ ہے۔ شازیہ یونیورسٹی میں سائنس کی طالب علم ہے۔ اس کی منگنی اس کے کزن سے چار سال پہلے ہو چکی ہے۔ اس کا کزن امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتا ہے اور خاصا خوشحال ہے۔ شازیہ بیٹی پڑھائی میں ٹھیک جا رہی تھی اور میرا خیال تھا کہ اس کی پڑھائی ختم ہونے کے بعد اس کی شادی کر کے اس فرض سے سبکدوش ہو جاؤں گا لیکن شازیہ اچانک لڑکیوں کے ایک ایسے گروپ میں شامل ہو گئی جو ماڈلنگ کرتا ہے۔ آج جو کیٹ واک ہو رہی ہے اس میں میری بیٹی شازیہ بھی شامل ہے۔ جب اس کا نام اخبارات میں آیا اور اس کی تصاویر پوسٹرز پر شائع ہوئیں تو عمران صاحب یقین کریں کہ میرے پورے خاندان میں بھونچال آ گیا۔ ہمارا خاندان اس طرح اشتہار بننے کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھتا۔ شازیہ سے جب ہم نے پوچھ گچھ کی تو اس نے بے اختیار رونا شروع کر دیا لیکن میرے انتہائی دباؤ کے باوجود اس نے کسی حالت میں بھی کیٹ واک میں حصہ لینے کا ارادہ نہیں بدلا۔ اس کے کزن اور منگیتر نے فون کر کے دھمکی دی کہ اگر وہ کیٹ واک

میں شامل ہوئی تو منگنی ختم کر دی جائے گی لیکن شازیہ جواب میں صرف روتی رہی۔ ہم نے اس پر پابندی لگا دی لیکن وہ کوٹھی کے عقبی طرف سے نکل کر اس گروپ کے پاس چلی گئی اور اس گروپ کی انچارج میڈم شاہینہ نے مجھے فون پر دھمکی دی کہ اگر ہم نے شازیہ کو اس کی مرضی کے خلاف کام کرنے پر دباؤ ڈالا تو وہ میرے خاندان کو جیل میں ڈلوا دے گی اور میں نے جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق میڈم شاہینہ کا شوہر پولیس میں اعلیٰ افسر ہے۔ شازیہ اب ان کی تحویل میں ہے۔ میں نے اس سے رابطہ کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن میرا اس سے ملنا، فون کرنا اور اس ہوٹل میں داخلہ بھی بند کر دیا گیا۔ اگر آج شازیہ نے اس عریاں ماڈلنگ میں حصہ لیا تو یقین جانیئے عمران صاحب کہ میں اور میری ساری فیملی خودکشی کر لے گی"...... شاہد زمان نے روہانسے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"عریاں ماڈلنگ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں عریاں ماڈلنگ کیسے ہو سکتی ہے"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جدید ملبوسات کا مطلب عریانی ہی ہے عمران صاحب۔ اس کے لئے آپ کو تفصیل کیا بتاؤں۔ آپ خود سمجھ دار ہیں کہ جدید ملبوسات پہن کر کیا ہوگا"...... شاہد زمان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کو میرے بارے میں کس نے بتایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کے انسپکٹر رزاق کا والد میرے ساتھ محکمہ تعمیرات میں کام کرتا رہا ہے۔ میں نے انسپکٹر رزاق سے بات کی تھی کہ وہ اپنا اثر ورسوخ استعمال کرے لیکن اس نے انکار کر دیا اور اس نے مجھے آپ کی ٹپ دی۔ آپ جب ہوٹل ذیشان کھانا کھانے کے لئے پہنچے تو میں باہر موجود تھا اور انسپکٹر رزاق مینجر سے مل کر واپس آ رہا تھا۔ آپ کار سے باہر آئے تو انسپکٹر رزاق نے آپ کو دیکھ کر مجھے بتایا کہ اگر آپ میری مدد کے لئے تیار ہو جائیں تو میرا کام ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آج میں آپ کے انتظار میں یہاں دو گھنٹے سے کھڑا تھا۔ پلیز آپ مہربانی کریں"...... شاہد زمان نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے شاہد زمان صاحب کہ آپ کی بیٹی سمجھ دار اور خود مختار ہے۔ اگر وہ خود ماڈلنگ میں حصہ لینا چاہتی ہے تو کوئی بھی اسے نہیں روک سکتا۔ البتہ عریاں ماڈلنگ کو روکا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ شازیہ کو بلیک میل کیا جا رہا ہے"...... شاہد زمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور کس یقین سے کہہ رہے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں شازیہ کا باپ ہوں عمران صاحب۔ شازیہ میرے ہاتھوں ہی پلی بڑھی ہے۔ میں اس کی طبیعت اور اس کے انداز فکر کو جانتا ہوں۔ اس سے پہلے اس نے کبھی ماڈلنگ میں دلچسپی ظاہر نہ کی تھی

اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ جب میں نے، اس کی والدہ نے اور اس کے کزن اور منگیتر نے اس سلسلے میں اس سے بات کی تو وہ صرف روتی رہی۔ اس کی خاموشی اور اس کا رونا اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ بے بس ہے اس لئے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ اس میڈم شاہینہ نے کسی نہ کسی ذریعے سے شازیہ کے خلاف بلیک میلنگ سٹف تیار کروا رکھا ہے اور اس کی وجہ سے اسے بلیک میل کر کے یہاں پیش کیا جا رہا ہے"...... شاہد زمان نے قدرے سرگوشانہ انداز میں کہا۔

"لیکن اس کی وجہ"...... عمران نے کہا۔

"میں باپ ہوں۔ میں ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہوں۔ آپ شازیہ سے مل لیں آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ شازیہ کس نیچر کی لڑکی ہے"...... شاہد زمان نے نظریں نیچی کر کے اس سے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آئیں میرے ساتھ۔ اگر آپ کی بات درست ہے تو پھر آپ کی بیٹی کو روکا جا سکتا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا داخلہ تو بند ہے۔ دربان مجھے اندر نہیں جانے دے گا"...... شاہد زمان نے کہا۔

"آپ میرے ساتھ اندر جا رہے ہیں۔ آئیے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ریستوران کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ شاہد زمان نے جوس کی پیمنٹ پہلے ہی کر دی تھی۔ عمران جب شاہد زمان سمیت ذیشان ہوٹل کے مین گیٹ پر پہنچا تو ایک دربان نے

ہاتھ بڑھا کر شاہد زمان کو اندر جانے سے روک دیا۔

"یہ میرے ساتھ ہیں۔ ہٹو ایک طرف"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"سوری جناب۔ جنرل مینجر صاحب کا حکم ہے کہ یہ صاحب آج ہوٹل میں داخل نہیں ہو سکتے"...... دربان نے بھی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ شاہد زمان شرمندہ سا ہو کر ہونٹ بھینچے کھڑا تھا۔

"جنرل مینجر کو اطلاع دو کہ علی عمران یہاں موجود ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہماری ہمت نہیں ہے جناب۔ آپ اندر جا کر سپروائزر سے بات کر لیں لیکن یہ صاحب اندر نہیں جا سکتے ورنہ میری نوکری ختم ہو جائے گی۔ میں غریب آدمی ہوں جناب"...... دربان نے اس بار قدرے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں واپس چلا جاتا ہوں عمران صاحب۔ آپ خود کچھ کیجئے۔ پلیز"...... شاہد زمان نے کہا۔

"ایک منٹ آپ یہاں رکیں میں ابھی آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ کر سیڑھیاں اترتا ہوا بائیں طرف مڑ گیا جہاں ایک طرف فون بوتھ موجود تھے۔ اس نے ایک فون بوتھ میں داخل ہو کر جیب سے کارڈ نکالا اور فون بوتھ میں ڈال کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل ذیشان"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ جنرل مینجر شہریار خان سے بات کراؤ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جی ہولڈ کیجئے سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ یا تو وہ عمران کی ڈگریاں سن کر بوکھلا گئی تھی یا پھر اس کا لہجہ اس پر اثر انداز ہوا تھا۔

"شہریار خان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ آپ دو منٹوں میں مین گیٹ پر پہنچ جائیں ورنہ دو منٹ بعد یہ ہوٹل بموں سے تباہ کر دیا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور فون بوتھ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مین گیٹ پر پہنچ گیا۔ جہاں شاہد زمان ایک طرف ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔

"میں نے جنرل مینجر کو فون کر کے کہہ دیا ہے کہ وہ دو منٹ کے اندر مین گیٹ پر پہنچ جائے ورنہ پورا ہوٹل بموں سے اڑا دیا جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"بموں سے۔ یہ۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ"...... شاہد زمان نے

خوفزدہ سے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے مین گیٹ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا مالک جس نے سلیٹی رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا تیزی سے باہر آیا تو دربان اس کے سامنے جھک گئے۔

"یہ تم نے کیا کہا ہے عمران اور کیوں کہا ہے۔ اس سے تمہارا مطلب کیا ہے"...... جنرل مینجر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کے دربان میرے مہمان کو اندر جانے سے روک رہے ہیں۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ اگر آپ بھی اسے اندر جانے سے روکیں گے تو یہ سوچ لیں کہ پھر میری دھمکی پر عمل درآمد بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب یہ بات نہیں ہے۔ دراصل "۔ شہریار خان نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ باتیں آپ سے آفس میں ہوں گی"...... عمران نے اس کی بات درمیان میں کاٹتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آئیں۔ آپ بھی آئیں جناب"...... شہریار خان نے شاہد زمان سے مسکرا کر کہا۔

"کیا اب بھی تمہیں اعتراض ہے"...... عمران نے دروازے پر موجود دربان سے کہا۔

"سر۔ سر۔ ہم تو حکم کے غلام ہیں جناب"...... دربان نے نظریں نیچی کرتے ہوئے شرمسار سے لہجے میں کہا۔

"تمہاری فرض شناسی مجھے پسند آئی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر دربان کی جیب میں ڈال دیا اور پھر تیزی سے ہوٹل کے اندر داخل ہو گیا۔ شاہد زمان بھی اس کے ساتھ تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے امید کا تاثر بھی ابھر آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر واقع جنرل مینجر کے آفس میں موجود تھے۔

"آپ نے شاہد زمان کو ہوٹل میں داخل ہونے سے کیوں روکا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے شہریار خان سے کہا۔

"انہوں نے تمہیں کچھ نہ کچھ تو بہرحال بتایا ہو گا۔ اپنے ہوٹل کی ساکھ کو بچانے کے لئے مجھے ایسا حکم دینا پڑا ہے"...... جنرل مینجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ان کی بیٹی کو بلا کر اس سے بات کی یا صرف یک طرفہ حکم صادر کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ماڈل گروپ کی لیڈر میڈم شاہینہ سے ہمارا کنٹریکٹ ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ اس کے گروپ کی ایک لڑکی جو اس گروپ کی سپر ماڈل ہے اور اس کا والد جبراً اسے ماڈلنگ سے روکنا چاہتا ہے جبکہ وہ ماڈلنگ کرنا چاہتی ہے اور اس کے والد نے دھمکی دی ہے کہ اگر اس کی بیٹی نے یہاں ماڈلنگ کی تو وہ ہوٹل میں توڑ پھوڑ کر دے گا۔ اس نے مجھے ان صاحب کی تصویر بھی دی اور کہا کہ اس تصویر کی کاپیاں

کرواکر دربانوں کو دکھادی جائیں اورانہیں اندرآنے سے روک دیا جائے "...... شہریار خان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تو آپ نے صرف اس گروپ لیڈر کی بات پر اعتماد کرتے ہوئے اتنا بڑا قدم اٹھایا ہے"...... عمران کے لہجے میں تلخی ابھرآئی تھی۔

" یہ فنکشن میرے ہوٹل کے لئے انتہائی اہم ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ تم اس معاملے میں کوئی مداخلت نہ کرو۔ بعد میں تم جو کہو گے ویسے ہی ہوگا اور اگر تم نہ مانے تو پھر میں تمہارے والد کو فون کر کے یہاں بلوالوں گا"...... شہریار خان نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

" بہتر یہی ہے کہ آپ ان کو بھی یہاں بلوالیں تاکہ وہ بھی آپ کے ہوٹل میں ہونے والی عریاں ماڈلنگ کو روک سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو جیل بھجوا دیں گے اور آپ کا ہوٹل ہمیشہ کے لئے سیل کر دیا جائے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ عریاں ماڈلنگ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ملبوسات کی ماڈلنگ عریانی کیسے ہو سکتی ہے"...... شہریار خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جدید ملبوسات کا مطلب ہے عریانی۔ وہ عریانی جسے عام آدمی عریانی سمجھتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں۔ اب تو پوری دنیا میں اس کا رواج ہے۔ تم خواہ مخواہ تنگ نظر بننے کی کوشش نہ کرو"...... شہریار خان نے کہا۔

" کیا آپ اپنی بیٹی کو اس جدید لباس میں سٹیج پر بطور ماڈل پیش کر سکتے ہیں"...... خاموش بیٹھے ہوئے شاہد زمان نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ خاموش رہیں۔ پلیز"...... عمران نے شاہد زمان سے کہا۔

" عمران۔ بہتر یہی ہے کہ ان صاحب کو واپس بھجوا دو"۔ شہریار خان نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ نفرت بھری نظروں سے شاہد زمان کو دیکھ رہے تھے۔ وہ چونکہ عمران کو اچھی طرح جانتے تھے اس لئے بے بس ہو کر بیٹھے تھے ورنہ شاہد زمان اب تک کسی قید خانے میں جوتے کھا رہے ہوتے۔

" ان کی بیٹی شازیہ کو آپ یہاں بلوائیں۔ میں ان سے خود بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" سوری۔ اب فنکشن میں صرف دو گھنٹے رہ گئے ہیں۔ اب میں کسی سے ملنے کی اجازت نہیں دے سکتا"...... شہریار خان نے سرد لہجے میں کہا۔

" کیا واقعی آپ یہی چاہتے ہیں کہ یہ فنکشن نہ ہو سکے اور ہوٹل ذیشان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کس میں اتنی جرأت ہے۔ باہر پولیس موجود ہے۔ میں نے حفاظتی اقدامات پہلے ہی کر رکھے ہیں"...... شہریار خان نے کہا۔

" مجھے ایک فون کرنے دیں۔ ابھی دس منٹ میں پورے

دارالحکومت کے عوام ڈنڈے اٹھا کر یہاں پہنچ جائیں گے ۔ عریاں ماڈلنگ اور ایک اسلامی ملک میں ہو ۔ آپ کو معلوم ہے کہ پھر اس ہوٹل کا حشر کیا ہو گا اور اگر آپ فون نہیں کرنے دیں گے تو میں باہر جا کر فون بوتھ سے فون کر لوں گا"...... عمران نے کہا تو شہریار خان کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا۔

" پلیز عمران ۔ پلیز تم سے کچھ بعید نہیں ہے۔ تم واقعی سب کچھ کر سکتے ہو ۔ مجھے معاف کر دو"...... شہریار خان نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو پھر ان کی بیٹی کو یہاں بلوائیں"...... عمران نے کہا تو شہریار خان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے چند بٹن پریس کر دیئے ۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" میڈم شاہینہ سے کہیں کہ وہ ماڈل شازیہ سمیت فوراً میرے آفس میں آ جائیں۔ میں نے لفظ فوراً استعمال کیا ہے۔ سمجھی"۔ شہریار خان نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی جس کے چہرے پر عیاری اور کرختگی بیک وقت موجود تھی۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی سر جھکائے اندر داخل ہوئی تو عمران اسے دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ میڈم شاہینہ کیوں اسے ماڈل بنانے پر بضد ہے۔

" یہ ۔ یہ ۔ یہاں ۔ کیا مطلب ۔ آپ نے کیوں بلوایا ہے ۔ ہم نے ابھی میک اپ کرنا ہے۔ تیاری کرنی ہے۔ وقت بہت کم رہ گیا ہے"...... میڈم شاہینہ نے شاہد زمان کی طرف نفرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے شہریار خان سے مخاطب ہو کر کہا جبکہ شازیہ نظریں جھکائے خاموش کھڑی تھی۔

" باپ کے پاس بیٹھ جاؤ شازیہ"...... عمران نے کہا تو شازیہ خاموشی سے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ شاہد زمان نظریں جھکا کر خاموش بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان کے چہرے پر شکستگی واضح طور پر دیکھی جا سکتی تھی جبکہ شازیہ بھی سر جھکائے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

" آپ کون ہیں"...... میڈم شاہینہ نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" میڈم شاہینہ ۔ اس ملک میں بلیک میلنگ کی سزا بے حد سخت ہے"...... عمران نے اچانک کہا تو میڈم شاہینہ کے ساتھ ساتھ شازیہ بھی بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔ کیا مطلب ۔ کیسی بلیک میلنگ ۔ آپ ہیں کون"...... میڈم شاہینہ نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" شہریار خان صاحب ۔ آخری بات سن لیں ۔ اگر آپ یہ فنکشن کرنا چاہتے ہیں تو شازیہ اس فنکشن میں حصہ نہیں لے گی اور اسے

ابھی اور اسی وقت اس کے والد کے ساتھ جانے کی اجازت دیں اور اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو پھر یہ فنکشن منعقد نہیں ہو گا۔ آپ کو جیل جانا پڑے گا"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔ شازیہ نے بلیک میلنگ کے لفظ پر جس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھا تھا اور اس کی نظروں میں عمران کو خوف کی جھلکیاں نظر آئی تھیں اس سے عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ واقعی اس کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ شازیہ سپر ماڈل ہے۔ اس کے بغیر فنکشن کیسے ہو گا اور آپ کون ہیں اسے روکنے والے"...... میڈم شاہینہ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" آہستہ بولو ورنہ "...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو میڈم شاہینہ اس طرح کرسی پر سمٹ گئی جیسے عمران نے اسے کوڑا مار دیا ہو۔

" عمران صاحب۔ شازیہ سے پوچھ لیں۔ اگر وہ اپنی مرضی اور خوشی سے ماڈلنگ کرنا چاہتی ہے تو پھر اسے روکنا زیادتی ہو گی اور اگر اس سے زبردستی یہ سب کچھ کرایا جا رہا ہے تو پھر واقعی اسے نہیں روکا جائے گا"...... شہریار خان نے صورت حال کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا۔ اب اگر شازیہ چاہے بھی ہی تو ایسا نہیں کر سکتی ورنہ اسے اور اس کے ساتھ آپ کو بھی انتہائی سخت نتائج بھگتنا ہوں گے۔ اٹھو شازیہ

اور اپنے والد کے ساتھ جاؤ"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

" مگر۔ مگر۔ یہ تو زیادتی ہے "...... میڈم شاہینہ نے ایک بار پھر احتجاج کرتے ہوئے کہا لیکن اس بار اس کے احتجاج میں سختی نہیں تھی۔ عمران کی ایک ہی گھرکی نے اسے سیدھا کر دیا تھا۔

" میڈم شاہینہ۔ ان کا نام علی عمران ہے اور ان کے والد سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں اور میں جانتا ہوں کہ یہ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ یہ چاہیں تو ایک گھنٹے کے اندر اندر دارالحکومت کے لاکھوں لوگوں کو اس فنکشن کے خلاف بھڑکا کر ہوٹل بند کروا سکتے ہیں اور اگر یہ اشارہ کر دیں تو بے شمار جرائم پیشہ لوگ ہوٹل پر بموں کی بارش کر سکتے ہیں اس لئے میڈم۔ چاہے آپ ناراض ہوں یا خوش جیسے عمران صاحب کہہ رہے ہیں ویسے ہی ہو گا۔ آئی ایم سوری اگر آپ شازیہ کے بغیر فنکشن کر سکتی ہیں تو کریں ورنہ میں کنٹریکٹ کینسل کر دیتا ہوں۔ میں آپ کو ڈبل معاوضہ دے سکتا ہوں لیکن اپنا ہوٹل تباہ نہیں کروا سکتا"...... شہریار خان نے کہا۔

" مم۔ مم۔ میں اپنی مرضی سے ماڈلنگ کرنا چاہتی ہوں "۔ اچانک شازیہ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" اب بتاؤ۔ اب بتاؤ "...... میڈم شاہینہ نے چیختے ہوئے کہا۔ س کے چہرے پر اچانک مسرت ابھر آئی تھی۔

" بعد میں بے شک کر لینا لیکن اس فنکشن میں نہیں۔ چلو اٹھو"۔

عمران نے سرد لہجے میں کہا تو شازیہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا والد شاہد زمان بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کا شکریہ۔ آپ نے مجھے ذہنی کوفت اور اپنے ہوٹل کو تباہ ہونے سے بچا لیا ہے"...... عمران نے شہریار خان سے مخاطب ہو کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ شازیہ اور اس کا والد پہلے ہی باہر جا چکے تھے۔

"آپ دونوں میرے ساتھ آئیں۔ میں آپ کو آپ کے گھر پہنچا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ تکلیف نہ کریں ہم ٹیکسی لے کر چلے جائیں گے۔ آپ نے ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے میں اور میرا پورا خاندان اس کے لئے آپ کا ہمیشہ احسان مند رہے گا"...... شاہد زمان نے کہا جبکہ شازیہ سر جھکائے خاموش کھڑی تھی۔ البتہ اس کا شہابی رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ شاید وہ آنے والے حالات سے خوفزدہ تھی۔

"میں نے شازیہ بیٹی سے چند باتیں کرنی ہیں۔ آیئے میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک متوسط درجے کی کالونی کی ایک چھوٹی سی کوٹھی کے ڈرائینگ روم میں موجود تھے۔ شاہد زمان اپنی بیٹی کے ساتھ اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد شاہد زمان واپس آیا تو اس کا چہرہ سرخ تھا۔

"کیا ہوا شاہد زمان صاحب"...... عمران نے اس کا چہرہ دیکھتے

ہوئے چونک کر کہا۔

"ہماری قسمت ہی خراب ہے۔ اب جوان بیٹی کو نہ مار سکتے ہیں اور نہ لڑ سکتے ہیں۔ وہ رو رہی ہے اور ضد کر رہی ہے کہ وہ ابھی اور اسی وقت واپس جائے گی چاہے اس کے ٹکڑے کیوں نہ کر دیئے جائیں"...... شاہد زمان نے بھیگے بھیگے لہجے میں کہا۔

"آپ اسے یہاں لے آئیں۔ میں خود اس سے بات کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے کہا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا"...... شاہد زمان نے اسی طرح شکستہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر پردہ کروائیں میں اندر جا کر خود اس سے مل لیتا ہوں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو شاہد زمان اٹھا اور اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے شازیہ بھی تھی۔

"یہ آ گئی ہے عمران صاحب"...... شاہد زمان نے کہا۔

"مجھے مت روکو۔ تمہیں خدا کا واسطہ مجھے مت روکو ورنہ مجھے خودکشی کرنی پڑے گی۔ مجھے مت روکو"...... شازیہ نے یکلخت عمران کے پیروں پر گر کر روتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ بہن۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں یہ سب کچھ کہہ رہی ہو۔ ان لوگوں نے یقیناً تمہارے خلاف جھوٹا بلیک میلنگ سٹف تیار کر رکھا ہو گا اور اسے دکھا کر وہ تمہیں بلیک میل

کر رہے ہیں لیکن میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم معصوم ہو اس لئے میں
نے تمہیں بہن بھی کہا ہے ورنہ ایسی ویسی عورت کو میں بہن کہنے کی
بجائے گولی مار دینا زیادہ بہتر سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ وہ تمہارا
کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔ وہ بلیک میلنگ شف آج رات کو تباہ کر
دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ بہت بڑا گینگ ہے۔ آپ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے بلکہ
کوئی بھی نہیں کر سکتا"...... شازیہ نے روتے ہوئے کہا۔

"شاہد زمان صاحب۔ آپ اندر جائیں اور مجھے اپنی بہن سے باتیں
کرنے دیں"...... عمران نے شاہد زمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی بہتر"...... شاہد زمان نے کہا اور اٹھ کر اندر چلا گیا۔

"بیٹھو اور اپنے بھائی کو سب کچھ بتا دو۔ تم نے دیکھ لیا ہے کہ
تمہارے بھائی کی یہاں ایک حیثیت ہے۔ تب ہی ہوٹل ذیشان کے
جنرل مینجر کو میری بات ماننا پڑی ہے اس لئے بے فکر ہو کر سب کچھ
بتا دو۔ میرا وعدہ کہ تمہارا راز راز ہی رہے گا اور تمہیں اس گروہ سے
بھی ہمیشہ کے لئے چھٹکارہ مل جائے گا"...... عمران نے انتہائی نرم
لہجے میں کہا۔

"نجانے کیا بات ہے کہ آپ پر اعتماد کرنے کو جی چاہتا ہے۔ میں
یونیورسٹی میں پڑھتی ہوں۔ میڈم شاہینہ وہاں ایک لڑکی سے ملنے آتی
تھیں۔ اس لڑکی کا نام ماہ نور ہے اور وہ میری فرینڈ ہے۔ لیکن یہ
فرینڈشپ صرف یونیورسٹی کی حدود تک محدود تھی۔ پھر ایک روز ماہ

نور نے بتایا کہ اس کی سالگرہ ہے جس میں مجھے لازمی شرکت کرنی
ہے۔ میں نے گھر فون کر کے اجازت لی اور میں ماہ نور کے ساتھ اس
کے گھر چلی گئی۔ ماہ نور بے حد امیر لڑکی تھی۔ اس کے والد بہت
بڑے صنعت کار تھے۔ ان کی کوٹھی ڈکسن روڈ پر تھی اور وہاں سالگرہ کا
فنکشن تھا۔ وہاں میڈم شاہینہ بھی تھی لیکن سوائے ماہ نور اور میڈم
شاہینہ کے وہاں میرا اور کوئی واقف نہ تھا۔ پھر سالگرہ ہوئی۔ موم
بتیاں بجھائی گئیں اور کیک کاٹا گیا اور وہ سب کچھ ہوا جو ایسے مواقع
پر ہوتا ہے۔ پھر ماہ نور مجھے ایک علیحدہ کمرے میں لے گئی تاکہ اپنا
البم دکھا سکے۔ وہاں اس نے مجھے ایک سرخ رنگ کا مشروب پلایا۔
یہ مشروب پینے کے بعد میں بے ہوش ہو گئی اور جب مجھے ہوش آیا تو
وہاں اس کمرے میں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ میرے کپڑے بھی بے
ترتیب تھے۔ میں حیران رہ گئی۔ پھر ماہ نور آ گئی۔ اس نے مجھ سے کہا
کہ میں تھکی ہوئی تھی اس لئے سو گئی اور پھر اس کا ڈرائیور مجھے میری
رہائش گاہ پر چھوڑ گیا۔ مجھے کچھ معلوم نہ تھا لیکن دوسرے روز جب
میں یونیورسٹی گئی تو میڈم شاہینہ وہاں موجود تھی اور پھر میڈم شاہینہ
اور ماہ نور مجھے ایک طرف لے گئیں اور انہوں نے مجھے ایک البم
دکھایا جس میں کسی مرد کے ساتھ جس کے چہرے پر نقاب تھا میری
ایسی تصویریں تھیں جو انتہائی شرمناک تھیں۔ میں حیران رہ گئی اور
بہت روئی پیٹی مگر انہوں نے مجھ سے صرف ایک مطالبہ کیا کہ مجھے
ماڈلنگ کرنا ہو گی اور بغیر کسی معاوضے کے، اس لئے میں مجبور ہو

گئی۔ میرے سامنے صرف دو صورتیں تھیں کہ یا تو میں خودکشی کر
لوں مگر اس سے میرے والدین کی بدنامی ہوتی یا پھر میں ماڈلنگ
کروں۔ لیکن مجھ میں خودکشی کی ہمت نہ تھی اس لئے میں ماڈلنگ
کے لئے مجبور ہو گئی"...... شازیہ نے روتے روتے ساری تفصیل بتا
دی۔

"تم نے کہا ہے کہ یہ بہت بڑا گروہ ہے۔ یہ بات تم نے کس
بنیاد پر کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"انہوں نے خود کہا تھا اور فنکشن میں صرف چند لڑکیاں شوق
سے ماڈلنگ کر رہی ہیں جبکہ باقی سب میری طرح مجبور ہو کر آئی
ہیں"...... شازیہ نے بتایا۔

"کیا میڈم شاہینہ اصل کردار ہے یا وہ ماہ نور ہے"...... عمران
نے کہا۔

"نہیں۔ اصل کردار تو میڈم شاہینہ ہی ہے۔ ماہ نور تو اس کی
ساتھی ہے۔ وہ خود انتہائی آزاد خیال لڑکی ہے۔ کاش میں نے اس سے
دوستی نہ کی ہوتی"...... شازیہ نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"میڈم شاہینہ کہاں رہتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"گلیکسی کالونی کی کوٹھی نمبر سکسٹی ٹو میں۔ اس کا شوہر پولیس
میں بڑا افسر ہے اور وہ بھی اس کے ساتھ ملا ہوا ہے"...... شازیہ نے
کہا۔

"کیا یہ بلیک میلنگ سٹف اسی کوٹھی میں رکھا گیا ہو گا"۔

عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ بلیک میلنگ سٹف کہاں ہو گا"۔ شازیہ
نے سر جھکائے جھکائے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم بے فکر رہو۔ یہ تمہارے بھائی کا تم سے وعدہ ہے
کہ تمہارا بلیک میلنگ سٹف ہمیشہ کے لئے غائب کر دیا جائے گا"۔
عمران نے کہا۔

"وہ غنڈے ہیں۔ انہوں نے دھمکی دی تھی کہ وہ جب چاہیں مجھے
اغوا کروا لیں گے اور پھر مجھے شرمناک زندگی گزارنا ہو گی"۔ شازیہ
نے سہمے ہوئے لہجے میں رک رک کر آہستہ سے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ اب وہ تمہاری طرف دیکھنے کی جرأت نہیں
کریں گے۔ البتہ تم ایک دو روز گھر سے باہر نہیں جاؤ گی"۔ عمران
نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"جاؤ اور اپنے والد کو میرے پاس بھیج دو"...... عمران نے کہا تو
شازیہ اٹھی اور خاموشی سے اندر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد شاہد زمان
ندر آ گئے۔

"آپ بے فکر رہیں شاہد زمان صاحب۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے
...... عمران نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بیٹھیں تو سہی۔ ہم تو آپ کی کوئی خدمت بھی نہیں کر سکے
لانکہ آپ نے ہمیں زندہ درگور ہونے سے بچا لیا ہے"...... شاہد
ن نے کہا۔

"کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ البتہ ایک گزارش ہے کہ آپ شازیہ کا خیال رکھیں۔ اس کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں وہ بے چاری بے حد مجبور ہے۔ البتہ میرا اس سے وعدہ ہے کہ ایک دو روز بعد اس کی مجبوری ختم ہو جائے گی"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس رہائشی کالونی سے نکل کر تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ صدیقی سے کہہ کر اس پورے گروہ کا خاتمہ کروا دے گا کیونکہ یہ کیس فور سٹارز ہی کا بنتا تھا۔

گرانڈ ہوٹل کے ایک کمرے میں کلسٹا کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا اور وہ ٹی وی پروگرام دیکھنے میں مصروف تھی کہ ساتھ رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے شراب کا جام میز پر رکھا اور ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی کی آواز بند کی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کلسٹا بول رہی ہوں"...... کلسٹا نے مترنم لہجے میں کہا۔

"شیفرڈ بول رہا ہوں کلسٹا"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یس باس"...... کلسٹا نے چونک کر کہا۔

"مشن کے سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے"...... شیفرڈ نے پوچھا۔

"باس ۔ مارک نے ایک آدمی کو ٹریس کر لیا ہے ۔ اسے لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہے ۔ محل وقوع کا پتہ چلتے ہی کام آگے بڑھا دیا جائے گا"...... کلسٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کل تم اور مارک ہوٹل ذیشان گئے تھے ۔ جدید ملبوسات کی ماڈلنگ دیکھنے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"یس باس ۔ وہاں اس آدمی سے ملاقات ہونا تھی ۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... کلسٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ اسی ہوٹل میں پاکیشیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران بھی دیکھا گیا ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"اوہ ۔ یس باس ۔ مجھے مارک نے بتایا تھا اور میں نے اسے دیکھا بھی تھا ۔ وہ تو بس ایک عام سا نوجوان ہے ۔ ویسے وہ جنرل مینجر کے آفس تک ہی محدود رہا اور پھر واپس چلا گیا ۔ مارک نے اس بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ کسی ماڈل گرل کا مسئلہ تھا"...... کلسٹا نے کہا۔

"مارک اپنی اصل شکل میں تھا یا میک اپ میں"...... شیفرڈ نے پوچھا۔

"وہ میک اپ میں تھا باس کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ یہاں بہت سے ایجنٹ اسے پہچانتے ہیں"...... کلسٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے ۔ بہرحال تم نے اس انداز میں مشن مکمل کرنا

ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی بھنک نہ پڑے ۔ یہ انتہائی ضروری ہے ۔ مارک کو بھی بتا دینا"...... شیفرڈ نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کلسٹا نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"باس کو کیا ہو گیا ہے ۔ وہ اس طرح کیوں ان پسماندہ اور احمق ایشیائی لوگوں سے خوفزدہ ہے جیسے یہ انسان نہ ہوں بلکہ جن بھوت ہوں"...... کلسٹا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریموٹ کنٹرول اٹھایا ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی مخصوص آواز سنائی دی تو وہ فوراً سمجھ گئی کہ دستک دینے والا مارک ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان یہ بات طے ہوئی تھی ۔ کلسٹا تیزی سے اٹھی اور اس نے جا کر دروازہ کھول دیا ۔ دروازے پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان موجود تھا اور یہ مارک تھا۔

"آؤ"...... کلسٹا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"کیا ہو رہا ہے ۔ کوئی خاص بات"...... مارک نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"باس کی کال آئی تھی"...... کلسٹا نے واپس جا کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"باس کی کال ۔ اوہ ۔ کیا کہہ رہے تھے"...... مارک نے چونک کر کہا تو کلسٹا نے ساری بات چیت دوہرا دی ۔

"اس کا مطلب ہے کہ باس ہماری نگرانی کروا رہا ہے" ۔ مارک

نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ایسا تو ہوتا رہتا ہے۔ یہ کوئی نئی بات تو نہیں۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ باس پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس احمق علی عمران سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہے"۔ کلسٹا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو مارک بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اس ملک میں پہلی بار آئی ہو کلسٹا اور تمہارا خیال ہے کہ یہ ایشیائی احمق اور پسماندہ لوگ ہیں۔ میں یہاں کرانس کے ایجنٹ کے طور پر کئی سال کام کر چکا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کس قدر فعال اور تیز سروس ہے۔ کرانس تو چھوٹا ملک ہے۔ ایکریمیا، روسیاہ، اسرائیل اور اس جیسے بڑے بڑے ملک پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً اس علی عمران سے اس قدر خوفزدہ رہتے ہیں کہ جس کا تم تصور بھی نہ کر سکو گی۔ یہ اس قدر تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں کہ جب تک ان کا مخالف سنبھلتا ہے یہ معاملات کو لپیٹ چکے ہوتے ہیں"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو چھوڑو۔ ہم نے بہرحال ان سے بچ کر کام کرنا ہے۔ تم بتاؤ کہ اس آدمی نے تمہیں کیا جواب دیا ہے"...... کلسٹا نے کہا۔

"اس نے بھاری رقم طلب کی ہے اور پھر یہ رقم اس نے ایک خصوصی اکاؤنٹ میں جمع کرانے کی شرط لگا دی گئی۔ اس کا کام ہو رہا ہے۔ جب یہ کام مکمل ہو جائے گا تو پھر ہم دونوں اس آدمی کے پاس پہنچیں گے"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب تک مکمل ہو جائے گا یہ کام"...... کلسٹا نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک دو گھنٹوں میں"...... مارک نے جواب دیا۔

"ملاقات کہاں ہوگی"...... کلسٹا نے پوچھا۔

"کسی ہوٹل میں اور یہ بات بھی وہ خود بتائے گا"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... کلسٹا نے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور پھر اس نے سائیڈ ریک میں سے شراب کی ایک بوتل اٹھائی اور میز پر موجود گلاس میں شراب انڈیل کر باقی پوری بوتل اس نے مارک کی طرف بڑھا دی۔

"تمہاری یہی عادت مجھے اچھی لگتی ہے کہ تم میرا اس انداز میں خیال رکھتی ہو"...... مارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم گلاس میں شراب ڈال کر پینے کو پسند نہیں کرتے اور مجھے بہرحال تمہاری پسند کا خیال تو رکھنا پڑتا ہے کیونکہ یہاں تم ہی تو میرے ساتھ ہو"...... کلسٹا نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارک بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے بوتل کو منہ سے لگا کر گھونٹ گھونٹ شراب پینا شروع کر دی اور پھر باتوں میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اگر ڈیوک کا فون ہو تو میری بات کرانا۔ میں نے اسے لیبارٹری کے کام کا کہنا تھا"...... مارک نے کہا تو کلسٹا نے اثبات میں

سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ گلستانے کہا۔

"ڈیوک بول رہا ہوں۔ باس مارک ہیں یہاں"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ بات کرو"۔۔۔ گلستانے کہا اور رسیور مارک کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ مارک بول رہا ہوں"۔۔۔ مارک نے کہا۔

"باس۔ کام فائنل ہو چکا ہے۔ اس آدمی نے اب سے ایک گھنٹے بعد روزان کلب کے سپیشل روم نمبر چار میں آپ کو بلوایا ہے۔ یہ سپیشل روم ہر قسم کی بات چیت کے لئے انتہائی محفوظ ہے اور اسے اس نے پہلے ہی بک کرا لیا ہے"۔۔۔ ڈیوک نے کہا۔

"کہاں ہے یہ روزان کلب"۔۔۔ مارک نے کہا تو دوسری طرف سے اس کی تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے۔ ہم پہنچ جائیں گے۔ البتہ تم نے ہر طرف سے خیال رکھنا ہے"۔۔۔ مارک نے کہا۔

"یس باس۔ میں اپنی ڈیوٹی سمجھتا ہوں"۔۔۔ ڈیوک نے کہا تو مارک نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"صرف محل وقوع بتانے کے لئے اس قدر احتیاط"۔۔۔ گلستانے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ ایشیائی کاروبار میں بے حد تیز ہوتے ہیں۔ یہ ساری کارروائی

صرف اہمیت بنانے کے لئے ہے تاکہ بھاری رقم وصول کی جائے۔ کہا یہی گیا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کا جال پورے دارالحکومت میں پھیلا ہوا ہے اس لئے ایسے انتظامات انتہائی ضروری ہیں"۔۔۔ مارک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ آدمی اس لیبارٹری میں کام نہیں کرتا پھر یہ کیسے اس کے محل وقوع کے بارے میں جانتا ہو گا"۔۔۔ گلستانے کہا۔

"یہ اصل میں پولیس آفیسر ہے۔ اس کا نام افضل ہے۔ اس کی بیوی کا نام شاہینہ ہے جو میڈم شاہینہ کہلاتی ہے۔ اس کا اصل کاروبار ماڈلنگ کے شوز ہیں جن سے یہ بہت بھاری رقمیں کماتے ہیں۔ اس میڈم شاہینہ کی ساتھی کا نام ماہ نور ہے۔ ماہ نور کا والد صنعت کار ہے اور اس کا بڑا بھائی فوج میں تھا اور اس کا نام راحیل ہے۔ راحیل اس لیبارٹری کی سیکورٹی میں شامل رہا ہے لیکن پھر وہ نوکری چھوڑ کر بیرون ملک چلا گیا اور اس نے وہاں اپنا بزنس کر لیا۔ ماہ نور بھائی سے ملنے اکثر لیبارٹری میں جاتی رہتی تھی۔ ہمیں جب ماہ نور کے بارے میں علم ہوا تو ہم نے میڈم شاہینہ کو بھاری رقم کی آفر کی اور اس نے اپنے شوہر افضل کو راضی کر لیا۔ ماہ نور سے انہوں نے محل وقوع کی تفصیلات معلوم کر لیں اور اب یہ پولیس آفیسر افضل روزان کلب کے سپیشل روم میں ہمیں یہ ساری تفصیلات بتائے گا۔ اس میں بیرونی محل وقوع کے ساتھ ساتھ اندرونی تفصیلات بھی شامل ہیں تاکہ ہم اپنا مشن آسانی سے مکمل کر سکیں"۔۔۔ مارک نے

تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"عجیب گورکھ دھندہ ہے یہ۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ یہ کام تم نے کرنا ہے۔ اس کے بعد میرا کام شروع ہو گا"...... کلسٹا نے کہا تو مارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان ان دنوں اپنے گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے عمران کو ناشتہ خود تیار کرنا پڑتا تھا۔ البتہ دوپہر اور رات کا کھانا وہ مختلف ہوٹلوں میں جا کر کھاتا تھا اور چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اس لئے عمران کا زیادہ وقت فلیٹ پر مطالعے میں گزر رہا تھا۔ اس وقت بھی وہ فلیٹ میں بیٹھا سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صدیقی بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"واہ۔ اس پرآشوب دور میں بھی صدیقی ہوتے ہیں۔ میرا مطلب ہے سچ بولنے والے"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسالہ اٹھا کر میز پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"عمران صاحب۔ گلیسی کالونی کی کوٹھی اچھی طرح چیک کر لی گئی ہے۔ وہاں کسی قسم کا کوئی بلیک میلنگ سٹف نہیں ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"کیسے چیکنگ کی ہے تم نے۔ کیا دوربین استعمال کی ہے یا خوردبین"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ کیا اس نے سرسری چیکنگ کی ہے یا انتہائی باریک بینی سے۔

"عمران صاحب۔ ہم نے پہلے اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر اندر جا کر ہم نے انتہائی باریک بینی سے چیکنگ کی۔ ہم نے تہہ خانے بھی تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں نہ کوئی تہہ خانہ ہے اور نہ کوئی خفیہ سیف۔ عام سی رہائشی کوٹھی ہے"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر یہی ہو سکتا ہے کہ ان کا فون چیک کیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی بات سامنے آجائے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں نہ اس میڈم شاہینہ کو اغوا کر لیا جائے۔ وہ سب کچھ خود ہی بتا دے گی"...... صدیقی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ابھی اس پر صرف ایک لڑکی کے عام سے بیان کے

تحت الزام ہے ورنہ وہ معاشرے کی ایک معزز خاتون ہے۔ بغیر کسی ثبوت کے اس پر اس انداز میں ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا۔ تم کام جاری رکھو کوئی جلدی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس لڑکی سے تفصیلی انٹرویو ہونا چاہئے۔ پھر ہی کوئی کلیو مل سکتا ہے۔ اگر یہاں واقعی ایسا ہو رہا ہے جیسا اس لڑکی نے بتایا ہے تو یہ انتہائی شرمناک معاشرتی جرم ہے۔ شریف لڑکیوں کو اس طرح بلیک میل کرنا"...... صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کے والد سے مل لو۔ میرا حوالہ دے دینا۔ تمہاری بات شازیہ سے ہو جائے گی۔ لیکن خیال رکھنا اس کی عزت نفس کسی صورت مجروح نہیں ہونی چاہئے۔ وہ پہلے ہی بے حد دکھی ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے شاہد زمان کا ایڈریس بتا دیا۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ میں سمجھتا ہوں"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر رسالہ اٹھا لیا لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یہ فون مطالعے کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اس کے خلاف باقاعدہ احتجاجی ریلی ہونی چاہئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسالہ رکھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"خواہش مند مطالعہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی

(آکسن) بول رہا ہوں ۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں میرے فلیٹ پر آجاؤ ابھی اور اسی وقت ۔"
دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ ۔ نادر شاہی حکم دے دیا۔ یہ نہیں معلوم کہ نادر شاہ
بھی ہمارے ہی قبیلے سے تعلق رکھتا تھا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسالہ اٹھا کر اس کے مطالعے میں مصروف
ہو گیا جیسے جولیا نے اسے فون ہی نہ کیا ہو۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد
فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ایک نظر فون کی
طرف دیکھا اور پھر مسکرا دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جولیا کا فون ہو گا اور
اب وہ اسے خوب جھاڑ پلائے گی اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔

"مصروف مطالعہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)
بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب ۔ جولیا کے فلیٹ سے ۔ جولیا
نے سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا ہے اور چیف نے اس
استعفیٰ منظور بھی کر لیا ہے اور اس نے رات کی فلائٹ سے بکنگ
بھی کرا لی ہے۔ سوائے صدیقی کے ہم سب اس کے فلیٹ پر موجود
ہیں ۔ صدیقی فلیٹ پر موجود نہیں ہے۔ آپ کو جولیا نے اس لئے کال
کیا تھا کہ اس کی خواہش تھی کہ اس کی فلائٹ تک ہم سب مل کر

باتیں کر لیں لیکن آپ نہیں آئے تو مجبوراً مجھے فون کرنا پڑا"۔ صفدر
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کسی لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کرنا تھا ۔ اب بتاؤ میں کیا کر سکتا
ہوں"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ ۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ صفدر نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

"ماہرین نفسیات اور ماہرین طب بتاتے ہیں کہ جب کسی لڑکی
کی عمر بڑھ جائے اور اس کی شادی نہ ہو سکے تو اسے ہسٹریا کے
دورے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں اور جولیا کا استعفیٰ بھی ایسے ہی کسی
ہسٹریائی دورے کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے اس لئے ظاہر ہے کوئی لیڈی
ڈاکٹر ہی اس کا علاج بتا سکے گی"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ چیف پر تو ہسٹریائی دورہ نہیں پڑا کہ اس نے
جولیا کا استعفیٰ بھی منظور کر لیا اور اس نے واپس جانے کی اجازت
بھی دے دی ہے۔ معاملات بے حد سیریس ہیں"۔۔۔ صفدر نے
بڑے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص
آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں طاہر۔ یہ جولیا کا کیا مسئلہ ہے۔ یہ کیوں ہر وقت تنگ کرنے پر تل گئی ہے"...... عمران نے قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ جولیا نے مجھے فون کر کے کہا کہ وہ اب سیکرٹ سروس میں مزید شامل نہیں رہنا چاہتی اس لئے یا تو اسے گولی مار دی جائے یا پھر اس کا استعفیٰ منظور کر کے اسے واپس جانے کی اجازت دی جائے۔ میں نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ عورتوں کی طرح اپنی بات پر اڑ گئی تو میں نے اسے کہہ دیا کہ وہ جو چاہے کرے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میرا خیال تھا کہ وہ جب دوسرے ممبران اور آپ سے بات کرے گی تو آپ سب مل کر اسے سمجھا لیں گے۔ میں اور کیا کر سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو واقعی مسئلہ بن گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ اگر چاہیں تو جولیا کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں کیا کروں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہی جو جولیا چاہتی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تم چیف ہو کر ایسی بات کر رہے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہماری زندگیاں اپنے ملک و قوم کے لئے وقف ہو چکی ہیں اور تنویر کا بھی مسئلہ ہے اور سب سے بڑا مسئلہ اماں بی کا ہے۔ اماں

کسی صورت بھی جولیا کو اپنی بہو بنانے کے لئے تیار نہیں ہو سکتیں اور میں خود بھی اس جھنجھٹ میں نہیں پڑنا چاہتا۔ میں سمجھا تھا کہ تم ہپناٹزم کی بات کرو گے"...... عمران نے وضاحت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا آپ ہپناٹزم کے ذریعے جولیا کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"کر تو سکتا ہوں لیکن یہ سب کچھ عارضی ہوتا ہے۔ پھر کسی وقت اس سے بھی زیادہ خطرناک ردعمل سامنے آ سکتا ہے۔ اب تو جولیا نے تم سے بات کی ہے پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ریوالور کی نال کنپٹی پر رکھ کر ٹریگر دبا دے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ بتائیں کہ اس کا کیا حل ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم چاہتے ہو کہ جولیا سیکرٹ سروس میں شامل رہے یا یہ چاہتے ہو کہ وہ واپس چلی جائے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں تو یہی چاہتا ہوں کہ وہ سیکرٹ سروس میں شامل رہے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تو پھر اسے شاک دینا پڑے گا۔ تم اسے بتاؤ کہ چونکہ وہ عمران کی وجہ سے استعفیٰ دے رہی ہے اس لئے اصل سزا عمران کو ملنی چاہئے اور ساتھ ہی سزا بھی سنا دو کہ اگر آج رات تک عمران نے خودکشی نہ کی تو صبح ہونے سے پہلے جس طرح موت کے قیدی کو

پھانسی چڑھا دیا جاتا ہے اسی طرح مجھے بھی گولی مار دی جائے
گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ وقتی طور پر وہ جس سٹیج پر پہنچ چکی ہے اس سے
کچھ بعید نہیں کہ وہ آپ کو گولی مارنے کی تائید کر دے یا پھر یہ بھی
ہو سکتا ہے کہ چونکہ پہلے بھی ایسی دھمکیاں دی جا چکی ہیں اس لئے وہ
اس پر یقین نہ کرے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم آزما کر تو دیکھو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ نارمل ہو جائے گی اور
اگر وہ خود نارمل ہوئی میرا مطلب ہے کہ اگر اس نے خود اپنے آپ پر
کنٹرول کر لیا تو پھر آگے معاملات یقیناً بہتر ہو جائیں گے"۔ عمران
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو اس سے زیادہ اچھی بات اور
کیا ہو سکتی ہے۔ میں اسے فون کر کے کہہ دیتا ہوں"...... بلیک زیرو
نے کہا۔

"نہیں۔ میں تمہیں فون کروں گا کہ جولیا کو شایان شان طریقے
سے رخصت کیا جائے جس پر تم شایان شان کی وضاحت میری موت
کی سزا سنا کر کرو گے لیکن یہ بات تم جولیا سے کرو گے"...... عمران
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں لیکن یہ سوچ لیں کہ مجھے اپنے حکم
پر عمل درآمد نہ کرانا پڑ جائے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے
اختیار ہنس پڑا۔

"وہ چھوٹا سا چیک دینا بند کر دینا عمل درآمد آغا سلیمان پاشا خود
کر دے گا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اٹھا
اور رسالہ اٹھا کر اس نے الماری میں رکھا اور پھر ڈریسنگ روم کی
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس نے
ڈارک براؤن کلر کا انتہائی جدید تراش کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اسے
معلوم تھا کہ سوٹ کا یہ کلر جولیا کا پسندیدہ کلر ہے اس لئے اس نے
خصوصی طور پر یہ سوٹ پہنا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے
جولیا کے فلیٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

سفید رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت کے نواحی شہر رنگ پور کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مارک موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر کلسٹا بیٹھی ہوئی تھی۔

"اس قدر اہم میزائل لیبارٹری انہوں نے نواحی ٹاؤن میں کیوں بنائی ہے"...... کلسٹا نے کہا۔

"اس لئے کہ کسی کو اس پر شک نہ ہو سکے۔ ایک تو چھوٹا سا ٹاؤن اور پھر اس لیبارٹری کے اوپر کھلونے بنانے والی فیکٹری۔ کسی کو شک ہو سکتا ہے کہ اس عام سی کھلونے بنانے والی فیکٹری کے نیچے اس قدر اہم میزائل لیبارٹری بھی ہو سکتی ہے"...... مارک نے کہا تو کلسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تم اس لڑکی مارشا سے ملے ہو۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ

ہمارا کام آسانی سے کر دے گی"...... کلسٹا نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ جو تفصیل اس لیبارٹری کی بتائی گئی ہے ہمارا اس کے اندر داخلہ تقریباً ناممکن ہے اس لئے مجبوراً مجھے مارشا کا سہارا لینا پڑا ہے اور بہت بڑی رقم دینے کے بعد وہ اس کام پر آمادہ ہوئی ہے"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ سائنس دان تو نہیں ہے مارک۔ صرف سیکرٹری ہے۔ کیا وہ درست آلے کو پہچان لے گی"...... کلسٹا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ کام کر لے گی۔ بہرحال تم اس سے ملو گی تو پھر خود بھی چیک کر لینا ورنہ جیسا تم کہو گی ویسے ہی ہو گا"۔ مارک نے کہا تو کلسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہاں اس چھوٹے سے ٹاؤن میں ہمارا اس سے ملنا مشکوک تو نہیں سمجھا جائے گا۔ ایسا نہ ہو کہ ہڑی انٹیلی جنس خود ہی حرکت میں آجائے کیونکہ مارشا کی بہرحال نگرانی تو کی جا رہی ہو گی"۔ کلسٹا نے کہا۔

"نہیں۔ اس شہر میں آثار قدیمہ موجود ہیں اور اس سلسلے میں یہاں دارالحکومت سے سیاح کافی تعداد میں آتے جاتے رہتے ہیں اور ان سیاحوں کے لئے یہاں دو بڑے ہوٹل بھی قائم کئے گئے ہیں۔ ہماری ملاقات بھی ہوٹل میں ہو گی اور اس مقصد کے لئے میں نے پہلے ہی کمرے بک کرا رکھے ہیں اور مارشا کو تمہارے کمرے کا نمبر بھی بتا دیا ہے۔ ہماری ملاقات نیچے ہال میں اس سے ہو گی اور پھر ہم

"اوپر کمرے میں چلے جائیں گے" ...... مارک نے کہا اور پھر تقریباً دو گھنٹے کی مسلسل اور تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد ان کی کار رنگ پور میں واقع ایک ہوٹل کی پارکنگ میں جا کر رکی تو مارک اور کلسٹا نیچے اترے ۔ ان کے پاس دو بیگ بھی تھے جنہیں وہاں موجود پورٹرز نے اٹھا لیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل پر واقع اپنے کمروں میں پہنچ چکے تھے ۔ کلسٹا کو یہ دیکھ کر بے حد اطمینان ہوا کہ کمرے مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھے اور مغربی انداز میں بنائے گئے تھے ۔ کلسٹا نے ویٹر کے جانے کے بعد کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر اپنے پرس سے ایک لائٹر نکال کر اس نے اسے جلایا اور پھر اسی طرح اسے جلائے ہوئے اس نے پورے کمرے کا راؤنڈ لگایا لیکن لائٹر کا شعلہ تبدیل نہ ہوا تو اس نے اطمینان کا گہرا سانس لیا اور لائٹر بند کر کے اس نے پرس میں رکھ لیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو کلسٹا دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کون ہے" ...... اس نے ڈور فون کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"مارک ہوں کلسٹا" ...... مارک کی آواز سنائی دی تو کلسٹا نے رسیور واپس ہک پر لٹکایا اور دروازہ کھول دیا۔

"میں نے چیکنگ کر لی ہے ۔ کمرہ محفوظ ہے" ...... کلسٹا نے کہا۔

"ہاں ۔ میں نے بھی اپنے کمرے کی چیکنگ کر لی ہے ۔ مارشا کے آنے کا وقت ہو گیا ہے ۔ آؤ نیچے ہال میں چلتے ہیں" ...... مارک نے کہا

تو کلسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آ گئے کلسٹا نے کمرہ لاک کیا اور پھر وہ دونوں لفٹ کے ذریعے ہال میں پہنچ گئے ۔ انہوں نے ایک کونے والی میز منتخب کی ۔ ویسے ہال تقریباً خالی تھا۔ اکا دکا مقامی لوگ اور دو تین باجانی سیاح بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے ۔ ان کے بیٹھتے ہی ایک باوردی ویٹر نے قریب آ کر سر جھکا دیا۔

"کیا یہاں شراب سرو کی جاتی ہے" ...... مارک نے پوچھا۔

"یس سر" ...... ویٹر نے جواب دیا۔

"بلیک ہارس لے آؤ" ...... مارک نے کہا تو ویٹر سر ہلا کر قریبی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے شراب سے بھرے ہوئے دو جام لا کر رکھ دیئے اور وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے ۔ ابھی جام انہوں نے رکھے ہی تھے کہ مارک نے بیرونی گیٹ کی طرف دیکھ کر ہاتھ سر پر رکھ کر بال سنوارنے لگ گیا۔ کلسٹا نے دیکھا کہ گیٹ پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی کھڑی تھی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ان کی طرف بڑھ آئی ۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں ۔ مجھے غیر ملکیوں سے ملنے کا بے حد شوق ہے" ...... مارشا نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں ۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے ۔ میرا نام مارک ہے اور یہ میری ساتھی ہے کلسٹا ۔ ہمارا تعلق کرانس سے ہے" ۔ مارک نے اپنا اور کلسٹا کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مارشا ہے اور میں اسی شہر میں رہتی ہوں اور جاب کرتی

ہوں"...... مارشا نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے خود ہی ویٹر کو جوس لانے کا کہا اور پھر وہ باتوں میں مصروف ہو گئے۔

"آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ۔ کیا آپ ہمارے کمرے میں ہمارا ساتھ دے سکتی ہیں"...... کلسٹا نے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں نہیں"...... مارشا نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارک نے پیمنٹ ادا کی اور وہ تینوں لفٹ کے ذریعے اوپر کلسٹا کے کمرے میں پہنچ گئے۔

"دروازہ لاک کر دو مارک"...... کلسٹا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو مارک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازہ لاک کر دیا۔

"مس مارشا ۔ اب آپ بتائیں کہ کیا آپ ہمارا کام کر سکتی ہیں یا نہیں اور یہ سن لیں کہ ہمیں کام بے داغ چاہئے اور فوراً"...... کلسٹا نے مارشا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ میں آپ کا کام فوری طور پر نہیں کر سکتی کیونکہ مجھے ویک اینڈ پر چھٹی ملتی ہے اس لئے اگلے ویک اینڈ پر آپ کا کام ہو سکتا ہے"...... مارشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ وہ آلہ کیسے سکیورٹی چیکنگ سے نکال کر لائیں گی"۔ کلسٹا نے کہا۔

"ویسے تو سکیورٹی انتہائی سخت ہے لیکن سکیورٹی مین میرا دوست ہے اور ہم اکثر اکٹھے رہتے ہیں کیونکہ ہم دونوں کی رہائش ایک دوسرے کے بہت قریب ہے۔ میں نے اس سے بات کر لی ہے اور

میں نے اسے معاوضہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ اس کام میں میری مدد کرے گا اور میں وہ آلے سٹور سے نکال کر رات کو اس کے حوالے کر دوں گی۔ وہ چونکہ سکیورٹی مین ہے اس لئے وہ اس آلے کو خود سکیورٹی چیکنگ سے نکال کر آؤٹ گیٹ کے قریب ایک خفیہ جگہ پر رکھ دے گا۔ وہاں کوئی سکیورٹی نہیں ہوتی کیونکہ سب چیکنگ اس سے پہلے ہوتی ہے۔ میں وہاں سے اس آلے کو اپنے لباس کے اندر چھپا کر باہر آ جاؤں گی"...... مارشا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس آلے کو پہچان لو گی"...... کلسٹا نے کہا۔

"ہاں ۔ مارک نے مجھے اس کا سائنسی نام اور اس کی شناخت کی تفصیل پچھلے ویک اینڈ پر دارالحکومت میں بتا دی تھی۔ میں نے بھی جا کر اسے چیک کیا ہے۔ اس کی کافی تعداد سپیشل سٹور میں موجود ہے ۔ اگر ان میں سے ایک کم بھی ہو جائے تو فوری معلوم نہ ہو سکے گا اور پھر میں سروس چھوڑ کر ملک سے باہر چلی جاؤں گی۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... مارشا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم کیسے اس آلے تک پہنچ گئیں ۔ یہ تو سپیشل سٹور میں رکھا گیا تھا کیونکہ یہ ایس وی میزائل کا اہم ترین پرزہ ہے اور اس کی بدولت ہی ایس وی میزائل دوسرے تمام میزائلوں سے ٹیکنالوجی میں بہتر ہے"...... کلسٹا نے کہا۔

"میں سپیشل سٹور کے انچارج رانا شبیر کی سیکرٹری ہوں اور رانا شبیر بھی اکثر میرے پاس آتا رہتا ہے ۔ ہمارے تعلقات بے حد

گھرے ہیں اس لئے میرے لئے سپیشل سٹور اوپن ہی رہتا ہے"۔ مارشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس آلے کی چیکنگ تو روزانہ کمپیوٹر پر ہوتی ہو گی۔ پھر"۔ کلسٹا نے کہا۔

"تم اس کی فکر مت کرو۔ یہ میرا کام ہے۔ تمہیں آلہ چاہئے وہ تمہیں مل جائے گا"...... مارشا نے کہا۔

"تو پھر ہم آلہ لینے کب آئیں"...... کلسٹا نے کہا۔

"میں آلہ نکال کر سیدھی دارالحکومت پہنچ جاؤں گی۔ میں اکثر ویک اینڈ دارالحکومت میں ہی گزارتی ہوں۔ وہاں تم دونوں مجھ سے مل لینا یا پھر مارک کو بھیج دینا میں آلہ دے کر بقیہ رقم کا گارنٹڈ چیک لے لوں گی۔ اس کے بعد میرا تمہارا رابطہ ختم ہو جائے گا"۔ مارشا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مارک سے طے کر لو۔ پہلے بھی رقم تمہیں مارک نے ہی دی تھی۔ اب بھی وہی تمہیں رقم دے گا۔ آلہ تم اسے دے دینا"...... کلسٹا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"مارک۔ تم ویک اینڈ پر رات کو دس بجے سن شائن کلب پہنچ جانا۔ میں وہاں ہال میں ہی موجود ہوں گی۔ ہم دونوں وہاں سے اکٹھے باہر چلے جائیں گے اور پھر باہر ہمارے درمیان آلے اور رقم کا تبادلہ ہو جائے گا"...... مارشا نے کہا تو مارک کے سر ہلانے پر مارشا اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی مارک اور کلسٹا بھی اٹھ کھڑے ہوئے

اور پھر مارشا ان دونوں سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر چلی گئی۔

"خاصی ہوشیار اور تیز لڑکی ہے۔ ہمارا کام ہو جائے گا۔ ویسے مجھے تمہاری صلاحیتوں پر رشک آ رہا ہے مارک کہ تم کس طرح ایسے لوگوں کو تلاش کر لیتے ہو"...... کلسٹا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"جب میں نے تمہیں تلاش کر لیا ہے تو یہ لوگ کس قطار میں شمار ہیں"...... مارک نے کہا تو کلسٹا بے اختیار ہنس پڑی۔

صدیقی جب متوسط طبقے کی رہائشی کالونی میں پہنچا تو اسے محسوس ہوا کہ اس کالونی کی فضا خاموش اور سوگوار سی ہے حالانکہ وہ جانتا تھا کہ ایسی خاموشی صرف امرا. طبقے کی کالونیوں میں تو پائی جاتی ہے لیکن متوسط طبقے کی کالونیوں میں تو ہر وقت چہل پہل ہی نظر آتی ہے۔ گو وہاں ٹریفک موجود تھی لیکن وہاں کے لوگوں میں وہ گرمجوشی مفقود تھی جو ایسی کالونیوں کا خاصا ہوتا ہے۔ ایک دو موڑ کراس کرنے کے بعد اس نے بے اختیار کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی کیونکہ جس کوٹھی کا پتہ اسے عمران نے بتایا تھا اس کوٹھی کے سامنے ایک ایمبولینس اور پولیس کی کار موجود تھی۔ ارد گرد لوگ بھی خاصی تعداد میں موجود تھے۔ صدیقی سمجھ گیا کہ یہاں کوئی بڑا حادثہ ہو گیا ہے۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک کارڈ نکالا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا اور اس ہجوم کی طرف بڑھ گیا جہاں بہت

سے لوگ جمع تھے۔

"میں پاکیشیا ٹائم کا چیف رپورٹر ہوں۔ یہاں کیا ہوا ہے"۔ صدیقی نے کارڈ ایک پولیس آفیسر کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"اس کوٹھی میں چار افراد کو انتہائی بے دردی سے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"کچھ تفصیل بتائیں گے آپ"...... صدیقی نے کہا۔

"تفصیل تو آپ کو پولیس ہیڈ کوارٹر سے ملے گی۔ البتہ یہ بتا دیتا ہوں کہ اس کوٹھی میں شاہد زمان صاحب اپنی بیوی، بیٹی اور بہو کے ساتھ رہتا تھا۔ ان کا بیٹا ملک سے باہر ہے۔ اب سے دو گھنٹے پہلے اندر سے مشین گنوں کی فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں تو ارد گرد کے لوگوں نے پولیس کو کال کر لیا اور جب ہم یہاں پہنچے تو اندر چار افراد کی لاشیں ملی ہیں لیکن کسی بھی سامان کو نہیں چھیڑا گیا۔ البتہ ایک سلیٹی رنگ کی کار باہر دیکھی گئی ہے۔ اس سے زیادہ ابھی کچھ معلوم نہیں ہوا۔ ویسے خیال ہے کہ کسی خاندانی تنازعے کی وجہ سے یہ واردات ہوئی ہے"...... پولیس آفیسر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... صدیقی نے کہا اور پھر واپس مڑ کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اسے ذاتی طور پر ان لوگوں کی ہلاکت پر بے حد دکھ ہوا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ میڈم شاہینہ نے یقیناً بلیک میلنگ [illegible] کو چھپانے کی غرض سے کسی گروہ کے ذریعے یہ کارروائی کی ہو گی۔ وہ یہی سوچتا ہوا کار کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اچانک واپس مڑ گیا

کیونکہ وہ اب اس کار کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا چاہتا تھا تاکہ اس گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے جس نے یہ واردات کی ہے۔ اس بار وہ پولیس آفیسر سے ملنے کی بجائے ان لوگوں کی طرف بڑھ گیا جو وہاں موجود تھے۔

"کیا زمانہ آگیا ہے کہ اب لوگوں کو اس طرح دن دیہاڑے ہلاک کر دیا جاتا ہے"...... صدیقی نے ایک بوڑھے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ سب حکومت کا قصور ہے۔ انتہائی لاقانونیت ہر طرف پھیلی ہوئی ہے"...... اس بوڑھے آدمی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنا ہے قاتل سلیٹی رنگ کی کار میں آئے تھے۔ اگر اس کار کے بارے میں معلوم ہو جائے تو قاتلوں کو تلاش کیا جا سکتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"کون تلاش کرے گا۔ پولیس تو پہلے اسی آدمی کو پکڑ کر مارنا شروع کر دے گی جو اس بارے میں تفصیل بتائے گا"...... بوڑھے آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ واقعی یہ مسئلہ تو ہے۔ لیکن کیا آپ نے اس کار کو دیکھا تھا"...... صدیقی نے اس بوڑھے آدمی کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں اپنی کوٹھی کے لان میں بیٹھا ہوا تھا۔ میری کوٹھی اس کوٹھی کے ساتھ والی ہے کہ میں نے شاہد زمان کی کوٹھی سے چیخ

و پکار اور فائرنگ کی آوازیں سنی تو میں بے حد پریشان ہوا کیونکہ یہ تو انتہائی شریف آدمی ہیں۔ میں باہر آیا تو میں نے باہر سڑک کی دوسری طرف سلیٹی رنگ کی ایک کار کھڑی دیکھی۔ اسی لمحے پھاٹک کھلا اور تین آدمی جنہوں نے اپنے چہروں پر نقاب چڑھا رکھے تھے باہر آئے اور سڑک کراس کر کے اس سلیٹی رنگ کی کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔ ان کے ہاتھوں میں اسلحہ تھا"...... بوڑھے نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ کار گہرے سلیٹی رنگ کی تھی۔ یہاں ایک شخص بتا رہا تھا اور اس کا کہنا تھا کہ کار کی نمبر پلیٹ بھی نہیں تھی"...... صدیقی نے جان بوجھ کر بات کو بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ شخص جھوٹ بولتا ہے۔ بالکل جھوٹ۔ کار ہلکے سلیٹی رنگ کی تھی اور اس کی نمبر پلیٹ بھی تھی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے اس کار کو دیکھا ہے۔ میں اپنی کوٹھی کے لان میں موجود تھا اور وہاں سے اس کار کی نمبر پلیٹ صاف دکھائی دے رہی تھی"...... بوڑھے شخص نے صدیقی کی توقع کے عین مطابق جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی یادداشت تو بہت اچھی ہے جناب۔ یقیناً کار کا نمبر بھی آپ کو یاد ہو گا"...... صدیقی نے اس بوڑھے شخص کو مزید کریدتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اللہ کا شکر ہے۔ میرا بیٹا اکثر کہتا ہے کہ میری یادداشت اس عمر میں بھی بے حد اچھی ہے"...... بوڑھے شخص نے جواب دیا۔

"اچھا ۔ کیا واقعی ۔ پھر تو آپ کو اس کار کا نمبر یاد ہو گا"۔ صدیقی نے کہا۔

"ہاں ۔ بہت اچھی طرح یاد ہے اور میں نے خاص طور پر دیکھا تھا تاکہ میں پولیس کو بتا سکوں لیکن پھر میں نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ پولیس اکثر مجھے اور میرے بیٹے کو تنگ کرے گی"۔ بوڑھے شخص نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کار کا مقامی نمبر تھا یا کسی اور شہر کا تھا"..... صدیقی نے کہا۔

"ارے ۔ مقامی نمبر تھا"..... بوڑھے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کا نمبر بتا دیا۔

"کیا نمبر پلیٹ پر کوئی مخصوص نشانی بھی تھی جس سے اس کار کو پہچانا جا سکے"..... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ نمبر پلیٹ پر کوئی تصویر یا نشان نہیں تھا۔ البتہ پلیٹ کے اوپر کار کے بمپر پر ایک عورت کی تصویر بنی ہوئی تھی جو کلاسیکی رقص کر رہی تھی"..... بوڑھے شخص نے جواب دیا۔

"آپ کی یادداشت واقعی قابل تعریف ہے"..... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور کچھ دور جا کر اس نے کار ایک فون بوتھ کے سامنے روکی اور کار لاک کر کے وہ فون بوتھ کے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کار رجسٹریشن آفس کا نمبر دیں"..... صدیقی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ صدیقی نے رسیور ہک سے لٹکایا اور جیب سے کارڈ نکال کر اس نے کارڈ فون پیس میں ڈالا تو فون پیس پر چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ صدیقی نے رسیور اٹھایا اور انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رجسٹریشن آفس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاہد جمال بول رہا ہوں سنٹرل انٹیلی جنس سے"..... صدیقی نے باوقار لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے"..... دوسری طرف سے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک کار کا نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر کس کے نام رجسٹرڈ ہے ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اس لئے اچھی طرح چیک کر کے بتائیں"..... صدیقی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جی بہتر"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدیقی نے بوڑھے شخص کا بتایا ہوا نمبر دوہرا دیا۔

"جی ہولڈ کریں میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... صدیقی نے کہا۔

"جناب۔ اس نمبر کی کار جوزف پال کے نام رجسٹرڈ ہے اور ان کا پتہ تھرٹی تھری عالمگیر کالونی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... صدیقی نے کہا اور رسیور ہک سے لٹکا کر وہ فون بوتھ سے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار عالمگیر کالونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ تھرٹی تھری نمبر کی کوٹھی متوسط درجے کی تھی لیکن وہاں ستون پر ڈاکٹر آفتاب احمد کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ صدیقی نے کار سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آیا جو اپنے انداز سے کالج یا یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ دکھائی دیتا تھا۔

"جی فرمائیے"...... نوجوان نے حیرت بھری نظروں سے صدیقی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں فاضل نگر سے آیا ہوں اور میں نے جوزف پال صاحب سے ملنا ہے۔ مجھے ان کی رہائش گاہ یہی بتائی گئی ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کو تکلیف ہو گی جناب۔ جوزف پال صاحب تو ایک سال پہلے یہ کوٹھی فروخت کر کے ایکریمیا شفٹ ہو گئے ہیں۔ میرے والد نے ان سے یہ کوٹھی خریدی تھی اور اب ہم یہاں رہائش پذیر ہیں"...... نوجوان نے کہا۔

"اوہ۔ دراصل ان کے پاس ایک سلیٹی رنگ کی کار تھی جسے میں خریدنا چاہتا تھا"...... صدیقی نے کہا۔

"ہم نے تو ان کے پاس کوئی کار نہیں دیکھی۔ اگر ہو گی بھی تو انہوں نے یقیناً اسے بھی فروخت کر دیا ہو گا"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"لیکن رجسٹریشن آفس میں تو یہ کار ابھی تک ان کے نام ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"ہو گی۔ خریدنے والے نے اسے اپنے نام ٹرانسفر نہ کرایا ہو گا۔ ایسا تو اکثر ہوتا ہے۔ بغیر رجسٹریشن کے ایک کار کئی مرتبہ فروخت ہو جاتی ہے کیونکہ ٹرانسفر کرانے میں کافی مالی اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ شکریہ"...... صدیقی نے کہا اور پھر وہ نوجوان سے مصافحہ کر کے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سوچا تھا کہ کار تلاش کرنے سے پہلے وہ عمران کو ساری تفصیل بتا دے کیونکہ عمران کو ابھی شاہد زمان اور اس کی فیملی کی ہلاکت کے بارے میں علم نہیں ہو گا۔ یہی سوچتے ہوئے اس نے اپنی کار کا

رخ اپنے فلیٹ کی طرف موڑ دیا اور کچھ ہی دیر بعد وہ اپنے فلیٹ پر موجود تھا۔ فلیٹ پر پہنچ کر اس نے رسیور اٹھا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر پریس کر دیئے ۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو صدیقی نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ اس کی نظریں فون پیس کی میموری سکرین پر پڑی جہاں کسی کا ٹیپ شدہ پیغام موجود تھا۔ اس نے چند بٹن پریس کئے تو ایک آواز سنائی دی۔

"صدیقی ۔ میں صفدر بول رہا ہوں ۔ ہم سب جولیا کے فلیٹ پر موجود ہیں کیونکہ مس جولیا مستقل واپس سوئٹزر لینڈ جا رہی ہیں۔ تم جب بھی آؤ تو جولیا کے فلیٹ پر آ جانا"...... صفدر کی آواز سنائی دی تو صدیقی کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آنے کیونکہ یہ اس کے لئے ایک حیران کن بات تھی۔ اچانک اسے خیال آیا کہ عمران بھی یقیناً وہاں موجود ہو گا اس لئے اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر ۔ میں صدیقی بول رہا ہوں اپنے فلیٹ سے ۔ یہ مس جولیا کی واپسی کا کیا چکر ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہاں مس جولیا کے فلیٹ پر آ جاؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... صفدر نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا عمران صاحب بھی یہاں موجود ہیں"...... صدیقی نے پوچھا۔

"وہ بھی پہنچ جائیں گے تم آ جاؤ"...... دوسری طرف سے صفدر نے کہا تو صدیقی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر کچھ دیر بعد اس کی کار جولیا کے فلیٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

عمران نے کار جولیا کے فلیٹ کے سامنے موجود پارکنگ میں روکی تو وہاں تقریباً پوری سیکرٹ سروس کی کاریں موجود تھیں۔ عمران نے کار سے اتر کر کار لاک کی اور پھر اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جولیا کے فلیٹ کے دروازے پر موجود تھا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میں نے مس جولیانا فٹز واٹر سے ملنا ہے"...... عمران نے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے کوئی جواب نہ دیا گیا البتہ کلک کی آواز سنائی دی جس کا مطلب تھا کہ ڈور فون کا رسیور رکھا گیا ہے اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو سامنے صفدر موجود تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ کیا تم نے مس جولیانا فٹز واٹر

کے سیکرٹری اور میزبان سمیت تمام اہم عہدے بیک وقت سنبھال رکھے ہیں"...... عمران نے صفدر کو دیکھتے ہی شگفتہ لہجے میں کہا۔

"آئیے عمران صاحب۔ اندر آجائیں"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

"ارے کیا ہوا۔ کیا مس جولیانا فٹز واٹر زندہ تو ہیں"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"عمران صاحب پلیز۔ آپ ایسی دل شکنی کی بات نہ کیا کریں"۔ صفدر نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا یہاں کسی کی رخصتی ہو رہی ہے۔ میں نے تو سنا ہے کہ ایسے موقع پر لڑکی کے والدین اور بہن بھائی دھاڑیں مار مار کر روتے ہیں لیکن اب زمانہ تبدیل ہو چکا ہے۔ وہ پہلے وقتوں میں کہا جاتا تھا کہ دلہن کی ڈولی شوہر کے گھر جائے گی اور جنازہ ہی باہر آئے گا"...... عمران نے اونچی آواز میں سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جبکہ صفدر ہونٹ بھینچے خاموشی سے اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ سٹنگ روم میں سوائے صدیقی کے باقی سب ممبران موجود تھے۔ جولیا اور صالحہ اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں اور تمام ممبران کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے وہ سب کسی کی تعزیت کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہوں جبکہ جولیا کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے سٹنگ روم

میں داخل ہوتے ہی انتہائی خشوع وخضوع بھرے لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آئیے تشریف رکھیں عمران صاحب"...... چوہان نے سنجیدہ لہجے میں کہا جبکہ باقی ممبران خاموش بیٹھے رہے۔

"کیا ہوا۔ کیا اس بلڈنگ میں رہنے والا کوئی آدمی فوت ہو گیا ہے جو پوری بلڈنگ پر سوگواریت چھائی ہوئی ہے اور تم سب کے چہرے اس طرح لٹک رہے ہیں جیسے کوئی بہت بڑا حادثہ ہو گیا ہو"...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ صفدر نے آپ کو فون پر بتایا تو ہے کہ مس جولیا ہمیشہ کے لئے پاکیشیا سے واپس سوئٹزر لینڈ جا رہی ہیں۔ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا ہے اور چیف نے ان کا استعفیٰ منظور بھی کر لیا ہے۔ مس جولیا نے رات گیارہ بجے والی فلائٹ میں بکنگ بھی کروالی ہے اس لئے ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ مس جولیا کو ایئرپورٹ پر سی آف کر سکیں"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ویری گڈ۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ اس رزق سے موت اچھی جس رزق سے پرواز میں کوتاہی آتی ہو۔ ویری گڈ۔ جولیا تم نے واقعی اچھا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن یہ تو انتہائی خوشی کی بات ہے کہ ایک خاتون غلامانہ زندگی سے آزادی حاصل کر کے جا رہی ہے اور تم سب بیٹھے سوگ منا رہے ہو۔ البتہ تم سب کو تنویر کے فلیٹ پر جمع ہونا

چاہئے تھا تاکہ تنویر کو دلاسہ دیتے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے بڑے شگفتہ لہجے میں تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کاش تمہاری پھرکی سے بھی تیز زبان کسی طرح بند ہو سکتی۔ تم نے پوچھا ہے جولیا سے کہ وہ کیوں جا رہی ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جولیا اپنے گھر جا رہی ہے اور بس۔ کیوں جولیا"...... عمران نے مزے لے لے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں صرف تمہاری وجہ سے واپس جا رہی ہوں اور مجھے اپنے ان مخلص ساتھیوں سے بچھڑنے کا شدید ملال ہے۔ لیکن میں نے یہ فیصلہ اس لئے کیا ہے کہ چلو میں اس طرح زندہ تو رہوں گی اور جب ان کی یاد آئے گی تو میں فون پر ان سے رابطہ کر لیا کروں گی"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میری وجہ سے۔ اوہ اچھا۔ پھر تو واقعی یہ بہت خوشی کی بات ہے تم جیسے ہی گرین سگنل دو گی میں بارات لے کر سوئٹزر لینڈ پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی پتھر دل بن چکے ہیں۔ کیا انسانی جذبات کی آپ کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رہی"...... صالحہ نے جولیا کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اور تم مجھے اس اعلیٰ سطح سے نیچے گرانا چاہتی ہو۔ جہاں تک

جذبات کا تعلق ہے تو انسانی جذبات تو انسان کا سب سے بڑا سرمایہ ہیں۔ جب کسی مظلوم کی مظلومیت پر آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہیں تو انسانیت تکمیل پا جاتی ہے"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے حالانکہ میرا خیال تھا کہ آپ یہاں پہنچ کر مس جولیا کو استعفیٰ واپس لینے پر مجبور کر دیں گے لیکن"...... صفدر نے صالحہ کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح خاموش ہو گیا جیسے اب اس نے باقی ساری عمر نہ بولنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"استعفیٰ واپس لینے پر مجبور کروں۔ کیا تمہیں اس کی آزادی پسند نہیں آئی۔ میرا تو انتہائی مخلصانہ مشورہ ہے کہ تم سب بھی استعفیٰ دے دو تاکہ تم لوگ بھی اس غلامی سے نجات حاصل کر سکو"۔ عمران نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے لئے چائے لاتی ہوں"...... عمران کے جواب دینے سے پہلے ہی صالحہ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"چلو یہاں کسی کو تو خیال ہے کہ گھر آئے ہوئے مہمان کو چائے بھی پوچھی جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ خاموشی سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"تنویر۔ تم بتاؤ کہ یہ کیا سلسلہ ہے۔ میری وجہ سے کیوں جولیا استعفیٰ دے رہی ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ تمہاری وجہ سے استعفیٰ دے رہی ہے اور تم سب میرے خلاف محاذ بنا کر میرا نام لے رہے ہو"...... اس مرتبہ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ مس جولیا سے پوچھ لو"۔ تنویر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ اگر بھائی اجازت دے رہا ہے تو میں براہ راست پوچھ لیتا ہے ورنہ ہمارے مشرقی کلچر میں تو دولہا نکاح سے پہلے دولہن سے بات بھی نہیں کر سکتا"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ میں صرف اس لئے جا رہی ہوں کہ آئندہ تمہاری کبھی شکل نہ دیکھ سکوں"...... اچانک جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ یہ کیا بات ہوئی۔ میں میک اپ کر لیتا ہوں۔ جو شکل تمہیں پسند ہے وہ بتا دو اور اگر تم چاہو تو میں اپنی شکل کا میک اپ تنویر کے چہرے پر کر دوں گا"...... عمران بھلا کب پیچھے ہٹنے والا تھا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی عمران کی بات کا جواب دیتا کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"صدیقی ہو گا۔ اس کی کال عمران صاحب کے آنے سے چند لمحے پہلے آئی تھی"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صالحہ نے چائے کی ایک پیالی لا کر

عمران کے سامنے رکھ دی۔

"شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن صالحہ نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے واپس کرسی پر بیٹھ گئی۔

"السلام علیکم"...... صدیقی نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آؤ بیٹھو صدیقی۔ اس دور میں تم ہی سچے آدمی رہ گئے ہو۔ انہیں سمجھاؤ کہ جولیا کی قید سے آزادی واقعی جشن مسرت منانے کی بات ہے۔ انہیں تو چاہئے کہ جولیا کو شایان شان طریقہ سے رخصت کریں لیکن یہ ہمارے چیف کو کیا ہوا ہے۔ آخر جولیا نے ایک طویل عرصہ تک خدمات انجام دی ہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ باقاعدہ شایان شان طریقے سے اسے رخصت کیا جاتا جبکہ یہاں سب اس طرح منہ لٹکائے بیٹھے ہوئے ہیں جیسے جولیا اس دنیا سے جا رہی ہو"...... عمران نے صدیقی کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مس جولیا جا کیوں رہی ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ کیوں مس جولیا۔ آخر آپ نے اتنا بڑا فیصلہ اچانک کیسے کر لیا"...... صدیقی نے جولیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا تم بھی یہی چاہتے ہو کہ جولیا نہ جائے۔ میں تمہارے چیف سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی بات ہوتی عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور سوائے جولیا کے باقی سب کے چہروں پر یکلخت امید کے تاثرات نظر آنے لگے کہ شاید عمران چیف کو کہہ کر جولیا کو رکنے پر مجبور کر دے گا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مس جولیانا فٹز واٹر کے فلیٹ سے بول رہا ہوں۔ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران موجود ہیں اور مس جولیانا فٹز واٹر ہمیشہ کے لئے پاکیشیا سے جا رہی ہیں اور تمام ممبران یہاں اس طرح منہ لٹکائے بیٹھے ہوئے ہیں جیسے کسی کی تعزیت کے لئے آئے ہوں۔ مس جولیانا فٹز واٹر کافی عرصہ تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف رہی ہیں اور ان کی طویل خدمات بھی ہیں اس لئے ان کی رخصتی تو شایان شان طریقے سے ہونی چاہئے۔ باقاعدہ ہوٹل میں الوداعی ڈنر دیا جاتا۔ انہیں تحفے تحائف دیئے جاتے۔ الوداعی کلمات لکھے ہوئے کارڈز دیئے جاتے اور آئندہ زندگی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا جاتا"...... عمران کی زبان واقعی رواں ہو گئی تھی۔

"جولیا صرف تمہاری وجہ سے جا رہی ہے اس لئے تمہاری بات درست ہے کہ اس کی روانگی شایان شان طریقے سے ہونی چاہئے۔ رسیور جولیا کو دو"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا تو

عمران نے اس طرح اکڑے ہوئے انداز میں رسیور جولیا کی طرف
بڑھا دیا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھا چیف میری بات کیسے مانتا ہے۔
جولیا سمیت سب ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے
تھے کیونکہ چیف نے جس انداز میں بات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا
تھا کہ چیف کو بھی جولیا کے جانے کا کوئی ملال نہیں۔
"تم نے استعفیٰ دیا اور استعفیٰ منظور کر لیا گیا۔ تم نے استعفیٰ
کی وجہ یہ لکھی تھی کہ تمہارے جذبات عمران کے معاملہ میں انتہائی
شدید ہیں اور عمران ان جذبات کی قدر نہیں کرتا اس لئے تم نے
فیصلہ کیا ہے کہ سیکرٹ سروس چھوڑ کر واپس سوئٹزر لینڈ چلی
جاؤ"...... چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"یس چیف"...... جولیا نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔
"پہلے تو میں نے تمہاری طویل خدمات کی بنا پر تمہاری موت کی
سزا موقوف کر دی تھی ورنہ استعفیٰ منظور ہونے کے بعد تم شاید
دوسرا سانس بھی نہ لے سکتیں لیکن اب عمران کی یہ بات کہ تمہاری
طویل خدمات کی بنا پر تمہاری روانگی شایان شان طریقے سے ہونی
چاہئے تو میں نے عمران کی بات منظور کر لی ہے۔ چونکہ تم عمران کی
وجہ سے واپس جا رہی ہو اس لئے اس روانگی کو شایان شان انداز
سے منانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس وجہ کو بھی ہمیشہ کے لئے
کر دیا جائے جس وجہ سے تم واپس جا رہی ہو۔ چنانچہ میں نے عمران
کے لئے موت کی سزا تجویز کی ہے اور یہ سزا کسی صورت معاف نہیں ہو

گی اور یہ صرف دھمکی نہیں بلکہ اس سزا پر ہر صورت میں عمل
آمد ہو گا۔ آج رات عمران زندہ رہے گا تاکہ تمہیں ایئرپورٹ پر ہی
کر سکے لیکن کل صبح کا سورج عمران نہ دیکھ سکے گا"...... چیف
انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں یہ تو ظلم
...... جولیا نے اس انداز میں کہا جیسے وہ لاشعوری طور پر بول
ہو۔
"چیف صرف خالی دھمکیاں ہی دیتا ہے مس جولیا۔ اس لئے یہ
صرف دھمکی ہی ہو گی"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے
کہا۔
"نہیں۔ چیف کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنی بات پر عمل درآمد
کا حتمی فیصلہ کر چکا ہے"...... صفدر نے کہا۔
لیکن کیوں۔ جا میں رہی ہوں اور سزا عمران کو دی جائے۔ یہ
ہو سکتا ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
اس لئے مس جولیا کہ طاقت کا استعمال ہمیشہ کمزوروں پر ہی
اور یہی دنیا کا اصول ہے۔ اس سارے سیٹ اپ میں کمزور
میں ہی ہوں اس لئے سزائے موت بھی مجھے ہی دی جا رہی
حال میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
تم بیٹھو۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں"...... یکلخت

جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"نہیں مس جولیا۔ یہ بات تم بھی جانتی ہو اور میں بھی کہ چیف اپنا فیصلہ تبدیل نہیں کیا کرتا اور میرے پاس اب انتہائی محدو وقت ہے۔ میں یہ وقت اماں بی کے قدموں میں گزارنا چاہتا ہوں ہمیشہ کے لئے اللہ حافظ"...... عمران نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا جبکہ تمام ساتھی سکتے کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے۔
"میں کہہ رہی ہوں کہ تم بیٹھو۔ میں اپنا استعفیٰ واپس لے ل ہوں اور اب تمہیں کچھ نہیں ہو گا"...... جولیا نے یکلخت چیختے ہو کہا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح ہو گیا اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھایا اور تیزی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز دی۔
"جولیا بول رہی ہوں چیف۔ آپ نے عمران کو سزائے دے کر مجھے شدید دھچکا پہنچایا ہے۔ اس کی بجائے آپ مجھے مو سزا دے دیتے تو میں ہنس کر قبول کر لیتی۔ یہ کیسا انصاف استعفیٰ تو میں نے دیا اور سزائے موت عمران کو دی جا رہی جولیا نے انتہائی کرب بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ تمہارے استعفیٰ کی اص عمران ہے اس لئے اسے سزا ملنی چاہئے۔ اس نے خواہ مخو

جذباتی بنا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شدید نقصان پہنچایا ہے"۔ چیف نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"چیف۔ میں اپنا استعفیٰ واپس لیتی ہوں۔ آپ عمران کو کوئی سزا نہ دیں۔ میں اب واپس نہیں جا رہی"...... جولیا نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تمہاری یہ تقریر بھی جذباتی ہے اور اس جذباتیت کی وجہ سے تم نے استعفیٰ دیا تھا اور اب میں اس جذباتیت کو ہمیشہ کے لئے ختم کر رہا ہوں اس لئے اب میرے احکامات پر ہر صورت عمل درآمد ہو گا"...... چیف نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔
"مم۔ مم۔ میں وعدہ کرتی ہوں چیف کہ آج کے بعد آپ کو مجھ سے کسی جذباتیت کی کبھی شکایت نہیں ملے گی۔ یہ میرا وعدہ رہا"۔ جولیا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔
"سوچ لو۔ اگر کل تم پھر جذباتی ہو گئیں تو تمہیں بھی موت کی سزا مل سکتی ہے"...... چیف نے کہا۔
"میں اپنا وعدہ ہر صورت میں پورا کروں گی۔ ہر صورت میں"۔ جولیا نے فوراً ہی حامی بھرتے ہوئے کہا۔
"اوکے۔ میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں اس لئے تمہارا استعفیٰ نامنظور کرتے ہوئے عمران کی سزائے موت کو بھی معاف کرتا ہوں"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھا اور اس طرح لمبے لمبے سانس لینے شروع کر

دیئے جیسے وہ بہت دور سے دوڑتی ہوئی آ رہی ہو۔

"میں نے کہا تھا ناں کہ یہ سب ڈرامہ ہے۔ وہی خالی ڈرامہ"۔
تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب مبارک ہو"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"جولیا۔ تم نے اپنا استعفیٰ واپس لے کر مجھے نئی زندگی دی ہے
اس لئے میں تمہارا ممنون ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا
لیکن جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور خاموش بیٹھی
رہی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بولنا چاہتی ہو مگر بے بس ہو کر
ہونٹ بند کئے بیٹھی ہو۔

"ارے۔ آج کے دن تم جذباتی ہو سکتی ہو اور کل تو کبھی آتی ہی
نہیں"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر انتہائی شگفتہ لہجے میں
کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا مطلب عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"جولیا نے وعدہ کیا ہے کہ آج کے بعد وہ جذباتی نہیں ہو گی۔
اس کا مطلب ہے کہ اس کے وعدے کا آغاز کل سے ہو گا آج سے
نہیں ورنہ جولیا کہتی کہ اس لمحے کے بعد وہ جذباتی نہیں ہو گی اس لئے
آج کی گنجائش اس کے پاس موجود ہے اور وہ جس قدر چاہے جذباتی
ہو جائے اس کے وعدے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ کیوں تنویر۔ میں

درست کہہ رہا ہوں ناں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس
پڑے۔

"تمہاری اسی فضول بکواس کی وجہ سے تو معاملات الجھتے ہیں۔
اب تم پھر جولیا کو جذباتی بنانے کی کوشش کر رہے ہو"...... تنویر
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ خواتین جذباتی نہ ہوں تو انہیں خواتین کون کہے گا۔
خواتین تو مکمل ہی جذبات سے ہوتی ہیں۔ بے شک صالحہ سے پوچھ
لو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب پلیز۔ اپنے آپ پر اور جولیا پر رحم کریں اور اب
ایسی کوئی بات نہ کریں جس سے معاملات پھر الجھ جائیں۔ میں نے
محسوس کیا ہے کہ آپ کی انہی باتوں کی وجہ سے جولیا جذباتی ہو جاتی
ہے اور اس کی جذباتیت واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کر سکتی
ہے کیونکہ مس جولیا کے اس طرح واپس جانے اور آپ کو سزائے
موت دیئے جانے کے بعد میرا خیال تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
واقعی ختم ہو جائے گی"...... صالحہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو صالحہ۔ اب چاہے عمران کچھ بھی کہے میں اپنے
جذبات پر مکمل کنٹرول کر سکتی ہوں"...... جولیا نے اپنے آپ کو
سنبھالتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ شاہد زمان صاحب اور ان کی فیملی کو ہلاک کر
دیا گیا ہے"...... اچانک ایک طرف بیٹھے ہوئے صدیقی نے کہا تو

عمران اس طرح اچھل پڑا جیسے اسے اچانک انتہائی طاقتور الیکٹرک شاک لگا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"..... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے صدیقی کی بات پر یقین نہ آرہا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں عمران صاحب۔ شاہد زمان صاحب، ان کی بیوی، بیٹی اور بہو کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے"۔ صدیقی نے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی دکھ کے تاثرات ابھر آئے۔

"کس کی بات کر رہے ہو۔ کون ہلاک ہوا ہے"..... جولیا نے عمران کی طرف دیکھ کر چونک کر کہا۔

"فور سٹارز کے ایک سلسلے میں ہوئے ہیں یہ قتل مس جولیا"۔ صدیقی نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ۔ تم نے مجھے واقعی پریشان کر دیا ہے۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے ورنہ میں ان کی حفاظت کے لئے مناسب بندوبست کرتا"..... عمران نے کہا تو صدیقی نے تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ معاملات انتہائی گہرے ہیں۔ یہ صرف بلیک میلنگ کا کیس نہیں ہو سکتا۔ ایسے کیسز میں پوری فیملی کو ہلاک نہیں کیا جاتا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"..... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"..... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ عباسیہ کالونی کی کوٹھی نمبر گیارہ میں ایک فیملی رہتی ہے جس کا سربراہ شاہد زمان تھا جو ایک سرکاری محکمہ سے ریٹائرڈ ہوا ہے۔ ان کی جوان بیٹی شازیہ کو بلیک میل کر کے جدید ملبوسات کی ماڈلنگ میں شامل کیا جا رہا تھا جسے میں نے روک دیا لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس کوٹھی پر حملہ کیا گیا ہے اور حملہ آور کوٹھی میں داخل ہوئے اور پھر اس پورے خاندان کو گولیوں سے ہلاک کر دیا۔ حملہ آور سلیٹی رنگ کی کار میں آئے اور واپس چلے گئے۔ اس کار کا رجسٹریشن نمبر معلوم کیا گیا ہے۔ جس کے نام یہ کار رجسٹرڈ تھی وہ ملک چھوڑ کر ایکریمیا جا چکا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کار آگے ٹرانسفر نہیں کی گئی۔ تم نے اس کار کو تلاش کرنا ہے تاکہ ان قاتلوں کے بارے میں معلوم ہو سکے۔ اوور"..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رجسٹریشن نمبر اور اس کار کے بارے میں دوسری تفصیلات بھی بتا دیں جو صدیقی نے اسے بتائی تھیں اور خاص طور پر عقبی بمپر پر موجود خاص سٹیکر کے بارے میں بتا دیا جس میں کلاسیکل انداز میں کوئی لڑکی ڈانس کر رہی تھی۔

"یس باس۔ میں جلد ہی اسے تلاش کر لوں گا۔ اوور"۔ ٹائیگر

نے کہا۔

" جتنی جلد تلاش ہو سکے اسے تلاش کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ اس کی تفصیل بتائیں گے"۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے ہوٹل ذیشان جانے اور پھر شاہد زمان کے ملنے سے لے کر صدیقی سے اس بارے میں بات چیت کرنے کی اجازت دینے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

" عمران صاحب۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ مجھے ایسے کیسز میں شامل کر لیا کریں۔ میں فارغ رہ رہ کر بے حد بور ہو چکا ہوں"۔ صفدر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ فورسٹارز کا کیس بنتا تھا اس لئے میں نے صدیقی کو کہہ دیا تھا۔ اب جو صورت حال نظر آ رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ سیکرٹ سروس کا کیس بن جائے اور پھر ضرور تم اس پر کام کرو گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا مطلب تھا کہ اگر کوئی کیس فورسٹارز کا ہو تب بھی آپ مجھے شامل کر لیا کریں"...... صفدر نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ملک سے باہر بھی تم کام کرو اور ملک کے اندر بھی تو پھر تمہیں چیف سے بات کرنا ہو گی۔ چاہے فورسٹارز کے چیف صدیقی سے کرو چاہے سیکرٹ سروس کے چیف سے کرو"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک کام اور بھی ہو سکتا ہے کہ ہم جب فارغ ہوں تو اپنے طور پر ایسے کیسز پر کام کرتے رہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" فورسٹارز باقاعدہ سرکاری تنظیم ہے۔ اس کے دائرہ کار میں مداخلت نہیں کی جا سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" صفدر صاحب مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔ اگر آپ کام کرنا چاہیں تو بے شک کریں"...... صدیقی نے کہا۔

" یہ تمہاری عظمت ہے صدیقی۔ ویسے مصیبت یہ ہے کہ مجھے ذاتی طور پر اس قسم کے قانون سے تکلیف پہنچتی ہے کہ سیکرٹ سروس میں باقاعدہ دو گروپ بنا دیئے جائیں"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جولیا ڈپٹی چیف ہے لیکن اب کیا کیا جائے کہ یہ اس عہدے کے اختیارات کو نہ سمجھتی ہے اور نہ ہی استعمال کرتی ہے ورنہ یہ چاہے تو یہ کام آسانی سے کر سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

" کون سا کام۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" تم چاہو تو مشن کے دوران ٹیم بنانے کے اختیارات اپنے پاس رکھ سکتی ہو اور اپنی مرضی سے اسے استعمال کر سکتی ہو اور اگر چاہو تو فورسٹارز کو رخصت دے کر ایک سٹار بنا سکتی ہو اور چاہو تو مجھے بڑا سا چیک بھی دے سکتی ہو لیکن تم کچھ کرتی ہی نہیں"...... عمران

نے کہا۔

" یہ تو چیف کا اختیار ہے کہ وہ ٹیم میں کس کو مشن پر بھیج دے اور کس کو نہیں۔ میں ٹیم کا انتخاب کیا کروں ۔ مجھے تو مشن کی تفصیل تک کا بھی علم نہیں ہوتا" ...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ڈپٹی چیف کا مطلب یہ ہے کہ تم چیف کے اختیارات کو بھی استعمال کر سکتی ہو ۔ چیف جب مجھے اپنا نمائندہ خصوصی مقرر کرتا ہے تو میں اس کے اختیارات خوب دھڑلے سے استعمال کرتا ہوں ۔ تم بھی کر سکتی ہو" ...... عمران نے کہا۔

" عمران ٹھیک کہہ رہا ہے مس جولیا" ...... صفدر نے مسکرا کر عمران کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ میں چیف کے اختیارات میں ہرگز مداخلت نہیں کرنا چاہتی ۔ بس یہ بات طے سمجھو" ...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایسا تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ ایک مشن پر ایک گروپ جائے اور دوسرے مشن پر دوسرا گروپ" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اور تیسرے مشن پر تیسرا گروپ اور چوتھے مشن پر چوتھا گروپ" ۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے ۔

" تیسرا اور چوتھا گروپ کون سا ہے عمران صاحب" ...... کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میں اور ٹائیگر تیسرا گروپ ۔ میں اور جوزف اور جوانا چوتھا

گروپ" ...... عمران نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو آپ ہر گروپ میں شامل رہنا چاہتے ہیں" ...... کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اس میں ایک اور خامی ہے کہ یہ ہر بارات کا دولہا بننا چاہتا ہے" ۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ جولیا بول رہی ہوں" ...... جولیا نے کہا۔

" ایکسٹو ۔ عمران ہے یہاں" ...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی ۔

" یس باس ۔ بات کیجئے" ...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں" ۔ عمران نے رسیور لے کر چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" عمران ۔ سرسلطان سے بات کر لو ۔ ان کے پاس تمہارے لئے کوئی خاص پیغام ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" اوہ ۔ شاید سرسلطان کو کوئی لڑکی پسند آگئی ہے میرے لئے" ۔ عمران نے جولیا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا

اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ عمران کے ریمارکس سن کر جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے لیکن کچھ ہی دیر بعد جولیا نارمل ہو گئی تو عمران نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا۔ اس کا مطلب تھا کہ جولیا واقعی اپنی جذباتیت پر کنٹرول کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" وہ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ پیا پیا پکاروں میں بن میں یعنی جنگل میں اور پیا بسے ہیں میرے من میں جبکہ جدید دور کا پیا فون ملانے پر ملتا ہے "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

" میں آپ کی بات کراتا ہوں عمران صاحب "...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو ۔ سلطان بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مع بارات کے مس جولیا کے فلیٹ پر موجود ہے جناب ۔ چیف نے مجھے فون کر کے خوشخبری سنائی ہے کہ آپ کے پاس میرے لئے کوئی خاص پیغام ہے۔ ویسے آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد پیشہ خوب تلاش کیا ہے ۔ میرا مطلب ہے میرج بیورو سنٹر کا پیشہ ۔ لیکن موجودہ دور میں تو یہ

بزنس ہی بن گیا ہے کہ میرج بیورو کا مالک چاہے کتنی ہی عمر کا کیوں نہ ہو پہلے اپنے لئے رشتہ پسند کرنے کی کوششیں کرتا ہے "۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" عمران ۔ سرداور تم سے کوئی خاص بات کرنا چاہتے ہیں ۔ چونکہ تمہارے فلیٹ سے فون کال اٹنڈ ہی نہیں کی جا رہی تھی اس لئے انہوں نے مجھے فون کیا ۔ تم سرداور کو فون کر لو "...... سرسلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" کمال ہے ۔ یہ رشتہ تو خاص سے اب خاص الخاص ہوتا جا رہا ہے "...... عمران نے کریڈل دباتے ہوئے کہا۔

" کیا ضرورت تھی سرسلطان سے اس انداز میں بکواس کرنے کی۔ وہ مصروف ہوتے ہیں تمہاری طرح فارغ نہیں "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی۔ بس آنٹی کو فون کرنے کی دیر ہے کہ سرسلطان میرج بیورو کھولنے کا سوچ رہے ہیں اور پھر آنٹی نے ان کی سوچ پر ایسا پہرہ بٹھانا ہے کہ سرے سے سوچ ہی ختم ہو جانی ہے "...... عمران نے نمبر پریس کرتے ہوئے کہا۔

" داور بول رہا ہوں "...... دوسرے لمحے سرداور کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں ۔ سرسلطان نے حکم دیا ہے کہ آپ کو فون کر لوں ۔ ان کا خیال ہے

کہ آپ نے میرے لئے کوئی خاص کام تلاش کیا ہے ۔ ایسا کام جس
میں تنخواہ چاہے کم ہو لیکن اوپر کی آمدنی زیادہ ہے کیونکہ ایسی نوکری
کے بغیر کوئی یہاں رشتہ ہی نہیں دیتا "...... عمران کی زبان ایک
بار پھر رواں ہو گئی۔

" عمران ۔ ایس وی میزائل لیبارٹری سے رپورٹ ملی ہے کہ ایس
وی میزائل کا بنیادی آلہ جسے ایس وی کہا جاتا ہے لیبارٹری سے غائب
ہو چکا ہے اور اگر یہ آلہ دشمنوں کے پاس پہنچ گیا تو ایس وی میزائل
پاکیشیا کے لئے کسی کام کے نہیں رہیں گے ۔ ان پر کروڑوں روپے
خرچ کئے گئے ہیں اور وہ بیکار جائیں گے "...... سرداور نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میزائل لیبارٹری کی سیکورٹی تو ملٹری انٹیلی جنس کے پاس ہے ۔
آپ نے ان سے بات کرنی تھی "...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

" اس آلے کی چوری کی رپورٹ مجھے دو روز پہلے ملی تھی ۔ میں نے
کرنل شہباز سے بات کی ۔ کرنل شہباز نے اس کی انکوائری کروائی
اور ایک لڑکی مارشا جو لیبارٹری میں اسسٹنٹ تھی، پر شک ہوا ۔
لیکن پھر مارشا کی لاش ایک خالی کوٹھی سے ملی اور اس طرح ملٹری
انٹیلی جنس کی کارروائی وہیں رک گئی ۔ میں نے تمہیں اس لئے کال
کیا ہے کہ تم چیف سے بات کرو "...... سرداور نے کہا۔

" یہ بات تو آپ سرسلطان سے بھی کہہ سکتے تھے ۔ وہ خود چیف

سے بات کر لیتے "...... عمران نے کہا۔

" میں نے کی تھی بات لیکن انہوں نے کہا کہ شاید چیف ان کی
بات نہ مانے کیونکہ مشن ملٹری انٹیلی جنس کے دائرہ کار میں آتا ہے ۔
البتہ اگر عمران چاہے تو وہ چیف کو راضی کر سکتا ہے لیکن انہوں نے
کہا کہ عمران ان کی بات مذاق میں اڑا دیتا ہے اس لئے میں خود بات
کروں "...... سرداور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" سرسلطان سیکرٹری خارجہ ہیں اس لئے انہیں واقعی داخلی
معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے ۔ بہرحال یہ بتائیں کہ اس
آلے کی چوری سے کیا اس کا فارمولا دشمنوں تک پہنچ جائے گا ۔
عمران نے کہا۔

" ظاہر ہے ۔ وہ اس آلے کو چیک کریں گے اور اس طرح انہیں
ایس وی میزائل کی بنیادی تھیوری معلوم ہو جائے گی اور تمہیں
شاید معلوم نہیں اس لئے یہ بھی بتا دوں کہ ایس وی میزائل پاکیشیا
کے ایک سائنس دان سر رحمت علی کی ایجاد ہے ۔ یوں سمجھو کہ یہ
آئندہ صدی کا میزائل ہے ۔ موجودہ تمام میزائلوں سے جدید اور اس
میزائل کو کسی بھی میزائل شکن نظام سے تباہ نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ ہر
صورت میں اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کرتا ہے چاہے اس کے راستے میں
سینکڑوں رکاوٹیں ہی کیوں نہ کھڑی کر دی جائیں "...... سرداور نے
وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ اس میزائل کو سلیمانی ٹوپی پہنا دی جاتی

ہے اس لئے وہ کسی کو نظر ہی نہیں آتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جس انداز میں تم سوچ رہے ہو یہ اس انداز کا میزائل نہیں ہے۔ اس میں ایسا خودکار کمپیوٹرائز سسٹم ہے کہ یہ میزائل ہر قسم کے خطرے کو دور سے ہی چیک کر کے اپنا راستہ بدل لیتا ہے لیکن اس کے باوجود یہ اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کرتا ہے۔ اب تک ایکریمیا اور روسیاہ جیسی سپر پاورز میزائلوں کی رینج میں ایکس سیریز تک پہنچ سکے ہیں جبکہ یہ وی سیریز کا میزائل ہے اور وی سیریز میں بھی سپر حیثیت رکھتا ہے اس لئے تو اس کا نام سپر وی میزائل یا ایس وی میزائل رکھا گیا ہے"...... سرداور نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ آلہ علیحدہ رکھا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ باقی میزائل تو عام میزائل ہوتا ہے لیکن جب ایس وی آلہ اس میں فٹ کر دیا جاتا ہے تو یہ ایس وی میزائل بن جاتا ہے۔ اس لیبارٹری میں یہ آلے ہی تیار کئے جاتے ہیں اور انہیں سپیشل سٹور میں محفوظ کر دیا جاتا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہاں کافی تعداد میں آلے موجود تھے۔ ایک آلہ چوری ہوا ہے یا سب چوری کر لئے گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں بیس تیار شدہ آلے موجود تھے جن میں سے ایک غائب

ہے"...... سرداور نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے رابطہ ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بر فلیٹ جولیانا فٹز واٹر مع پوری سیکرٹ سروس، بول رہا ہوں"...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مختصر بات کیا کرو۔ نانسنس"...... دوسری طرف سے غراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میں رسیور رکھ دوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے مختصر بات کرنے کے لئے کہا ہے"...... چیف نے سیلے لہجے میں کہا۔

"مختصر بات تو اسے ہی کہہ سکتے ہیں جناب۔ جیسے دنیا کا مختصر ترین افسانہ یہ ہے کہ دو آدمی گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا تمہیں جن بھوتوں پر یقین ہے۔ دوسرے آدمی نے کہا نہیں تو پہلا آدمی غائب ہو گیا۔ اس مختصر افسانے میں افسانے کے تمام لوازمات موجود ہیں اس طرح مختصر بات یہی ہو

سکتی ہے کہ بات کئے بغیر ہی میں رسیور رکھ دوں"..... عمران بھلا
کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو"..... چیف نے سرد لہجے میں کہا تو عمران
نے سرداور سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"ملٹری انٹیلی جنس کی کارکردگی دن بدن زیرو ہوتی جا رہی ہے۔
مجھے اس سلسلے میں جواب طلب کرنا پڑے گا۔ ویسے یہ انتہائی اہ
معاملہ ہے۔ اس آلہ کی واپسی پاکیشیا کے دفاع کے لئے بہت ضروری
ہے۔ لہذا یہ کیس سیکرٹ سروس کا ہی ہے۔ رسیور جولیا کو دو"
چیف نے کہا تو عمران نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"یس باس"..... جولیا نے رسیور لیتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ
میں کہا۔

"جولیا۔ یہ مشن تم نے لیڈ کرنا ہے۔ میں ایس وی کی فو
واپسی چاہتا ہوں۔ عمران سے پوچھ لو اگر وہ اس مشن پر تمہارے
ساتھ کام کرنا چاہے تو ٹھیک ورنہ تم سیکرٹ سروس کے ذریعے
مشن مکمل کرو۔ میں سرسلطان سے کہہ کر ملٹری انٹیلی جنس
چیف کو یہ حکم دے دیتا ہوں کہ وہ اس کیس کی فائل سرسلطان
بھجوا دے اور وہ فائل وصول کر لینا۔ میں سرداور کو بھی حکم دے
ہوں کہ وہ ایس وی لیبارٹری میں تمہارے اور تمہارے ساتھیوں
کے لئے خصوصی کارڈز سرسلطان کو بھجوا دے۔ میں تمہیں اس
کے لئے صرف ہفتہ دے رہا ہوں۔ ایک ہفتے میں ایس وی آلہ

مل جانا چاہئے"..... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے اب ہمارے ساتھ کام کرنا ہے عمران"..... جولیا نے
رسیور رکھ کر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر
کہا۔

"چیک کون دے گا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف دے گا اور کون دے گا"..... جولیا نے چونک کر کہا۔

"سوری۔ کام میں تمہارے ساتھ کروں اور چیک چیف سے لوں
یہ ممکن نہیں ہے۔ البتہ اگر تم بطور ڈپٹی چیف چیک جاری کر سکو
اور وہ بھی میری مرضی کے مطابق تو میں حاضر ہوں"..... عمران نے
صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں ذاتی طور پر تو تمہیں چیک دے سکتی ہوں لیکن ڈپٹی چیف
کے طور پر نہیں"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ بے فکر رہیں۔ مس جولیا ہی آپ کو چیک
دے گی"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں حاضر ہوں۔ ویسے بزرگ کہتے ہیں کہ مزدور
کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دی جانی چاہئے
کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ چیک مجھے ابھی مل جائے کیونکہ اول تو
پسینہ بہت کم آتا ہے اور اگر آتا ہے تو فوراً خشک ہو جاتا
ہے"..... عمران نے کہا۔

"تمہاری انہی فضول باتوں کی وجہ سے بہت وقت ضائع ہوتا ہے۔ بولو کام کرنا ہے یا نہیں" ...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے اپنی شرط پہلے ہی بتا دی ہے اور دوسری بات بھی سن لو۔ میں تمہارے چیف کا ملازم نہیں ہوں اس لئے مجھ سے آئندہ اس لہجے میں بات کی تو زبان کاٹ کر ہتھیلی پر رکھ دوں گا" ...... عمران کا لہجہ بھی سرد ہو گیا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سرے سے جولیا سے آشنا ہی نہ ہو۔

"ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو" ...... جولیا نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب ایک منٹ" ...... صفدر نے اسے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں صفدر۔ اسے جانے دو" ...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو صفدر خاموش ہو گیا اور تنویر کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا جبکہ باقی ممبران کے چہرے لٹک گئے تھے۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے۔ یہ کرانس کی ایک سرکاری ایجنسی ڈبل زیرو کا چیف تھا۔ ڈبل زیرو تنظیم یورپ اور ایکریمیا میں اپنی کارکردگی کی بناء پر بے حد مشہور تھی کیونکہ شیفرڈ نے اپنے ایجنٹوں کی ایسی تربیت کرائی تھی کہ وہ ناکام ہونا جانتے ہی نہیں تھے اور وہ پلاننگ بھی ایسی کرتا تھا کہ کام مکمل بھی ہو جاتا اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی ایجنسی کی پورے یورپ اور ایکریمیا میں ساکھ تھی اور اکثر یہ کہا جاتا تھا کہ ڈبل زیرو سب کو زیرو کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ شیفرڈ فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... شیفرڈ نے کہا۔

"پاکیشیا سے ڈیوک بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو شیفرڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"باس۔ ایس وی میزائل کا کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا تو شیفرڈ نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے پہلے ہی اس بات کا اندازہ ہو۔

"تفصیل بتاؤ"...... شیفرڈ نے کہا۔

"باس۔ یہ کیس ملٹری انٹیلی جنس کے پاس تھا لیکن چونکہ ہم نے مارشا سے آلہ حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا تھا اس لئے ملٹری انٹیلی جنس کی انکوائری مارشا کی لاش ملنے کے بعد آگے نہ چل سکی کیونکہ ہم نے ملٹری انٹیلی جنس کے ایک اہم افسر کو خرید لیا تھا لیکن اس نے ابھی اطلاع دی ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس نے فائل سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو بھجوا دی ہے۔ سر سلطان پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں اس لئے ہم سمجھ گئے کہ یہ کیس ملٹری انٹیلی جنس سے لے کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کیا جا رہا ہے"...... ڈیوک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کے بارے میں معلومات ہیں"...... شیفرڈ نے کہا۔

"باس۔ سوائے اس علی عمران کے آج تک کسی مشن میں بھی سیکرٹ سروس کا کوئی بھی ممبر سامنے نہیں آیا"...... ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پاکیشیا میں اور بیرون ملک بھی تو کام کرتی ہو گی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ سامنے ہی نہ آئیں"...... شیفرڈ نے کہا۔

"باس۔ وہ ہر وقت میک اپ میں رہتے ہیں اور تیزی سے میک اپ تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے جب وہ مشن پر نہ ہوں تو اصل چہروں میں ہوں گے اس لئے اب تک کوئی انہیں چیک نہیں کر سکا"...... ڈیوک نے کہا۔

"تو پھر اس علی عمران کی نگرانی کراؤ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ کیا کرتا ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"باس۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ ہمارے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکیں گے کیونکہ مارک اور کلسٹا نے صرف ملاقاتیں کی ہیں۔ تمام کام میں نے کیا ہے اور میں ان سے علیحدہ رہا ہوں اور اصل کام مارشا نے سرانجام دیا ہے اور مارشا کو میں نے ہلاک کروا دیا تھا اس لئے تو ملٹری انٹیلی جنس سراغ نہیں لگا سکی"...... ڈیوک نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر بھی خیال رکھنا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی شہرت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ خاص طور پر اس عمران کی کیونکہ اسے مافوق الفطرت کہا جاتا ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"اوکے باس ۔ اگر کوئی قابل ذکر بات ہوئی تو میں فون کر دوں گا" ..... ڈیوک نے کہا تو شیفرڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کسی طرح تم کرانس آجاؤ عمران تو تمہیں پتہ چلے کہ ڈبل زیرو کیا حیثیت رکھتی ہے" ...... شیفرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ابھی اسے فائل پڑھتے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو شیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" شیفرڈ نے کہا۔

"فورڈ بول رہا ہوں سٹار ایجنسی سے" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ ۔ فورڈ تم ۔ آج تمہیں میری یاد کیسے آگئی" شیفرڈ نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری ایجنسی نے پاکیشیا میں کوئی مشن تو مکمل نہیں کیا" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو شیفرڈ بے اختیار چونک پڑا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"نہیں ۔ میری ایجنسی کا پاکیشیا سے کیا تعلق ۔ ہم تو یورپ اور ایکریمیا تک محدود رہتے ہیں" شیفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر پاکیشیا کا خطرناک ترین ایجنٹ تمہاری ایجنسی کے بارے میں معلومات کیوں حاصل کر رہا ہے" ..... فورڈ نے کہا۔

"ڈبل زیرو کے بارے میں معلومات اور وہ بھی علی عمران ۔ کیوں ہمارا اس سے کیا تعلق" ...... شیفرڈ نے جان بوجھ کر کہا۔

"اس نے سٹار ایجنسی کے ریکارڈ سیکشن فون کر کے یہ کہا کہ کرانس کی ڈبل زیرو ایجنسی کے بارے میں اسے تفصیلی معلومات چاہئیں لیکن چونکہ میں نے تمہاری وجہ سے ڈبل زیرو ایجنسی کے بارے میں معلومات صاف کر دی تھیں لہذا اسے جواب دیا گیا کہ اس ایجنسی کا کوئی ریکارڈ ہمارے پاس نہیں ہے" ..... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر وہ کیوں ڈبل زیرو کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے" ..... شیفرڈ نے جان بوجھ کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ تمہاری ایجنسی نے وہاں کوئی مشن مکمل کیا ہوگا جس کا علم اس عمران کو ہو گیا اس لئے وہ معلومات حاصل کر رہا ہے" ..... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میری ایجنسی کس انداز میں کام کرتی ہے ۔ اگر ہم وہاں مشن مکمل کرتے تو کسی قسم کا کلیو وہاں نہ چھوڑتے" ...... شیفرڈ نے کہا تو دوسری طرف فورڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اس عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ۔ تم چاہے سمندر کی تہہ میں اتر کر مشن مکمل کرو یا تحت الثریٰ کے اندر مگر عمران کو ضرور معلوم ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے تو اسے جادوگر کہا جاتا ہے ۔ وہ اس قدر درست انداز میں معاملات کی

کڑیاں جوڑتا ہے کہ واقعی جادوگری بن جاتی ہے۔ بہرحال اگر تم نے کوئی مشن مکمل نہیں کیا تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ تمہارے خلاف کام نہیں کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی اور سلسلہ میں تمہاری ایجنسی کا نام سامنے آیا ہو اور اس نے اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کا سوچا ہو۔ بہرحال ایک بات اور بتا دوں کہ وہ معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا چاہے اسے اس سلسلہ میں کرانس کے صدر سے ہی کیوں نہ بات کرنی پڑے"۔ فورڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"..... شیفرڈ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پھر رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ گو اس نے فورڈ سے یہی کہا تھا کہ ڈبل زیرو نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل نہیں کیا لیکن عمران کا اس کی ایجنسی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا مطلب یہی تھا کہ اسے بہرحال معلوم ہو گیا ہے کہ یہ مشن ڈبل زیرو نے مکمل کیا ہے اور یہی بات اس کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ چند لمحوں بعد اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راسٹر بول رہا ہوں"..... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو شیفرڈ چونک پڑا۔

"ڈیوک سے بات کراؤ میں شیفرڈ بول رہا ہوں"..... شیفرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ باس آپ۔ ڈیوک کو ان کے آفس سے اغوا کر لیا گیا ہے اور پھر باوجود کوشش کے وہ اب تک نہیں مل سکے اور نہ ہی ان کی لاش ملی ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا تم اس کے نمبر ٹو ہو"..... شیفرڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ان کے تمام کام میں ہی مکمل کرتا ہوں"..... راسٹر نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہیں ڈیوک کی جگہ دے رہا ہوں۔ کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کو جانتے ہو"..... شیفرڈ نے کہا۔

"یس باس"..... راسٹر نے جواب دیا۔

"تم اس کی سپیشل نگرانی کرواؤ۔ جیسے ہی وہ کرانس آنے کے لئے وہاں سے روانہ ہو تو تم نے مجھے فوراً اطلاع دینی ہے"..... شیفرڈ نے کہا۔

"اوکے باس"..... راسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو شیفرڈ نے فون رکھ دیا۔ ظاہر ہے اس کے سوا اور وہ کیا کر سکتا تھا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا سر سلطان کی طرف سے آنے والی ملٹری انٹیلی جنس کی ایس وی میزائل کے سلسلے میں فائل پڑھنے میں مصروف تھا۔ وہ جولیا کے فلیٹ سے سیدھا اپنے فلیٹ پر پہنچا تھا اور یہاں پہنچتے ہی اس نے بلیک زیرو کو ساری تفصیل بتا دی تھی کہ اس نے جولیا کی جذباتیت کو کنٹرول کرنے کے لئے ایسا کھیل کھیلا ہے کہ اب طویل عرصہ تک جولیا جذباتی نہیں ہو گی اور ساتھ ہی عمران نے بلیک زیرو کو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ وہ اس کیس کے سلسلے میں ساری کارروائی سیکرٹ سروس کے ممبران سے کروانا چاہتا ہے تاکہ انہیں احساس ہو سکے کہ ان سے کام لیا جا رہا ہے۔ البتہ اس نے بلیک زیرو سے کہہ دیا تھا کہ سر سلطان کی طرف سے آنے والی فائل پڑھنے کے بعد وہ اس سے دوبارہ فون پر بات کرے گا اس لئے پوری فائل پڑھنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل میز پر

رکھی اور پھر اٹھ کر الماری سے ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ علی عمران بول رہا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس" ...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے" ...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ میں نے نہ صرف اس کار کا سراغ لگا لیا ہے بلکہ یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ یہ کام شارٹن کلب کے روجر نے کروایا ہے ۔ میں نے روجر سے معلومات حاصل کیں تو روجر نے بتایا کہ اسے یہ مشن پولیس آفیسر افضل نے دیا تھا اور ان دنوں وہ پولیس ہیڈ کوارٹر میں اے ایس پی تعینات ہے" ...... ٹائیگر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس پولیس آفیسر افضل سے معلومات حاصل کرو کہ اس نے یہ کام کس کے کہنے پر کیا ہے اور جلد سے جلد مکمل رپورٹ دو" ۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"او کے باس" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے واپس الماری میں رکھ دیا کیونکہ ٹرانسمیٹر اس نے ٹائیگر سے ہی بات کرنے کے لئے نکالا تھا۔ ٹرانسمیٹر رکھ کر وہ واپس فون کے قریب آیا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی

مخصوص آواز سنائی دی۔
"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے کہا۔
"اوہ ۔ عمران صاحب آپ ۔ کیا فائل پڑھ لی"...... بلیک زیرو نے بھی اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں ۔ میں نے فائل پڑھ لی ہے لیکن فائل میں سوائے ایک بات کے اور کچھ نہیں معلوم ہوا کہ ملٹری انٹیلی جنس نے سٹور جہاں سے ایس وی چوری ہوا ہے کی الماری پر مارشا کی انگلیوں کے نشانات چیک کئے ہیں حالانکہ مارشا کا سپیشل سٹور میں داخلہ ہی ناممکن تھا۔ چنانچہ سپیشل سٹور کے انچارج سے معلوم کیا گیا تب معلوم ہوا کہ مارشا آزاد خیال لڑکی تھی اس لئے اس کے تعلقات اس انچارج کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگوں سے تھے ۔ بعد میں سکیورٹی کے ایک آدمی کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس کا گٹھ جوڑ بھی مارشا سے تھا اور پھر اس سکیورٹی مین سے مل کر مارشا نے وہ آلہ باہر نکالا اور اسے لے کر چلی گئی ۔ چنانچہ مارشا کو تلاش کیا گیا کیونکہ مارشا اس کے بعد واپس نہ آئی تھی ۔ مارشا کے بارے میں ملٹری انٹیلی جنس کو یہ معلوم ہوا کہ وہ دارالحکومت گئی ہے کیونکہ لیبارٹری نواحی شہر میں ہے ۔ چنانچہ دارالحکومت میں اسے تلاش کیا گیا لیکن اس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا ۔ صرف اتنی معلومات مل سکیں کہ مارشا اس نواحی شہر سے بس کے ذریعے دارالحکومت گئی تھی اور پھر بس ٹرمینل سے ایک ٹیکسی کے ذریعے سن شائن کلب گئی اور سن شائن کلب میں

داخل ضرور ہوئی لیکن پھر فوراً ہی واپس چلی گئی اور اس کے بعد اس کا کہیں سراغ نہ ملا۔ پھر اچانک مارشا کی لاش ایک خالی کوٹھی سے پولیس کو ملی اور پولیس نے باقاعدہ اخبارات میں اس کی تصویر بھی شائع کی جس سے ملٹری انٹیلی جنس کو اس کے بارے میں علم ہوا۔ جس کوٹھی میں اسے ہلاک کیا گیا تھا اس کوٹھی کی تلاشی لی گئی تو وہ خالی تھی البتہ وہاں سے اتنا معلوم ہوا ہے کہ ایک سفید رنگ کی کار عقبی طرف کافی دیر تک موجود رہی اور پھر غائب ہو گئی۔ اس کے بارے میں باوجود کوشش کے کچھ معلوم نہ ہو سکا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"عمران صاحب ۔ آپ دانش منزل آ جائیں تاکہ تفصیل سے اس مشن کو ڈسکس کیا جا سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"میں براہ راست اس مشن پر کام نہیں کرنا چاہتا۔ یہ مشن اب جولیا اور اس کی ٹیم مکمل کرے گی۔ میں نے تمہیں تفصیل بتا دی ہے تاکہ تم جولیا اور اس کے ساتھیوں کو اس بارے میں بریف کر دو"...... عمران نے کہا۔
"آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ کام کس نے کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"ظاہر ہے اس کام میں کوئی غیر ملکی ایجنسی ملوث ہے ورنہ عام [illegible] کو اس سائنسی آلے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے ۔ انہوں نے اپنے [illegible] کو سیف رکھنے کے لئے مارشا کو ہلاک کر دیا"...... عمران نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب آپ فلیٹ پر ہی رہیں گے اور میں آپ
کو فلیٹ پر ہی رپورٹ دوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فی الحال تو میں فلیٹ پر ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے کریڈل رسیور پر رکھ دیا۔ اس نے واقعی فیصلہ کر لیا
تھا کہ وہ خود کام کرنے کی بجائے اب سیکرٹ سروس کو کام کرنے کا
موقع دے گا اس لئے اس نے الماری سے ایک سائنسی کتاب نکالی
اور اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ گو اسے چائے کی بے حد
طلب ہو رہی تھی لیکن چونکہ سلیمان چھٹی پر تھا اور اس کا ارادہ نہیں
بن رہا تھا کہ وہ خود جا کر کچن میں چائے بنائے اس لئے وہ خاموش
بیٹھا کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا پھر تقریباً دو گھنٹے بعد فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بغیر چائے کے
بول رہا ہوں اس لئے اگر آپ کو میری آواز میں شیرینی کی کمی کا
احساس ہو رہا ہو تو معذرت"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔
ظاہر ہے دو گھنٹوں تک خشک موضوع پر کتاب پڑھنے کے بعد اس کا
رد عمل ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی
مخصوص آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے چونک کر اور سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

"باس۔ اس پولیس آفیسر نے انتہائی حیرت انگیز انکشافات کئے
ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا پہلے مجھے اس پولیس آفیسر کے بارے میں تمہاری متحیرانہ
رپورٹ سننا پڑے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ اس پولیس آفیسر کی بیوی میڈم شاہینہ کہلاتی ہے
اور اس کا پیشہ ماڈلنگ کروانا ہے۔ اس کی بیوی خوبصورت اور
نوجوان لڑکیوں کو بلیک میل کر کے ماڈلنگ کرواتی ہے اور اس
سے کافی دولت کماتی ہے۔ اس بار ہوٹل ذیشان میں ماڈلنگ کا فنکشن
تھا جس میں ایک لڑکی شازیہ نے حصہ لینا تھا لیکن شازیہ کو آپ نے
فون کر کے ماڈلنگ سے رکوا دیا اور میڈم شاہینہ نے اس بارے میں جب
اپنے شوہر رانا افضل سے بات کی تو رانا افضل پریشان ہو گیا کیونکہ
وہ آپ کو بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ اسے خطرہ پیدا ہو گیا کہ آپ تک
لڑکیوں کو بلیک میل کرنے کی بات پہنچ گئی تو آپ اس میڈم شاہینہ
اور رانا افضل کے خلاف انتہائی سخت کارروائی کر سکتے ہیں اس لئے
اس بلیک میلنگ کو چھپانے کے لئے رانا افضل نے روجر سے رابطہ کیا
اور روجر کے آدمیوں نے وہاں کارروائی کر ڈالی"...... ٹائیگر نے
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ پورا گینگ ہے۔ رانا افضل اب کہاں
اور کس حالت میں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

وہ زندہ ہے اور میرے خاص پوائنٹ پر ہے ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا تم اسے رانا ہاؤس لا سکتے ہو ۔۔۔ عمران نے کہا۔

یس باس ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

اوکے تم اسے لے کر وہاں پہنچو اب میں خود اس سے ساری تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔ عمران نے کہا۔

اوکے باس ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

رانا ہاؤس ۔۔۔ دوسری طرف سے جوزف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

جوزف۔ ٹائیگر ایک آدمی کو لا رہا ہے۔ تم نے اسے بلیک روم میں رکھنا ہے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے ۔۔۔ عمران نے کہا۔

اوکے باس ۔۔۔ جوزف نے جواب دیا تو عمران نے جواب دیئے بغیر رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

یس ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

جوزف بول رہا ہوں باس۔ ٹائیگر اس آدمی کو لے آیا ہے۔ میں نے اسے بلیک روم میں کرسی پر راڈز میں جکڑ دیا ہے ۔۔۔ جوزف نے کہا۔

اوکے۔ میں آ رہا ہوں ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رانا ہاؤس پہنچ کر اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اسے سلام کیا۔

اسے کیسے ٹریس کیا تم نے ۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔

جب میں پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ یہ کھانا کھانے کارازی ہوٹل گیا ہوا ہے۔ میں نے وہاں پہنچ کر اس کی شناخت کی اور اس کے پاس جا کر اسے بتایا کہ اس کی بیگم میڈم شاہینہ اسے بلا رہی ہے اور وہ میری رہائش گاہ پر موجود ہے کیونکہ کوئی ایمرجنسی ہے۔ اس نے میرے بارے میں پوچھا تو میں نے اسے بتایا کہ میرے ذریعے میڈم شاہینہ ماڈل لڑکیوں کے بارے میں خفیہ کارروائی کرتی ہے۔ بہرحال وہ میرے ساتھ کار میں سوار ہو کر میرے خاص پوائنٹ پر پہنچ گیا۔ وہاں میں نے اسے بے ہوش کر کے کرسی پر جکڑ دیا اور پھر اس سے پوچھ گچھ کی۔ معمولی سے تشدد کے بعد اس نے زبان کھول دی جس کی رپورٹ میں پہلے ہی آپ کو دے چکا ہوں ۔۔۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ بلیک روم میں پہنچ چکے تھے جہاں جوزف موجود تھا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی بے ہوشی کے عالم میں راڈز میں کرسی پر جکڑا موجود تھا اور اس کے جسم پر پولیس یونیفارم تھی۔

"باس ۔ یہ تو پولیس افسر لگتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ بے چارہ اپنی بیگم کی وجہ سے یہاں موجود ہے" ۔ عمران نے کہا تو جوزف نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"تم اسے پولیس یونیفارم میں ہی لے آئے ہو۔ اگر راستے میں چیکنگ ہو جاتی تو"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ۔ میں اسے بے ہوش کر کے کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان ڈال کر لایا ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران جوانا بھی وہاں پہنچ چکا تھا۔

"جوزف ۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا تم نے جوزف کو بتا دیا ہے کہ اسے کیسے بے ہوش کیا گیا ہے"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران جوزف الماری سے ایک شیشی نکال کر واپس مڑا اور اس نے شیشی کا ڈھکن کھول کر اس کا دہانہ پولیس افسر ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور پھر اس ڈھکن بند کر کے دوبارہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کی تلاشی لی ہے تم نے"...... عمران نے اچانک ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں باس ۔ اس کی کیا ضرورت تھی"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"شاید کوئی خاص بات سامنے آ جائے ۔ جاؤ اور اس کی تلاشی لو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اٹھ کر اس پولیس افسر کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔

"اس کی جیب میں صرف یہ پرس ہے باس"...... ٹائیگر نے پرس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے پولیس افسر کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

"اسے ابھی بے ہوش کر دو"...... عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے اس کی طرف بڑھ گیا اور دوسرے لمحے اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار پولیس افسر کی کنپٹی پر پڑا اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔ عمران نے پرس کھول کر اس میں سے مختلف کارڈز باہر نکال لئے اور پھر ایک کارڈ دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ یہ کارڈ روزان کلب کا تھا اور اس کی بیک پر سپیشل روم نمبر بارہ اور تاریخ لکھی ہوئی تھی۔

"کیا تم اس کلب کے متعلق جانتے ہو"...... عمران نے کارڈ ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ یہ ایکارڈ روڈ پر ہے اور خاصا مشہور کلب ہے ۔ خاص طور پر اس کے سپیشل رومز کی شہرت پورے دارالحکومت میں ہے"...... ٹائیگر نے کارڈ دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسی کیا خاص بات ہے اس کلب میں"...... عمران نے چونک

کر پوچھا۔

" باس ۔ کلب کی طرف سے یہ گارنٹی دی جاتی ہے کہ سپیشل روم میں ہونے والی بات چیت خفیہ رہے گی اس لئے کلب کو خاصی شہرت حاصل ہے۔

" کیا وہاں کا کوئی آدمی تمہارا واقف ہے جو یہ بتا سکے کہ یہ پولیس افسر چار روز پہلے سپیشل روم نمبر بارہ میں کس کے ساتھ موجود تھا"۔ عمران نے کہا۔

" یس باس ۔ میں فون پر ہی معلوم کر لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تو پھر باہر جا کر معلوم کرو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور بلیک روم سے باہر چلا گیا اور پھر اس کی واپسی تقریباً بیس منٹ بعد ہوئی۔

" باس ۔ رانا افضل وہاں ایک غیر ملکی کے ساتھ تھا اور وہ غیر ملکی کرانس نژاد تھا۔ اس کا حلیہ بھی معلوم ہو گیا ہے"...... ٹائیگر نے واپس آتے ہوئے کہا۔

" کیا حلیہ ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے حلیہ بتا دیا۔

" جوزف ۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے

تو جوزف نے ہاتھ ہٹا لئے اور خود پیچھے ہٹ کر عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

" یہ ۔ یہ کیا ۔ کیا مطلب ۔ یہ میں کہاں ہوں ۔ اوہ تم "...... رانا افضل نے عمران کو دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

" تم مجھے پہچانتے ہو رانا افضل "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ تم علی عمران ہو سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دوست اور ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمن کے بیٹے "...... رانا افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے باوجود تم نے شاہد زمان، اس کی بیٹی اور اس کے خاندان والوں کو روجر کے ذریعے ہلاک کروا دیا حالانکہ تمہیں معلوم تھا کہ شازیہ کو ماڈلنگ سے میں نے منع کیا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو میں نے یہ کام کروایا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم کچھ بھی کر سکتے ہو"...... رانا افضل نے کہا۔

" اس غیر ملکی کا کیا کام تھا جس سے تم روزان کلب کے سپیشل روم نمبر بارہ میں ملے تھے "...... عمران نے اچانک کہا تو رانا افضل بے اختیار چونک پڑا۔

" مم ۔ مم ۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو ۔ میں تو کسی سے نہیں ملا"...... رانا افضل نے انتہائی گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جوانا" ...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر" ...... جوانا نے یکلخت سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"رانا افضل کی ایک آنکھ نکال دو" ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر" ...... جوانا نے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے کرسی میں جکڑے ہوئے رانا افضل کی طرف بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ" ...... رانا افضل نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھہر جاؤ جوانا۔ اب جیسے ہی یہ جھوٹ بولے یا کسی بات سے انکار کرے تو تم اس کی ایک آنکھ نکال دینا" ...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر" ...... جوانا نے جواب دیا اور پھر رانا افضل کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

"مم۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ مم۔ میں بے گناہ ہوں"۔ رانا افضل نے ہراساں لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا تو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا ورنہ" ...... عمران نے ادھوری بات کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ لیکن" ...... رانا افضل نے کہا تو عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے کمرہ رانا افضل کے حلق سے نکلنے والی انتہائی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کا ہاتھ اٹھتے

ہی جوانا نے بھی بجلی کی سی تیزی سے اپنی انگلی کسی تیر کے سے انداز میں رانا افضل کی آنکھ میں اتار دی اور رانا افضل چیخ مار کر بے ہوش گیا تو جوانا نے انگلی پر لگے ہوئے مواد کو رانا افضل کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ" ...... عمران نے کہا تو جوانا نے ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کی ناک اور منہ پر رکھ کر دبا دیا۔ چند لمحوں بعد رانا افضل کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہوئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر رانا افضل چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کی اکلوتی آنکھ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہی تھی اور چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا تھا اور وہ تکلیف کی شدت سے اس طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا جیسے کلاک کا پنڈولم حرکت کر رہا ہو۔

"یہ لفظ لیکن کی سزا ہے رانا افضل اور اب اگر تم نے زبان نہ کھولی تو پھر دوسری آنکھ سے بھی محروم ہو جاؤ گے" ...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ وعدہ کرو کہ تم مجھے قانون کے حوالے کر دو گے۔ تم بے حد ظالم انسان ہو" ...... رانا افضل نے تکلیف کی شدت سے رک رک کر بولتے ہوئے کہا۔

"اب آخری موقع دے رہا ہوں ورنہ" ...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ سب کچھ بتاتا ہوں۔ روزان کلب کے سپیشل

روم میں میری ملاقات ایک کرانس نژاد غیر ملکی سے ہوئی تھی جس کا
نام مارک تھا۔ میں نے اسے ایس وی لیبارٹری کا محل وقوع اور
سیکورٹی کی تفصیلات مہیا کی تھیں اور اس نے مجھے دس لاکھ ڈالر دیئے
تھے"...... رانا افضل نے اس بار جلدی جلدی جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تمہیں کیسے ایس وی لیبارٹری کا محل وقوع اور سیکورٹی کی
تفصیلات کا علم ہوا۔ تمہارا کیا تعلق ہے اس لیبارٹری سے"۔ عمران
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔
"میری بیوی شاہینہ لڑکیوں کو ماڈلنگ کی ٹریننگ دے کر ان
سے ماڈلنگ کرواتی ہے اور اس طرح ہم لاکھوں روپے کماتے ہیں۔
شاہینہ کے اس کام میں ایک لڑکی ماہ نور پارٹنر ہے جو یونیورسٹی میں
پڑھتی ہے جو وہاں سے خوبصورت اور نوجوان لڑکیوں کو گھیرتی ہے
اور پھر ان کی ایسی تصویریں تیار کی جاتی ہیں جن کی مدد سے انہیں
بلیک میل کر کے ان سے زبردستی بغیر کسی معاوضہ کے ماڈلنگ
کروائی جاتی ہے۔ ماہ نور کا ایک بھائی فوج میں تھا جو اس لیبارٹری کی
سیکورٹی میں تھا اور پھر وہ نوکری چھوڑ کر ایکریمیا چلا گیا اور اب وہاں
بزنس کرتا ہے۔ مارک نے یہاں ایک آدمی ڈیوک سے بات کی کہ
اسے ایسا آدمی تلاش کر کے دے جو اس لیبارٹری کا محل وقوع جانتا
ہو۔ ڈیوک سے میرے پرانے تعلقات ہیں۔ ڈیوک نے مجھ سے بات
کی تو میرے ذہن میں فوراً ماہ نور آ گئی اور میں نے اس سے حامی بھر لی
اور پھر دس لاکھ ڈالرز کے عوض میں نے ڈیوک سے سودا کر لیا۔ اس

میں سے دو لاکھ ڈالر میں نے ماہ نور کو دیئے تو ماہ نور نے فون پر اپنے
بھائی سے اس لیبارٹری کا محل وقوع بھی معلوم کر لیا اور سیکورٹی کی
تفصیلات بھی اور پھر ساری تفصیل مجھے بتا دی۔ میں نے روزان
کلب کے سپیشل روم میں جا کر مارک کو یہ تفصیل بتا دی اور اس
سے رقم لے لی"...... رانا افضل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"مارشا کو جانتے ہو"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے
بعد کہا۔
"نہیں۔ میں کسی مارشا کو نہیں جانتا"...... رانا افضل نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"سن شائن کلب دیکھا ہے تم نے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ میں کئی بار وہاں گیا ہوں۔ وہ ڈیوک کا کلب ہے لیکن
ڈیوک وہاں نہیں ہوتا البتہ اس کا خاص آدمی ماسٹر وہاں مینجر ہے۔ کیا
تم یہ بتا سکتے ہو کہ تمہیں روزان کلب کے اس سپیشل روم کا کیسے
پتہ چلا۔ روزان کلب کے سپیشل رومز کے بارے میں تو کہا جاتا ہے
کہ ان میں ہونے والی بات چیت کسی صورت لیک آؤٹ نہیں ہو
سکتی"۔ رانا افضل نے کہا۔
"تمہاری تلاشی کے دوران روزان کلب کے سپیشل روم کا کارڈ ملا
ہے جس سے یہ معلوم ہوا کہ تم کسی غیر ملکی کے ساتھ وہاں گئے
ہو"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم۔ تم واقعی ویسے ہی ہو جیسا تمہارے بارے میں سنا تھا"۔

رانا افضل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر ۔ کیا تم ڈیوک کو جانتے ہو"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا وہ بھی غیر ملکی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ وہ کرانس نژاد ہے اور انتہائی چالاک اور ہوشیار آدمی ہے اور اس نے مخبروں کی ایک تنظیم بھی بنائی ہوئی ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"جوزف کو ساتھ لے جاؤ ۔ وہ جہاں بھی ہو اسے اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ اور سنو۔ میں اسے جلد سے جلد اور زندہ یہاں دیکھنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور جوزف خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔

"جوانا ۔ تم جا کر پھاٹک بند کر دو"...... عمران نے کہا تو جوانا بھی اٹھ کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

"تم سے آخری سوال پوچھ رہا ہوں کہ وہ بلیک میلنگ سٹف تم نے کہاں رکھا ہے"...... عمران نے رانا افضل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گلشن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک میں"...... رانا

افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہاری بیوی بھی وہاں رہتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔ وہ وہاں کوئی نہیں رہتا ۔ صرف ایک چوکیدار ہے ۔ وہاں نیچے تہہ خانے میں میں نے مخصوص بلیک روم بنا کر خفیہ کیمرے نصب کر رکھے ہیں ۔ جہاں لڑکیوں کو سالگرہ میں شرکت کا بہانہ بنا کر ہم وہاں لے جاتے ہیں اور پھر انہیں بے ہوش کر کے ان کی تصویریں بنائی جاتی ہیں ۔ اس تہہ خانے میں ایک خفیہ بڑا سیف ہے جہاں یہ تمام تصاویر رکھی جاتی ہیں"...... رانا افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بیوی کہاں رہتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم سٹار کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں رہتے ہیں"...... رانا افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آ گیا۔

"جوانا ۔ اسے ہلاک کر کے برقی بھٹی میں ڈال دو ۔ یہ انسان نہیں ہے بلکہ انسان کے روپ میں ایک درندہ ہے ۔ دوسروں کی عزتوں اور جانوں سے کھیلنے والا درندہ"...... عمران نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رانا افضل کچھ کہتا جوانا نے بجلی کی تیزی سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی آواز اور رانا افضل کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور عمران تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے کمرے

میں پہنچ کر عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس فیاض بول رہا ہوں"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرے طرف سے سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"آج کل مفلسی کا دور چل رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ میرا ایک ہی بہترین اور مخلص دوست ہے اسے فون کر لوں"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ پھر میں انسپکٹر بشیر سے بات کر لیتا ہوں وہ خاندانی آدمی ہے۔ جب ایک بہت بڑا بلیک میلنگ گروپ وہ پکڑے گا اور بلیک میلنگ سٹف بھی برآمد کرے گا اور ایک کالونی میں رہنے والی پوری فیملی کو گولیوں سے ہلاک کرنے والے قاتلوں کو پکڑے گا تو لامحالہ ڈیڈی سوچیں گے کہ اسے سپرنٹنڈنٹ بنا دیں اور تمہیں فارغ کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں نے سوچا تھا کہ چلو سوپر فیاض اپنا مخلص دوست ہے اس لئے اس کی شہرت ہو جائے گی اور اخبارات میں تصاویر شائع ہو گی۔ بہرحال ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ سنو۔ تم تو میرے بہترین دوست ہو۔ وہ۔ وہ تو میں نے بوکھلاہٹ میں بات کر دی تھی ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرا دوست، میرا بھائی پریشان ہو اور میں اس کی مدد نہ کروں"۔ سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔ مجھے صرف دس بارہ لاکھ روپے چاہئیں تاکہ میں ان دکانداروں کا ادھار چکا سکوں جو اب میرے دروازے پر جوتے لے کر پہنچنے والے ہیں"۔ عمران نے مسکراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ دس بارہ لاکھ۔ کیا مطلب۔ اتنی رقم میرے پاس کیسے ہو سکتی ہے۔ اتنی بڑی رقم تو میں نے کبھی اکٹھی دیکھی ہی نہیں ہو گی"...... سوپر فیاض نے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پہلے جا کر کسی بینک میں اتنی بڑی رقم اکٹھی دیکھ لو پھر تم سے بات ہو گی۔ ویسے بہتر ہے کہ تم ویسٹ اینڈ بینک کی سٹار چوک والی برانچ پر چلے جاؤ۔ وہاں ایک صاحب نے جن کا نام ... سے ملتا ہے گزشتہ ماہ بیس لاکھ کا اکاؤنٹ کھلوایا ہے۔ وہاں تم ... لاکھ آسانی سے دیکھ سکتے ہو۔ میں اس دوران انسپکٹر بشیر سے

پوچھ لوں کہ اس نے بھی اتنی رقم اکٹھی دیکھی ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ - اوہ - تم - تمہیں کیسے معلوم ہو گیا اس اکاؤنٹ کے بارے میں - میں اس بینک کے مینجر کو گولی مار دوں گا جس نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا ہے - میں نے تو اس کی ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے قرضہ مانگ کر اکاؤنٹ کھلوایا تھا"...... سوپر فیاض نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بینک مینجر نے اس اکاؤنٹ کے بارے میں اپنے ریجنل آفس کو اطلاع دی تھی تاکہ اس کی ترقی ہو سکے لیکن ریجنل آفس میں موجود افسر تمہیں بھی اچھی طرح جانتا ہے اور ڈیڈی کو بھی اور اس نے کنفرمیشن کے لئے ڈیڈی کو فون کیا تھا لیکن یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ ڈیڈی دورے پر ملک سے باہر تھے۔ چنانچہ اس نے مجھ سے بات کی اور میں نے اسے تسلی دی تو معاملہ خاموشی سے طے ہو گیا۔ البتہ اگر واقعی تم نے قرضہ لیا تھا تو پھر مجھے بھی ان کا پتہ بتا دو تاکہ میں بھی ان سے ادھار لے سکوں"...... عمران نے مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم - تم دنیا کے سب سے بڑے شیطان ہو - تمہاری نظروں سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ ٹھیک ہے میں تمہیں دو لاکھ کا چیک دے دوں گا"...... سوپر فیاض نے رونے والے لہجے میں کہا۔

"سنو - میرے پاس وقت نہیں ہے - ادھار لینے والے کسی

وقت میرے دروازے پر پہنچ سکتے ہیں اس لئے فوری فیصلہ کرو۔ اگر تم اس بڑے کیس کا کریڈٹ لینا چاہتا ہو تو صاف بات کرو ورنہ پھر مجھے نہ کہنا کہ ڈیڈی نے تمہیں ناکارہ قرار دے کر معطل کر دیا ہے اور تمہاری جگہ انسپکٹر بشیر کو دے دی ہے - بولو - دس لاکھ کا چیک دو گے یا نہیں - چلو دو لاکھ روپے میں دوستی کے ناطے معاف کر دیتا ہوں ورنہ پورے بارہ لاکھ دینے پڑتے"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وعدہ - وعدہ - پانچ لاکھ کا چیک دوں گا - ابھی دوں گا"۔ سوپر فیاض نے روتے ہوئے کہا۔

"اوکے - اللہ حافظ - مجھے ضرورت نہیں ہے کسی رقم کی"۔ عمران نے کہا۔

"ارے - ارے - فون مت بند کرو - ٹھیک ہے دس لاکھ روپے دوں گا - مجھے معلوم ہے کہ تم رقم کے معاملے میں طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیتے ہو - ٹھیک ہے - تمہیں دس لاکھ کا ہی چیک ملے گا"...... سوپر فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے حقیقتاً وہ رو رہا ہو۔ ظاہر ہے دس لاکھ خاصی بڑی رقم تھی۔

"اوکے - تو پھر سنو"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ذیشان ہوٹل میں ماڈلنگ سے لے کر بلیک میلنگ سٹف تیار کرنے اور میڈم شاہینہ اور اس کی پارٹنر ماہ نور کے بارے میں تمام تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو سنگین جرم ہے کہ شریف لڑکیوں کو اس طرح بلیک میل کر کے ان سے عریاں ماڈلنگ کروائی جائے اور پھر اس بلیک میلنگ کو چھپانے کے لئے اس طرح قتل و غارت کروائی جائے" ...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران نے اسے روجر کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی جس کے آدمیوں نے شاہد زمان اور اس کی فیملی کو ہلاک کیا تھا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب سوپر فیاض بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آجائے گا اور اس سارے گروپ کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ رانا افضل کے بارے میں اس نے اس لئے کچھ نہ بتایا تھا کیونکہ اس کی لاش برقی بھٹی میں پہنچ چکی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھ کر کمرے سے باہر آگیا۔ جوانا نے باہر جا کر پھاٹک کھولا تو جوزف کار اندر لے آیا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ پورچ میں کار روک کر وہ نیچے اتر آئے جبکہ جوانا نے پھاٹک بند کر دیا تھا۔ جوزف نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر اندر موجود بے ہوش آدمی اٹھا کر کاندھے پر لادا اور بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔

"کوئی پرابلم" ...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ مجھے اس کے سپیشل آفس کے خفیہ راستے کا علم تھا۔ البتہ وہاں چار مسلح آدمی موجود تھے جنہیں ہلاک کرنا پڑا اور ہم اسے بے ہوش کر کے اٹھا لائے" ...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اس دوران بے ہوش آدمی کو کرسی پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ چکا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ" ...... عمران نے کہا تو جوزف مڑ کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک شیشی نکالی اور الماری بند کر دی اور پھر مڑ کر اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی کا دہانہ بے ہوش آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد جوزف نے شیشی ہٹائی اور دوبارہ ڈھکن لگا کر وہ مڑا اور شیشی الماری میں رکھ دی اور واپس آکر عمران کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔ ٹائیگر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ جوانا پہلے ہی عمران کی کرسی کے عقب میں موجود تھا۔ چند لمحوں بعد ڈیوک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم۔ تم۔ ٹائیگر اور عمران۔ کیا مطلب" ...... ڈیوک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے پہچانتے ہو" ...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہیں کون نہیں جانتا۔ مم۔ مگر یہ سب کیا ہے۔ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر تم نے مجھے کیوں پکڑ کر یہاں لائے ہو۔ میں تو انتہائی صاف ستھرا کام کرتا ہوں۔ بے شک ٹائیگر سے پوچھ لو" ...... ڈیوک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ڈیوک تم تربیت یافتہ بھی ہو اور اچھے اداکار بھی۔ بہر حال تمہیں کچھ پس منظر بتا دیا جائے تو بہتر ہے۔ تم نے کرانس نژاد مارک کے کہنے پر پولیس افسر رانا افضل سے اسے ملوایا تاکہ وہ ایس وی میزائل لیبارٹری کا محل وقوع اور اندرونی تفصیلات معلوم کر سکے اور پھر رانا افضل نے اس مارک سے روزان کلب کے سپیشل روم نمبر بارہ میں ملاقات کی اور اس نے دس لاکھ ڈالر لے کر اسے تمام تفصیلات بتا دیں۔ اس کے بعد تم نے لیبارٹری کے اندر کام کرنے والی لڑکی مارشا سے رابطہ کیا اور مارشا نے بھی بھاری رقم کے عوض وہاں سے سائنسی آلہ اڑایا اور دارالحکومت آکر اس نے یہ آلہ مارک کو دے دیا"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے اور نہ ہی میں مارک کو جانتا ہوں اور نہ ہی کسی پولیس افسر رانا افضل اور مارشا کو"...... ڈیوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ تم اچھے اداکار ہو۔ یہ سب باتیں میں تم سے صرف اس لئے کر رہا ہوں کیونکہ میں تمہیں پولیس کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں تاکہ حکومتی سطح پر کرانس سے احتجاج کیا جا سکے لیکن اگر تم نے اسی طرح اداکاری جاری رکھی تو پھر ایسا نہیں ہو گا اور تمہاری لاش برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دی جائے گی اور قیامت تک کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ ڈیوک کہاں غائب ہو گیا۔ اس لئے اب فیصلہ تم نے کرنا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ اب

اداکاری کی اور جھوٹ بولا تو پھر تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں واقعی بے قصور ہوں۔ میں اداکاری نہیں کر رہا بلکہ سچ بول رہا ہوں"...... ڈیوک نے کہا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ جوانا"۔ عمران نے کہا اور پھر جوانا کی طرف مڑ گیا۔

"جوانا۔ خنجر نکالو اور ڈیوک کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے واقعی کچھ نہیں معلوم۔ مجھ پر ظلم نہ کرو"...... ڈیوک نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران خاموش بیٹھا رہا جبکہ جوانا اس دوران الماری سے خنجر نکال کر ڈیوک کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... یکلخت ڈیوک نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اس کا چہرہ پسینے میں شرابور ہو رہا تھا۔

"اس کے قریب رک جاؤ۔ اب جیسے ہی یہ جھوٹ بولے یا اداکاری کرے تو میں تمہیں اشارہ کر دوں گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر" ...... جوانا نے کہا اور پھر ڈیوک کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"یہ تمہارے پاس واقعی آخری چانس ہے ڈیوک" ...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"یہ درست ہے کہ میں نے مارک کے لئے رانا افضل" ۔ ڈیوک نے کہنا شروع کیا۔

"اس تمہید کی بجائے یہ بتاؤ کہ مارک کون ہے اور اس کا تعلق کس تنظیم سے ہے" ...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"کرانس میں ایک خفیہ تنظیم ہے ڈبل زیرو ۔ یہ اس قدر خفیہ ہے کہ اس کے بارے میں کرانس کے اعلیٰ حکام تک نہیں جانتے ۔ اس کا چیف شیفرڈ ہے ۔ شیفرڈ میرا کلاس فیلو رہا ہے اور میں جب بھی کرانس جاتا ہوں تو اس سے ضرور ملتا ہوں ۔ اس نے مجھے فون کیا کہ اس کے دو ایجنٹ مارک اور کلسٹا پاکیشیا آ رہے ہیں اور میں ان دونوں کی مدد کروں ۔ پھر مارک اور کلسٹا یہاں پہنچ کر مجھ سے ملے ۔ آگے آپ کو رانا افضل والی بات معلوم ہے ۔ لیکن رانا افضل نے جو تفصیل لیبارٹری کے بارے میں بتائی تھی اس سے پتہ چلا کہ کسی باہر کے آدمی کا لیبارٹری سے آلہ نکالنا ناممکن ہے اس لئے مارک کے کہنے پر میں نے اس نواحی قصبے جہاں یہ لیبارٹری موجود ہے چھان بین کی تو مجھے ایک عورت مارشا کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں ۔ میں نے اس سے رابطہ کیا اور پھر بھاری رقم کے عوض اس

نے آلہ نکالنے کی حامی بھر لی اور پھر مارک اور کلسٹا اس نواحی قصبے میں گئے اور مارشا سے ملے اور جب انہیں اطمینان ہو گیا تو انہوں نے اسے گرین سگنل دے دیا ۔ طے یہ ہوا کہ مارشا یہ آلہ لے کر سیدھی دارالحکومت آئے گی جہاں سن شائن کلب میں مارک اور کلسٹا موجود ہوں گے ۔ مارشا سن شائن کلب میں داخل ہو کر مخصوص اشارہ کرے گی اور پھر واپس جا کر کار کی سائیڈ پر رک جائے گی ۔ مارک وہاں پہنچے گا اور اس سے آلہ لے کر اسے بقیہ رقم کا گارینٹڈ چیک دے گا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا لیکن میں اتنی بڑی رقم خود حاصل کرنا چاہتا تھا اور پھر مارشا کو بھی راستے سے ہٹانا ضروری تھا ۔ میرے آدمی وہاں پہلے سے موجود تھے ۔ جیسے ہی مارشا نے چیک وصول کیا تو میرے آدمیوں نے اسے گھیر لیا اور پھر ایک خالی کوٹھی میں لے جا کر اسے گولی مار دی اور چیک مجھ تک پہنچ گیا" ...... ڈیوک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مارک اور کلسٹا کے حلیئے اور قد وقامت کی تفصیل بتاؤ" ۔ عمران نے کہا تو ڈیوک نے ان دونوں کے حلیئے تفصیل سے بتا دیئے ۔

"اب یہ بتاؤ کہ ڈبل زیرو کا ہیڈ آفس کہاں ہے" ...... عمران نے کہا تو ڈیوک نے تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی شیفرڈ کا فون نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے ۔ تم نے بہرحال سچ بتا دیا ہے اس لئے تمہیں آسان موت مارا جائے گا ورنہ جس طرح تم نے پاکیشیا کے دفاع کے خلاف

سازش کی ہے تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جاتا"۔
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جوانا۔ اسے آف کر دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈیوک کچھ کہتا جوانا کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے خنجر دستے تک ڈیوک کے سینے میں اترتا چلا گیا۔ ڈیوک چیخ بھی نہ سکا۔ البتہ اس نے چیخنے کے لئے منہ کھولا ضرور تھا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

ڈبل زیرو کا چیف شیفرڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شیفرڈ نے کہا۔

"راسٹر بول رہا جناب پاکیشیا سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو شیفرڈ کو یاد آ گیا کہ ڈیوک کی اچانک گمشدگی کے بعد اس نے ڈیوک کی جگہ اسے دے دی تھی اور اس کے ذمہ کام لگایا تھا کہ عمران جیسے ہی کرانس کے لئے روانہ ہو تو اس کو فوراً اطلاع دی جائے۔

"کیا رپورٹ ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"جناب۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ جا رہا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گریٹ لینڈ یا کرانس"...... شیفرڈ نے چونک کر کہا۔

"گریٹ لینڈ جناب ۔ میرا خیال ہے کہ وہ گریٹ لینڈ سے کرانس پہنچے گا" ...... راسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ یہ بتاؤ کہ ان کی تعداد کتنی ہے" ...... شیفرڈ نے کہا۔

"جناب چار مرد اور دو خواتین" ...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران کیا اصل شکل میں ہے" ...... شیفرڈ نے کہا۔

"جی ہاں ۔ مگر اس گروپ میں ایک عورت غیر ملکی ہے جو شاید سوئس نژاد ہے" ...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلائٹ نمبر اور وقت روانگی بتاؤ" ...... شیفرڈ نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے ۔ یہ بتاؤ کہ ڈیوک کا کچھ پتہ چلا" ...... شیفرڈ نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ ان کی لاش تک نہیں مل سکی" ...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب تم مستقل وہیں کام کرو گے" ...... شیفرڈ نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ لائن کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ میں کرانس سے شیفرڈ بول رہا ہوں"۔

شیفرڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ رابرٹ بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"شیفرڈ بول رہا ہوں رابرٹ" ...... شیفرڈ نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"خیریت ۔ آج کیسے ہماری یاد آ گئی" ...... رابرٹ نے ہنستے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"میں تو تمہاری مصروفت کی وجہ سے تمہیں کال نہیں کرتا"۔ شیفرڈ نے کہا۔

"اوکے ۔ بہرحال بتاؤ کیا کوئی خاص بات ہے" ...... رابرٹ نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران کو تو تم جانتے ہو" ...... شیفرڈ نے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں" ...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ شاید کرانس آنے کے لئے گریٹ لینڈ اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ رہا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ تم صرف اس کی نگرانی کراؤ اور جیسے ہی وہ کرانس کے لئے روانہ ہو مجھے اطلاع دے دو" ...... شیفرڈ نے کہا۔

"اوہ ۔ کیا وہ تمہاری ایجنسی کے خلاف کام کرنے آ رہا ہے"۔

رابرٹ نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" میری ایجنسی تو انتہائی خفیہ ہے اس لئے وہ میری ایجنسی کے خلاف کیا کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی کرانس آمد سے کرانس کے مفادات کو نقصان پہنچ سکتا ہے اس لئے میں اس کی نگرانی کرانا چاہتا ہوں۔ پاکیشیا سے مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ عمران اپنی اصل شکل میں اپنے ساتھیوں سمیت جن میں چار مرد اور دو عورتیں بھی شامل ہیں روانہ ہو رہا ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

" فلائٹ کی تفصیلات معلوم ہیں تمہیں"...... رابرٹ نے کہا۔

" ہاں"...... شیفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فلائٹ کی تفصیل اور اس کی پاکیشیا سے روانگی کا وقت بھی بتا دیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تمہیں اطلاع مل جائے گی"...... رابرٹ نے کہا تو شیفرڈ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو چیف سیکرٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" چیف آف ڈبل زیرو شیفرڈ بول رہا ہوں۔ چیف صاحب سے بات کرائیں"...... شیفرڈ نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو"...... چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری راکسن کی مخصوص بھاری اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

" شیفرڈ بول رہا ہوں جناب"...... شیفرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں کہا گیا۔

" سر۔ ایس وی میزائل کا بنیادی آلہ جو پاکیشیا سے حاصل کیا گیا تھا اس کی واپسی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کرانس پہنچنے والی ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ آلہ کرانس نے حاصل کیا ہے۔ تم نے جو رپورٹ دی تھی اس کے مطابق تو ہمارے ایجنٹ سامنے ہی نہیں آئے تھے اور پھر تمہاری تنظیم تو نہایت خفیہ ہے پھر انہیں کیسے معلوم ہو گیا"...... چیف سیکرٹری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سر۔ انہیں ہمارے بارے میں تو کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتا لیکن چونکہ ہم پہلے ہی ان کی طرف سے مشکوک تھے اس لئے میں نے وہاں پاکیشیا میں ان کی نگرانی کرائی تو وہاں سے احاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ پہنچ رہی ہے۔ میں نے گریٹ لینڈ میں بھی ان کی نگرانی کا کام شروع کروا دیا اس لئے یہ جیسے ہی کرانس پہنچے تو پھر ہماری نظروں سے بچ نہیں سکتے۔ میں نے آپ کو صرف اس لئے بتایا ہے کہ اگر یہ کرانس آئیں تو ہمیں کیسے معلوم ہو کہ یہ ہمارے ملکی مفادات کے خلاف کام کر رہے ہیں یا نہیں

کیونکہ مجھے تو یہ معلوم نہیں ہے کہ ایس وی آلہ کہاں ہے اور انہوں نے آخرکار وہیں پہنچنا ہے"...... شیفرڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" مجھے خود یہ بات معلوم نہیں ہے کہ آلہ کہاں ہے۔ اسے اس قدر ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے کہ صرف کرانس کے صدر کو اس بارے میں معلوم ہے کہ آلہ کہاں رکھا گیا ہے۔ اس لئے یہ لوگ کسی طرح اس کا سراغ نہ لگا سکیں گے۔ البتہ تم نے ان کی صرف نگرانی کروانی ہے کیونکہ اگر تم ان کے مقابلے پر اتر آئے تو پھر وہ لامحالہ آلے کو چیک کرنے کے لئے تم سے ٹکرا جائیں گے اور اس طرح ڈبل زیرو ختم بھی ہو سکتی ہے"...... چیف سیکرٹری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے سر۔ جیسے آپ نے حکم دیا ہے ویسے ہی ہو گا"۔ شیفرڈ نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔ پھر اچانک ایک خیال کے تحت اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" بلیو ہیون کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی البتہ لہجہ کرانسی ہی تھا۔

" انتھونی سے بات کراؤ میں شیفرڈ بول رہا ہوں"...... شیفرڈ نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو۔ انتھونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد انتھونی کی آواز سنائی دی۔

" شیفرڈ بول رہا ہوں"...... شیفرڈ نے کہا۔

" اوہ آپ۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جہاں تک میرا خیال ہے کرانس کے طول و عرض میں تمہارا گروپ سب سے زیادہ متحرک اور فعال ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"۔ شیفرڈ نے کہا۔

" بالکل جناب اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ سرکاری ایجنسیوں کو چھوڑ کر ریڈ لائن گروپ کرانس کا سب سے طاقتور گروپ ہے"۔ انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایک بار تم نے بتایا تھا کہ تم نے ریڈ لائن میں سپیشل سیکشن قائم کیا ہے جس میں انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹوں کو شامل کیا گیا ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

" جی ہاں۔ اے سیکشن ہمارے گروپ کا سب سے متحرک اور کامیاب گروپ ہے۔ اب تو ایکریمیا کی حکومت سے لے کر پورے یورپ کی حکومتیں ہمارے اے سیکشن کو خصوصی مشنز پر ہائر کرتی ہیں۔ ہماری حکومت کی مرضی سے بھی کئی مشن اس سیکشن نے بڑی کامیابی سے نمٹائے ہیں"...... انتھونی نے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو"...... شیفرڈ

نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ ہاں بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیوں کیا ہوا"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارا اے سیکشن اس سروس کا مقابلہ کر سکے گا"...... شیفرڈ نے کہا۔

"سوری۔ ہمارا گروپ ایکریمیا اور یورپی ممالک میں تو کام کرتا ہے لیکن براعظم ایشیا میں ہمارا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے"۔ انتھونی نے جواب دیا تو شیفرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے وہاں جانے کی بات نہیں کی"...... شیفرڈ نے کہا۔

"تو کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کرانس آ رہی ہے"...... انتھونی نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ لیکن یہ سن لو کہ یہ ملکی سلامتی کا معاملہ ہے"۔ شیفرڈ نے کہا۔

"آپ اطمینان رکھیں جناب"...... انتھونی نے تسلی بھرے لہجے میں کہا۔

"تم تو جانتے کہ کرانس نے میزائل سازی کا کام شروع کیا ہے لیکن ہم عام میزائلوں سے ہٹ کر خاص قسم کے میزائل تیار کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہمارے ہمسایہ اور دیگر ممالک میزائل سازی میں خاصے آگے بڑھ چکے ہیں اس لئے اعلیٰ حکام نے فیصلہ کیا کہ ہم

میزائل تیار کریں جو ایڈوانس حیثیت رکھتا ہو۔ پھر اعلیٰ حکام کو اطلاع مل گئی کہ پاکیشیا کے سائنس دان ایک ایسا میزائل تیار کر رہے ہیں جو کہ آئندہ صدی کا میزائل سمجھا جائے گا اور ایسا میزائل دوسری سپر پاورز بھی ابھی تک تیار نہیں کر سکیں۔ ویسے تو یہ عام میزائل ہوتا ہے لیکن ایک چھوٹا سا آلہ اگر اس میں نصب کر دیا جائے تو پھر اس کو کوئی بھی میزائل شکن سسٹم ہٹ نہیں کر سکتا اور ہر صورت میں اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کر دیتا ہے چاہے اس کے راستے میں کتنی ہی رکاوٹیں کیوں نہ ہوں اور اسے ایس وی میزائل کا نام دیا گیا ہے۔ پاکیشیا کی ایک خفیہ لیبارٹری میں ایس وی میزائلوں پر کام کیا جا رہا ہے اور پاکیشیا عام میزائلوں کو جس وقت چاہے یہ آلہ لگا کر ایس وی میزائلوں میں بدل سکتا ہے۔ بہرحال یہ اطلاع ملتے ہی فیصلہ کیا گیا کہ ایک ایس وی آلہ وہاں سے حاصل کیا جائے اور پھر ماہرین اسے کھول کر اس کا اندرونی نظام چیک کر کے ایسے آلے تیار کر لیں گے۔ پھر یہ طے ہوا کہ آلہ اس انداز میں حاصل کیا جائے کہ پاکیشیا کو اس بات کا علم ہی نہ ہو سکے اور پھر ڈبل زیرو نے یہ مشن مکمل کر لیا۔ ڈبل زیرو نے واقعی اس انداز میں وہاں سے حاصل کر کے کرانس پہنچا دیا کہ وہاں وہ کسی کے سامنے نہ آئے اور اتنا تو تم بھی جانتے ہو کہ ڈبل زیرو ایجنسی ویسے ہی ٹاپ سیکرٹ ہے۔ بہرحال مجھے خدشہ تھا کہ اس آلے کی گمشدگی اور یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دیا جائے گا اور اس سلسلے میں

وہاں چیکنگ کرائی گئی تو اطلاع ملی کہ کیس واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا گیا ہے۔ پھر یہ اطلاع ملی کہ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے کرانس پہنچ رہا ہے۔ چونکہ اعلیٰ حکام کے فیصلے کے مطابق ہم نے کسی صورت سامنے نہیں آنا اس لئے تمہارے سیکشن کا خیال آیا۔ کیا تم ان لوگوں کے خاتمے کا مشن مکمل کر سکتے ہو۔ معاوضہ تمہیں تمہاری مرضی کے مطابق ملے گا لیکن ناکامی کا لفظ نہ سننا پڑے"...... شیفرڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہے جیسے تم کہہ رہے ہو تو پھر یہ تو انتہائی معمولی بات ہے۔ انہیں کسی بھی جگہ بڑے آرام سے گولیاں ماری جا سکتی ہیں۔ اس کے لئے اے سیکشن اور ریڈ لائن گروپ کو سامنے لانے کی ضرورت بھی نہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ ہم نے وہاں کوئی کلیو نہیں چھوڑا۔ لیکن اس کے باوجود یہ لوگ نہ صرف کرانس پہنچ رہے ہیں بلکہ انہوں نے سٹار ایجنسی سے میرے اور ڈبل زیرو کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کسی نہ کسی ذرائع سے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ مشن ہم نے مکمل کیا ہے اس لئے یہ لوگ آسانی سے نہیں مر سکتے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرانس پہنچ کر یہ کسی صورت نہ بچ سکیں گے البتہ ان کے بارے میں تفصیلات تم نے بتانی ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"یہ چار مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل گروپ ہے۔ ان میں ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ باقی پاکیشیائی ہیں اور عمران اپنے اصل روپ میں ہے۔ البتہ تمہیں موجودہ صورت حال کے بارے میں بریف کر دیا جائے گا"...... شیفرڈ نے کہا۔

"یہ تو بتاؤ کہ ایس وی آلہ کہاں ہے"...... انتھونی نے پوچھا۔

"کیوں۔ یہ کیوں پوچھ رہے ہو"...... شیفرڈ نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمیشہ اپنے مشن کی طرف ہی متوجہ رہتی ہے اور ان کا مشن ایس وی آلے کا حصول ہے اور بقول تمہارے اگر انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ اسے تمہاری تنظیم نے اڑایا ہے اور تمہارے بارے میں بھی انہیں علم ہو چکا ہے تو لامحالہ وہ تمہیں ٹریس کر کے تم سے ساری معلومات حاصل کر لیں گے اور پھر آگے کا لائحہ عمل تیار کریں گے"۔ انتھونی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ مجھے بھی یہ اندازہ تھا۔ بہرحال ہے تو کیا چیف کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے کیونکہ میں نے آلہ چیف سیکرٹری صاحب کو اور چیف سیکرٹری صاحب نے صدر کو بھجوا دیا تھا۔ اس کے بعد صدر صاحب نے آلہ کہاں بھجوایا ہے یہ بات

صرف صدر صاحب ہی جانتے ہیں اس لئے وہ کچھ بھی کیوں نہ کر لیں
وہ اس آلے تک نہیں پہنچ سکتے اور جب ان کے کرانس پہنچنے کی
اطلاع ملے گی تو میں انڈر گراؤنڈ ہو جاؤں گا اور اس وقت سامنے آؤں
گا جب تمہاری طرف سے کامیابی کی اطلاع ملے گی"...... شیفرڈ نے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ تمہارا کام ہو جائے گا او
معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر ہو گا۔ اصول کے مطابق نصف پہلے او
نصف بعد میں"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"اور ہاں۔ تمہارے جن ایجنٹوں نے پاکیشیا میں مشن مکمل کیا
ہے انہیں بھی انڈر گراؤنڈ کر دو کیونکہ عمران اور ان کے ساتھی ا
کے ذریعے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ گڈ بائی"...... شیفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے رسیور رکھا اور اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ اب اس کے
چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

گریٹ لینڈ کے گرانڈ ہوٹل کے ایک کمرے میں صفدر، کیپٹن
شکیل، تنویر، جولیا اور صالحہ بیٹھے ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے۔
انہیں پاکیشیا سے یہاں آئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔ عمران اپنے
ساتھیوں کو گرانڈ ہوٹل پہنچا کر خود باہر چلا گیا تھا اور ابھی تک اس
کی واپسی نہ ہوئی تھی۔

"مس جولیا۔ آپ نے اس مشن کے سلسلے میں کیا سوچا ہے"۔
اچانک صفدر نے کہا۔

"ہمیں جو کچھ بتایا گیا ہے اس کے مطابق ہمارا مشن ایس ڈی
میزائل کے بنیادی آلہ کی واپسی ہے اور یہ آلہ چیف کے مطابق
کرانس کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی ڈبل زیرو نے چرایا ہے اور
چیف کے مطابق ڈبل زیرو انتہائی خفیہ ایجنسی ہے۔ چیف نے کہا تھا
کہ ہم گریٹ لینڈ پہنچ کر اس کے فون کا انتظار کریں کیونکہ وہ کرانس

میں موجود فارن ایجنٹوں کی مدد سے اس کا سراغ لگا کر ہمیں اطلاع دے گا اور پھر ہم کرانس روانہ ہوں گے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہم سب کا یہاں اصل چہروں میں آنے کا حکم بھی چیف نے دیا تھا"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں ۔ چونکہ یہاں گریٹ لینڈ میں ہم نے صرف چیف کی اطلاع کا انتظار کرنا ہے اس لئے میک اپ کی ضرورت نہیں تھی"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے اس بات پر عمران صاحب سے ڈسکس کی تھی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں ۔ اس کی کیا ضرورت تھی ۔ تم صاف بات کرو کہ کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا ۔ جو خیال میرے ذہن میں ہے اس کا اظہار صفدر اور کیپٹن شکیل نے کر دیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب یہ نہیں چاہتے کہ ہم مشن میں کامیاب ہوں"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"اوہ ۔ تم نے یہ بات کس بنیاد پر کی ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لازمی بات ہے کہ ڈبل زیرو نے اس بات کا خیال رکھا ہو گا کہ کہیں مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تو ریفر نہیں کیا جا رہا اور سرسلطان کے ذریعے ملٹری انٹیلی جنس کی فائل آنے سے ہی وہ سمجھ

جائیں گے کہ کیس سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا گیا ہے اور سیکرٹ سروس کو کوئی نہیں جانتا سب عمران کو ہی جانتے ہیں اس لئے لازمی انہوں نے عمران کی نگرانی کروائی ہو گی اور عمران کے اصل چہرے میں گریٹ لینڈ آنے سے لازمی طور پر بات ان تک پہنچ چکی ہو گی اور وہ اب ہماری نگرانی کر رہے ہوں گے ۔ اب ہم چاہے لاکھ میک اپ کر لیں ہم ان کی نظروں میں ہی رہیں گے ۔ چنانچہ جب ہم کرانس پہنچیں گے تو ہمیں آسانی سے ختم کیا جا سکے گا اور یہ سب کچھ عمران صاحب کو لازمی علم ہو گا اور انہوں نے دانستہ یہ کام کیا ہے تاکہ ہم مشن میں کامیاب نہ ہو سکیں"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران پاکیشیا کے مفادات سے غداری کر رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے چونک کر کہا۔

"مفادات کی بات نہیں دراصل وہ مس جولیا کی لیڈر شپ کو ناکام بنانا چاہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"مس جولیا کی ناکامی کا مطلب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ناکامی ہو گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ناکامی سے بہرحال پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچے گا"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا ہی سمجھ لو"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"تو پھر یہ بھی سن لو کہ تم جو کچھ سوچ رہی ہو وہ سو فیصد غلط

ہے۔ ہم سب مل کر جتنے محب وطن ہیں عمران اس سے بھی زیادہ محب وطن ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی ایسا چکر چلا دے کہ مشن تو مکمل ہو جائے لیکن جولیا ناکام رہے"...... تنویر نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے صالحہ۔ عمران کبھی پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام نہیں کر سکتا"...... جولیا نے بھی تنویر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں یہاں چھوڑ کر خود کرانس پہنچ جائے اور وہاں خود مشن مکمل کر لے اور ہم یہاں بیٹھے ہی رہ جائیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہم چیف کی طرف سے کال کا انتظار کر رہے ہیں اس لئے مجبوری ہے"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی جولیا کی جیکٹ کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گیا تو جولیا نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جس پر ہونے والی گفتگو چیک نہ ہو سکتی تھی۔ جولیا نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ جولیا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم سب کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے۔ پاکیشیا ایئر پورٹ پر بھی تمہاری نگرانی کی جا رہی تھی اور تمہارے بارے میں باقاعدہ کرانس میں اطلاع دی گئی اور اب ہوٹل گرانڈ میں بھی تمہاری نگرانی کی جا رہی ہے۔ اوور"...... ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہمیں بھی اس کا احساس ہو گیا تھا لیکن ہم اس لئے خاموش رہے کہ شاید اس کے پیچھے آپ کا کوئی خاص مقصد ہو۔ اوور"...... جولیا نے کہا تو اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ انہیں اب تک کسی نگرانی کا احساس نہ ہوا تھا اور نہ ہی جولیا نے اس سے پہلے کوئی اشارہ کیا تھا۔

"عمران سمیت تم سب کو گریٹ لینڈ اصل چہروں میں اس لئے بھجوایا گیا ہے تاکہ تمہاری نگرانی کو چیک کیا جا سکے اور یہ معلوم ہو سکے کہ ڈبل زیرو اور کرانس کے اعلیٰ حکام کو کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کئے جانے کا علم ہے یا نہیں اور اب یہ بات سامنے آ گئی ہے کہ انہیں اس بارے میں معلومات مل چکی ہیں۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"لیکن باس اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ اوور"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوف سے ڈبل زیرو کے ایجنٹ اور چیف یقیناً انڈر گراؤنڈ ہو جائیں گے اس طرح تم لوگ ان سے الجھنے سے بچ جاؤ گے۔ جہاں تک ایس وی آلے کا تعلق ہے تو اس سلسلے

میں جو معلومات کرانس سے ملی ہیں اس کے مطابق اس بارے میں
وہاں کے صرف صدر کو علم ہے اور اس بارے میں کوئی ریکارڈ بھی
نہیں رکھا گیا۔ چنانچہ کرانس کے صدر کی سابقہ ذاتی مصروفیات
چیک کرائی گئیں کہ صدر صاحب کار میں بغیر کسی سرکاری پروٹوکول
کے کرانس کے معروف مارشل کلب کے سپیشل ایریا میں گئے اور
وہاں انہوں نے دو گھنٹے گزارے ہیں اور کلب کے سپیشل ایریئے میں
صرف ملک کے اعلیٰ ترین حکام اکثر جاتے رہتے ہیں بلکہ کرانس کا
صدر بھی اکثر وہاں جاتا رہتا ہے۔ مارشل کلب کے اس سپیشل ایریئے
کی انچارج سیڈم جینی ہے۔ تم اسے اغوا کر کے اس سے معلوم کر
سکتی ہو کہ صدر نے وہاں کس سے ملاقات کی ہے۔ اس طرح تم
معلوم کر سکتی ہو کہ ایس وی آلہ کو کہاں اور کس کے ذریعے پہنچایا
گیا ہے۔ اوور"...... ایکسٹو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"یہ سارا کام عمران از خود کر لیتا تھا لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم
عمران کی مدد کے بغیر یہ مشن مکمل کرو تاکہ تمہارا اعتماد بحال ہو سکے
اوور"...... ایکسٹو نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں ہم یہ مشن ضرور مکمل کریں گے
اوور"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب اس کے بعد تم اپنے مشن کے لئے لائحہ عمل طے
کرنے کے لئے آزاد ہو۔ مجھے بہرحال کامیابی چاہئے۔ اوور"۔ ایکسٹو

نے کہا۔

"باس۔ عمران یہاں آنے کے بعد غائب ہو گیا ہے۔ کیا ہم اس
کا انتظار کریں یا اپنا کام شروع کر دیں۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"اب عمران کی حیثیت صرف ممبر کی ہے وہ لیڈر نہیں اس لئے
اس کی نقل و حرکت کو تمہارے احکامات کے تابع ہونا چاہئے اور اگر
وہ اس میں کوتاہی کرے تو تم اسے ٹیم سے علیحدہ بھی کر سکتی ہو
کیونکہ اب تم ٹیم کی لیڈر ہو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے
اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا گیا تو جولیا نے طویل سانس لیتے
ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ
دیا۔

"صفدر۔ تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے عمران کے سلسلے میں"۔
جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مس جولیا۔ میری رائے ہے کہ آپ عمران کو اپنے طور پر کام
کرنے دیں جبکہ ہم خود پلاننگ کر کے مشن مکمل کریں کیونکہ اب
مشن کی ذمہ داری آپ پر ہے عمران پر نہیں"...... صفدر نے سنجیدگی
سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہم نے نگرانی کرنے والوں کو بھی ڈاج دینا
ہے اور کرانس بھی پہنچنا ہے"...... جولیا نے بھی سنجیدہ لہجے میں بات
کرتے ہوئے کہا۔

"میک اپ باکس تو موجود ہے لیکن ہمیں نئے لباس خریدنا ہوں

گے "...... صفدر نے کہا۔

" لیکن گرانس میں داخل ہونے کے لئے ہمیں کاغذات بھی تو چاہئیں ۔ ان کا کیا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

" یہاں گریٹ لینڈ میں فارن ایجنٹ موجود ہے ۔ میں اسے کسی پبلک فون بوتھ سے کال کر کے کہہ دوں گی وہ تمام انتظامات کر دے گا۔ البتہ اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم یہاں سے نکل کر کہاں اکٹھے ہوں گے "...... جولیا نے کہا۔

" پھر اگر "...... اچانک دروازے سے عمران کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک کر کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے ۔

" ہم نے گرانس پہنچنا ہے اور کاغذات تیار کروانے ہیں ۔ تم بھی بروقت آئے ہو ورنہ ہم یہاں سے چلے جاتے تو تم سے رابطہ نہ ہوتا۔ تم ایسا کرو کہ میک اپ کر کے نیشنل گارڈن پہنچ جاؤ ہم بھی وہاں پہنچ جائیں گے ۔ میں فارن ایجنٹ کو فون کر کے کوٹھی کا بندوبست کر لوں گی اور اسے نئے کاغذات کے متعلق بھی بتا دوں گی"...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں عمران سے بات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی ۔ اس کے اٹھتے ہی عمران کے علاوہ باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔

" ارے ۔ ارے ۔ کیا ہوا ۔ کیا کلاس ختم ہو گئی ۔ لیکن اتنی جلدی ا ابھی تو سبق بھی پورا نہیں ہوا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا اور وہ سب

خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔

" تم اپنے کمرے میں جاؤ عمران اور جیسے میں نے کہا ہے ویسے کرو"...... جولیا نے سرد لہجے میں عمران سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تم نے جو کچھ کرنا ہے میرے کمرے میں جا کر کر لو ۔ میں تو بے حد تھک گیا ہوں اس لئے فی الحال تو مجھ میں چلنے کی بھی سکت نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی مڑی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ عمران حیرت بھری نظروں سے اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔

" ایک منٹ ۔ میں ہی چلا جاتا ہوں "...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا دروازے سے مڑ کر واپس آ گئی ۔ اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی تھی اور وہ عمران کو اس انداز میں دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی اجنبی کو دیکھ رہی ہو۔ عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا جبکہ جولیا نے بغیر کچھ کہے دروازہ بند کر دیا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں پہنچ گیا اور پھر اندر سے دروازے کو لاک کر کے اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک مخصوص ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس طرح کرسی پر بیٹھ گیا جیسے اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ اب وہ قیامت تک اس کرسی سے نہ اٹھے گا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ علی عمران کالنگ ۔ اوور "...... عمران نے بار بار

کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔چیف اٹنڈنگ یو۔اوور"...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں طاہر۔تم ایسا کرو کہ جولیا کو واپس کال کر لو۔اوور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔عمران صاحب کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔اوور"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"جولیا حد سے زیادہ سنجیدہ ہو گئی ہے اور اس کی اس حد تک سنجیدگی نے پوری ٹیم کو منجمد کر دیا ہے۔ایسے ماحول میں کام نہیں ہو سکتا۔اوور"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو آپ کو خیال رکھنا چاہئے تھا عمران صاحب کہ آپ اس طرح کی سچوئیشن ہی نہ پیدا کرتے۔اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے تو بہت کوشش کی کہ وہ آہستہ آہستہ نارمل ہو جائے لیکن بجائے نارمل ہونے کے وہ مزید سنجیدہ ہوتی جا رہی ہے اس لئے اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ اسے واپس بلا لیا جائے اور جب تک وہ ذہنی طور پر نارمل نہ ہو جائے اسے کسی مشن پر نہ بھیجا جائے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔اگر ایک بار جولیا کو اس انداز میں واپس بلا لیا گیا تو نہ صرف جولیا ہمیشہ کے لئے اپنا اعتماد کھو بیٹھے گی بلکہ سیکرٹ سروس کے ہر ممبر کا دل ٹوٹ جائے گا اور پوری سیکرٹ سروس کے لئے یہ بات صحیح نہیں ہے۔اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے۔ویسے ان حالات میں کام واقعی نہیں ہو سکتا۔اوور"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا کیونکہ بلیک زیرو کا اندازہ درست تھا۔

"عمران صاحب۔کسی شاعر نے کہا ہے کہ تم نے درد دیا اس لئے علاج بھی تم خود کرو اس لئے میں آپ سے یہی کہہ سکتا ہوں کہ آپ اگر سیکرٹ سروس کو بچانا چاہتے ہیں تو جولیا کا علاج بھی آپ خود ہی کریں۔اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جولیا دوبارہ جذباتی ہو جائے گی۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یہ بات آپ نے سوچنی ہے۔آپ ساری دنیا کی باتیں سوچ لیتے ہیں تو کیا آپ اس بارے میں نہیں سوچ سکتے۔اوور"...... بلیک زیرو نے طنزیہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔میں کچھ کرتا ہوں۔کیا تم نے جولیا کو کال کر کے وہ تفصیلات بتا دی ہیں جو میں نے تمہیں بتائی تھیں۔اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔میں نے بتا دی تھیں۔اوور"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔اوور اینڈ آل"...... عمران نے دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں رکھ

ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے پر صالحہ موجود تھی۔

" عمران صاحب ۔ ہم سب صفدر کے کمرے میں موجود ہیں آپ بھی وہیں آ جائیں ایک اہم بات ہو رہی ہے "...... صالحہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہم سب سے تمہارا کیا مطلب ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مطلب یہ کہ آپ کے علاوہ باقی تمام ممبران وہاں موجود ہیں " ۔ صالحہ نے جواب دیا۔

" لیکن جولیا نے تو تم سب کو میک اپ کر کے نیشنل گارڈن پہنچنے کا حکم دیا تھا۔ پھر تم سب صفدر کے کمرے میں کیوں پہنچ گئے " عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم سب مس جولیا کی وجہ سے ہی وہاں اکٹھے ہوئے ہیں ۔ آپ جائیں پھر بات ہو گی "...... صالحہ نے کہا اور واپس مڑ گئی تو عمران بھی اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر آ گیا۔ اس نے دروازہ لاک کیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ صفدر کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ وہا سب اس طرح خاموش اور سر جھکائے بیٹھے تھے جیسے کسی کی تعزیت پر آئے ہوں۔

"ارے کیا ہوا ۔ کیا کوئی اللہ کو پیارا ہو گیا ہے "...... عمران

کمرے میں داخل ہوتے ہی چونک کر کہا۔

" بیٹھیں عمران صاحب "...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا جبکہ باقی ساتھی خاموش بیٹھے رہے۔

" بیٹھ تو میں جاتا ہوں لیکن ہوا کیا ہے ۔ تنویر تم ہی کچھ بتاؤ " ۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ان سب کا دماغ خراب ہو گیا ہے "...... تنویر نے ہتھوڑا مارنے والے لہجے میں کہا۔

" اس لئے تمہارا بھی ساتھ ہی خراب ہو گیا ہے ۔ وہ کیا کہتے ہیں ۔ ہمہ یاراں دوزخ "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ میں بتاتا ہوں ۔ مس جولیا کا رویہ دن بدن انتہائی سرد ہوتا جا رہا ہے اور ماحول پر اس قدر سنجیدگی اور پتھریلا پن طاری ہو گیا ہے کہ میرا خیال ہے کہ اس ماحول میں کام نہیں ہو سکتا۔ ہم نے مس جولیا سے بات کی تو مس جولیا مزید سنجیدہ ہو گئیں "۔ صفدر نے کہا۔

" سنجیدہ تو جولیا ہوئی ہے ۔ تم سب کیوں منہ لٹکائے بیٹھے ہو " ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ ہمیں پہلی بار احساس ہوا ہے کہ اگر لیڈر آپ کی طرح ہلکی پھلکی مزاحیہ باتیں کرتا رہے تو اعصاب اور ذہن پر دباؤ نہیں پڑتا لیکن لیڈر کی بے انتہا سنجیدگی اعصاب کو منجمد کر دیتی ہے ۔ ہم آپ کی باتوں سے زچ ہو جاتے تھے لیکن اب ہمیں احساس

ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کامیابی کی وجوہات اور بھی ہوں
گی لیکن بہرحال ایک بڑی وجہ آپ کا مزاحیہ پن بھی ہے جو ممبران
کے حوصلوں کو ٹوٹنے نہیں دیتا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"تو پھر تم نے کیا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم سب پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ
دے دیں۔ جب کام ہی نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کام کرنے کا ماحول
بن رہا ہے تو پھر سروس سے چمٹے رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا"۔ صفدر
نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کیپٹن شکیل"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ واقعی ماحول میں بے حد تناؤ پیدا ہو گیا ہے"
کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صالحہ۔ تم کیا کہتی ہو اس بارے میں"...... عمران نے صا
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے جولیا سے بے حد ہمدردی ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے
ماحول واقعی حد درجہ سنجیدہ ہو گیا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"تنویر سے تو پوچھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا دماغ
درست کام کر رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں اس کی ضرورت نہیں۔ تم نے واقعی جولیا کو انتہائی

کر دیا ہے اور واقعی جولیا کی سنجیدگی پورے ماحول کو متاثر کر رہی
ہے"...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اور جولیا تم کیوں خاموش ہو"...... عمران نے جولیا سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے خود سمجھ نہیں آ رہی کہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ
جیسے میرا دل دنیا سے ہی اچاٹ ہو گیا ہو۔ مجھے کوئی چیز اچھی نہیں
لگتی"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تمہیں واقعی نہیں معلوم ہو سکا کہ تم کس سٹیج پر پہنچ گئی
ہو"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"سٹیج پر۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... جولیا نے
چونک کر کہا۔

"اسے راہ عشق میں مقام فنا کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ
تم فنا فی العشق ہو چکی ہو اور اب تمہاری اپنی کوئی حیثیت نہیں رہی
جیسے قطرہ دریا میں مل جانے کے بعد اپنی حیثیت کھو بیٹھتا ہے"۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں ہزار بار لعنت بھیجتی ہوں عشق پر"...... جولیا نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا۔

"سن لیا تنویر"...... عمران نے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ
بھینچ لئے۔

"اوکے۔ تم سب واپس جا سکتے ہو لیکن میں جولیا کا ساتھ زندگی

کے آخری سانس تک نہیں چھوڑ سکتا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے
اس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھا جیسے اسے عمران کی بات
سن کر بے حد حیرت ہوئی ہو۔

"میرے سامنے اس طرح کے جذباتی ڈائیلاگ بولنے کی ضرورت
نہیں ۔ سمجھے تم"...... جولیا نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"یہ ڈائیلاگ نہیں ہیں مس جولیا بلکہ میرے دل کی آواز ہے ۔ تم
نے خود دیکھا کہ میں نے واپس جانے کی بات نہیں کی جبکہ باقی تمام
ممبران واپس جانے اور استعفیٰ دینے کی بات کر رہے ہیں ۔ تم سنجیدہ
رہو یا غیر سنجیدہ میرے لئے تم جولیا ہو اور بس"...... عمران نے کہا
تو جولیا کے سخت چہرے پر پہلی بار نرمی کے تاثرات ابھرنے لگے اور
اس کی بجھی ہوئی آنکھوں میں ہلکی سی چمک ابھر آئی۔

"عمران صاحب"...... صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔

"بس ۔ تمہاری وجہ سے تو زندگی کانٹوں کا بچھونا بن گئی ہے ۔
بہاریں روٹھ گئی ہیں اور خزاں نے چمن میں ڈیرے جما رکھے ہیں اس
لئے تم خاموش رہو"...... عمران نے صفدر کی بات کاٹتے ہوئے منہ
بنا کر کہا۔

"میری وجہ سے ۔ وہ کیسے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"اگر تم بروقت خطبہ نکاح یاد کر لیتے تو آج جولیا پر اس طرح
بڑھاپا نہ چھا جاتا اور تنویر کے کندھوں پر موجود بوجھ بھی ہلکا ہو

ہوتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ۔ خبردار اگر میرے بارے میں تم نے کوئی
ریمارکس دیئے"...... جولیا نے انتہائی غصیلے میں کہا۔

"کیا واقعی تمہارا دل اس قدر سخت ہو گیا ہے کہ اب تمہیں
پہاڑی جھرنوں سے آنے والی آوازیں ۔ ساون میں کوئل کے کوکنے اور
بلبل کے چہچہانے کی آوازیں بھی سنائی نہیں دیتیں ۔ کیا دنیا کی
رنگینیاں اور بچوں کی معصومیت اور دلکشی تمہیں متاثر نہیں کرتی ۔
کیا اس دنیا میں رہتے ہوئے تمہیں دنیا پتھر کا شہر لگتی ہے"۔ عمران
نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"تم ۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو ۔ اگر تم ایسی باتیں کر کے یہ سمجھ
رہے ہو کہ تم مجھے دوبارہ جذباتی بنا دو گے تو یہ تمہاری خام خیالی
ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کوئی انسان جذبات سے خالی نہیں ہوتا اور اگر ایسا ہے تو پھر وہ
انسان نہیں بلکہ کوئی اور مخلوق ہو سکتا ہے ۔ جذبات ایسی بری چیز تو
نہیں کہ ان سے نفرت کی جائے ۔ بچوں کو دیکھ کر ان سے پیار کیا
جاتا ہے ۔ خوبصورت پھولوں اور رنگ برنگی تتلیوں کو دیکھ کر دل
میں کچھ ہونے لگتا ہے"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"تم تو چاہتے ہو کہ میں دوبارہ جذباتی ہو جاؤں"...... جولیا نے
کہا۔

"میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم نارمل رہو ویسے تم کچھ بھی بن

جاؤ میں تمہارے ساتھ ہوں اور آخری سانس تک ساتھ دوں گا"۔
عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"تمہاری اس بات سے واقعی مجھے احساس ہونے لگا ہے کہ میں
اس دنیا میں اکیلی نہیں ہوں۔ بہرحال اس مشن میں تم لیڈر ہو۔
آئندہ دیکھا جائے گا اور میں کوئی بات نہیں سنوں گی"...... جولیا نے
قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔
"تمہارے یا میرے لیڈر بننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا جولیا۔ ہم
اپنے ملک کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اپنی ذات کے لئے کام نہیں کر
رہے۔ اصل بات کام ہے اور بس"...... عمران نے کہا۔
"کیا تم میری بات نہیں مانو گے"...... جولیا نے کہا۔
"میں نہیں مانوں گا تو اور کون مانے گا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔
"لیکن چیف نے تو تمہیں لیڈر بنایا ہے"...... تنویر نے منہ
بناتے ہوئے جولیا سے کہا۔
"تم خاموش رہو۔ میں جو فیصلہ کروں گی وہی مانا جائے گا"۔
جولیا نے کہا تو تنویر نے منہ بنا لیا۔
"عمران صاحب۔ اب آپ لیڈر ہیں تو پھر بتائیں کہ ہمیں کیا
کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔
"فی الحال تو ہم سب کو دو منٹ تک قہقہے مارنے چاہئیں تاکہ
ماحول پر چھائی ہوئی سنجیدگی ختم ہو سکے"...... عمران نے بڑے

معصوم سے لہجے میں کہا تو سب اس بار بے اختیار ہنس پڑے۔
"عمران صاحب۔ چیف نے ٹرانسمیٹر پر جو معلومات دی ہیں اس
سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ چیف بھی یہ سراغ نہیں لگا سکا کہ ایس
ڈی آلہ کہاں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"اب مجھے تو معلوم نہیں کہ چیف نے کیا کہا ہے اور کیا نہیں۔
ویسے مشن ہم نے مکمل کرنا ہے چیف نے نہیں اور پتہ چلا ہے کہ
ہماری نگرانی کارنس ریز کے ذریعے ہو رہی ہے اور کارنس ریز کے
بارے میں تم جانتے ہو کہ ہمارے منہ سے نکلنے والی آواز اور ہماری
تصویریں بغیر کسی رکاوٹ کے نگرانی کرنے والوں تک پہنچ رہی ہوں
گی۔ لہذا تم چاہے کوئی بھی میک اپ کر لو اور چاہے کہیں بھی چلے
جاؤ کارنس ریز سے نہیں بچ سکتے"...... عمران نے کہا تو سب کے
چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"کارنس ریز۔ اوہ۔ پھر ہم کرانس کیسے جائیں گے"...... اس بار
جولیا نے چونک کر کہا۔
"بہت آسان طریقہ ہے۔ کارنس ریز پانی پر موجود فضا سے کوئی
آواز اور کوئی تصویر حاصل نہیں کر سکتی لہذا ہم یہاں سے لانچ کے
کے ذریعے کھلے سمندر میں جائیں گے اور پھر وہیں لانچ میں ہی میک
اپ اور لباس تبدیل کریں گے۔ اس کے بعد لانچ کو کسی ویران جگہ
پر چھوڑ کر ہم واپس آ جائیں گے اور طرح کارنس ریز سے بچا جا سکتا
ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کی یہ بات بھی تو کارنس ریز کے ذریعے نگرانی کرنے والوں تک پہنچ رہی ہو گی"...... صالحہ نے کہا۔

"پھر کیا ہو گا۔ وہ نگرانی کر رہے ہیں کرتے رہیں۔ ہم نے بہرحال اپنا کام بھی تو کرنا ہے۔آؤ چلیں۔ ہم نے یہاں سے ایک ساتھ ساحل پر پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

شیفرڈ کرانس کے ایک چھوٹے سے شہر میں واقع ایک کوٹھی میں موجود تھا۔یہاں اس سے رابطہ صرف ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہو سکتا تھا۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے تک یہاں چھپ کر رہنے کے لئے آیا تھا اس لئے اس نے گریٹ لینڈ میں رابرٹ جسے اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی گریٹ لینڈ میں نگرانی کا کام سونپا تھا اور کرانس میں اس نے بلیو ہیون کے انچارج انتھونی کو اپنی مخصوص فریکونسی دے دی تھی اور ان دونوں کے علاوہ اس کے بھی ایجنسی انچارج میک کے پاس اس کی مخصوص فریکونسی تھی۔ان کے علاوہ اور کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ یہاں موجود ہے اور یہ چھوٹا سا شہر کرانس کے دارالحکومت پارس سے اس قدر دور تھا کہ کسی کے تصور میں بھی نہ آ سکتا تھا کہ شیفرڈ یہاں موجود ہو گا۔ شیفرڈ کے پاس دو ملازم تھے جو مقامی تھے اور یہاں اس کوٹھی میں ہی رہتے تھے۔ان کو صرف اتنا

معلوم تھا کہ شیفرڈ پارس کا کوئی بڑا بزنس مین ہے اور جب وہ بزنس سے تھک جاتا ہے تو آرام کرنے کے لئے یہاں آ جاتا ہے۔ ان میں سے ایک سیکورٹی گارڈ تھا جبکہ دوسرا باورچی تھا اور ہاؤس کیپر بھی۔ اس کا نام راڈرک تھا۔ شیفرڈ ہاتھ میں شراب کی بوتل پکڑے میز کے سامنے صوفے پر ایزی موڈ میں بیٹھا شراب پینے کے ساتھ ساتھ ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کی جیب میں موجود سپیشل ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز کی سیٹی بجنے لگی۔ اس نے چونک کر سائیڈ پر پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور ٹی وی کی آواز بند کر کے اس نے ریموٹ کنٹرول واپس میز پر رکھا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کو میز پر رکھ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کی سکرین پر موجود کالنگ فریکونسی کو غور سے دیکھنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑا کیونکہ کالنگ فریکونسی کے مطابق اسے گریٹ لینڈ سے رابرٹ کال کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ رابرٹ کالنگ ۔ اوور"...... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ شیفرڈ اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... شیفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شیفرڈ ۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک بڑی اور جدید انداز کی لانچ جس کا نام ایرو فلائٹ ہے میں کرانس پہنچ رہے ہیں ۔ اوور"۔ رابرٹ نے کہا۔

"اوہ ۔ وہ کن حلیوں میں ہیں ۔ اوور"...... شیفرڈ نے چونک کر پوچھا۔

"ان کا ارادہ ہے کہ وہ راستے میں میک اپ تبدیل کر لیں گے اور لباس بھی اس لئے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کن حلیوں میں ہوں ان کی لانچ کا نمبر اور دوسری تفصیل میں بتا دیتا ہوں۔ لانچ کے ذریعے تم انہیں چیک کر سکتے ہو۔ اوور"...... رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لانچ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"کیوں ۔ انہوں نے ایسا فیصلہ کیوں کیا ہے ۔ کیا انہیں نگرانی کا علم ہو گیا تھا۔ اوور"...... شیفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ حالانکہ میں نے نگرانی کے لئے سیٹلائٹ کے ذریعے کارنس ریز استعمال کی ہیں تاکہ نگرانی کسی صورت چیک نہ ہو سکے لیکن عمران نے نجانے کس طرح اسے چیک کر لیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی بتا دیا کہ نگرانی کارنس ریز کے ذریعے ہو رہی ہے اس لئے اس سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم سمندر میں میک اپ تبدیل کریں کیونکہ کارنس ریز سمندر پر چیکنگ نہیں کر سکتیں۔ گو اس نے ساتھیوں سے یہ کہا تھا کہ وہ میک اپ کے بعد لانچ کو واپس گریٹ لینڈ لے آئیں گے اور کسی ویران ساحل پر اتر جائیں گے اور پھر کسی اور ذریعے سے کرانس جائیں گے لیکن ہم نے ایک اور لانچ کے ذریعے اس لانچ کی نگرانی کی ہے۔ لانچ واپس نہیں آئی اور سیدھی کرانس کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اب وہ آدھے سے زیادہ فاصلہ طے کر

چکے ہیں اس لئے میں نے تمہیں اطلاع دی ہے۔ اوور"...... رابرٹ نے کہا۔

" عمران اور اس کے ساتھی یہاں کیا کرتے رہے ہیں۔ اوور"۔ شیفرڈ نے پوچھا۔

" عمران کے ساتھی تو ہوٹل کے کمروں تک ہی محدود رہے ہیں۔ البتہ عمران مختلف ہوٹلوں میں جا کر مختلف لوگوں سے ملتا رہا ہے لیکن جناب معافی چاہتے ہیں کہ اس نے باتیں ایسے کوڈ میں کی ہیں کہ کوئی بات ہماری سمجھ میں ہی نہیں آسکی۔ اوور"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اوور اینڈ آل"...... شیفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر انتھونی کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ شیفرڈ کالنگ۔ اوور"...... شیفرڈ نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

" یس۔ انتھونی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد انتھونی کی آواز سنائی دی۔

" انتھونی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ سے ایک لانچ میں کرانس پہنچ رہی ہے۔ اوور"...... شیفرڈ نے کہا۔

" اوہ۔ کیا تفصیل ہے۔ اوور"...... انتھونی نے چونک کر کہا تو شیفرڈ نے رابرٹ سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

" ان کے حلیئے وغیرہ۔ اوور"...... انتھونی نے پوچھا۔

" ان کے حلیئے معلوم نہیں ہو سکے کیونکہ گریٹ لینڈ میں رابرٹ نے کارنس ریز کی مدد سے ان کی نگرانی کی تھی لیکن عمران کو اس کا علم ہو گیا اور ان کے درمیان جو بات چیت ہوئی اس کے مطابق عمران نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ ان کی نگرانی کارنس ریز کے ذریعے ہو رہی ہے اس لئے وہ کھلے سمندر میں لباس تبدیل کریں گے اور میک اپ بھی کیونکہ کھلے سمندر میں کارنس ریز کام نہیں کرتیں اس لئے حلیوں کو چھوڑو اور اس لانچ پر پوری توجہ رکھو۔ اوور"۔ شیفرڈ نے کہا۔

" رابرٹ نے کب کال کیا تھا اور لانچ اس وقت کہاں ہو گی۔ اوور"...... انتھونی نے پوچھا۔

" ابھی چند لمحے پہلے رابرٹ کی کال آئی ہے اور رابرٹ نے کال اس وقت کی ہے جب لانچ آدھے سے زیادہ سفر طے کر چکی تھی اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ دو گھنٹوں بعد کرانس کے ساحل پر پہنچیں گے۔ اوور"...... شیفرڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بے فکر رہو۔ تمہارا کام ہو جائے گا۔ اوور"۔ انتھونی نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... شیفرڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ریموٹ کنٹرول اٹھا کر ٹی وی کی آواز اونچی کی اور پھر میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

جدید انداز کی تیز رفتار لانچ خاصی تیز رفتاری سے کرانس کی
طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ لانچ کو تنویر چلا رہا تھا جبکہ عمران او
دوسرے ساتھی عرشے پر موجود تھے۔ وہ ابھی میک اپ کر کے فار
ہوئے تھے۔ تنویر نے بھی میک اپ کر لیا تھا اور یہ میک اپ عمرا
کی جدید ترین ایجاد تھی جسے کسی بھی طریقے سے چیک نہ کیا جا سک
تھا۔

" عمران صاحب آپ نے تو کہا تھا کہ میک اپ تبدیل کر کے ہ
واپس لانچ گریٹ لینڈ کے کسی ویران ساحل پر لے جائیں گے جب
اب آپ ایسا نہیں کر رہے"...... صالحہ نے کہا۔

" کارنس ریز کے ذریعے چونکہ ہماری بات چیت سنی جا رہی تھ
اس لئے میں نے یہ بات کی تھی کیونکہ لامحالہ فوراً اس بارے
رپورٹ کرانس دی جانی تھی۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ وہ پہلے ہما

واپسی کا انتظار کرتے رہیں تاکہ اس دوران ہم کرانس میں داخل ہو جائیں۔ اس کے بعد رپورٹ دی گئی تو اس کا ہم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس لانچ کے بارے میں تفصیلات انہوں نے پہلے ہی کرانس پہنچا دی ہوں اور وہاں اس لانچ کو چیک کئے جانے کے انتظامات ہو چکے ہوں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن بے فکر رہو۔ یہ لانچ وہاں پہنچنے سے پہلے ہی میک اپ کر لے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" لانچ میک اپ کر لے گی۔ کیا مطلب"...... اس بار صفدر نے چونک کر کہا۔

" لانچ مؤنث ہے اس لئے وہ میک اپ کر سکتی ہے۔ البتہ جہاز مذکر ہے اس لئے اس پر کوئی میک اپ نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اور تم جو میک اپ کئے ہوئے ہو کیا تم مؤنث ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" موجودہ دور کے مطابق واقعی ایسا ہی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" موجودہ دور کے مطابق۔ کیا مطلب"...... تقریباً سب نے ہی

چونک کر کہا۔

" پہلے دور میں شوہر واقعی شوہر ہوا کرتا تھا اور بیوی واقعی بیوی ہوتی تھی لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ اب شوہر بیوی بن چکا ہے اور بیوی شوہر۔ دوسرے لفظوں میں مذکر مؤنث بن چکا ہے اور مؤنث مذکر" ۔ عمران نے جواب دیا تو سب کھلکھلا کر ہنس پڑے ۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب سے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور پھر جیسے ہی اس کا بٹن آن کیا تو ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ گراہم کالنگ ۔ اوور"...... بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے۔

" یس ۔ رائٹ اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مسٹر رائٹ ۔ آپ کی لانچ کے بارے میں تفصیل ٹرانسمیٹر کے ذریعے کرانس پہنچا دی گئی ہے ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جس فریکونسی پر کال رسیو کی گئی ہے ۔ وہ فریکونسی آپ نے چیک کی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ معلوم ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فریکونسی کی تفصیل بتا دی۔

" کس نے کال رسیو کی تھی ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" کال رسیو کرنے والے نے اپنا نام شیفرڈ بتایا تھا ۔ اوور"۔ گراہم نے جواب دیا۔

" جس فریکونسی سے کال رسیو کی گئی ہے اس کو دوبارہ چیک کراؤ کہ کال رسیو کرنے کے بعد اس فریکونسی سے کہیں کال کی گئی ہے یا نہیں اور اگر کال ہوئی ہے تو جس فریکونسی پر کال رسیو کی گئی ہے اس جگہ کا نام بھی معلوم کراؤ اور کال رسیو کرنے والے کا نام بھی ۔ یہ بہت ضروری ہے ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" لیکن معاوضہ ڈبل ہو جائے گا مسٹر رائٹ ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم بے فکر رہو ۔ معاوضہ تمہیں مل جائے گا لیکن کام درست ہونا چاہئے ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

" تنویر ۔ لانچ کی رفتار آہستہ کر دو"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لانچ کی رفتار آہستہ کر دی۔

" کیا وہاں گریٹ لینڈ میں انہوں نے تمہاری چیکنگ نہیں کی جو تم ایسے آدمیوں سے ملتے رہے جو ان کی چیکنگ کر رہے" ۔ جولیا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ان کا اصل ٹارگٹ میں ہی تھا لیکن مجھے ہوٹل سے باہر نکلتے ہی

معلوم ہو گیا کہ کارنس ریز سے چیکنگ کی جا رہی ہے کیونکہ کار کے بیک مرر پر بنفشی رنگ کی جھلملاہٹ مجھے صاف دکھائی دے گئی تھی۔ چنانچہ میں محتاط ہو گیا اور اس کے بعد میں مختلف ہوٹلوں میں جا کر ویٹروں سے ملتا رہا اور ان سے میں نے سٹار گیٹ کلب کے بارے میں پوچھا تو ایک ویٹر سے سٹار گیٹ کلب کا فون نمبر مجھے مل گیا۔ چنانچہ وہاں میں نے پبلک فون بوتھ سے بات کی۔ سٹار گیٹ کلب کا مالک گراہم بڑے طویل عرصہ تک افریقہ میں رہا ہے اس لئے وہ افریقی زبان بہت اچھی طرح بولتا ہے۔ میں نے افریقی زبان میں اس سے بات کی اور اسے کارنس ریز چیک کرنے کا کہا اور ساتھ ہی اسے ٹرانسمیٹر کالیں بھی چیک کرنے کا کہہ دیا۔ گراہم نے ایک خفیہ اڈا بنایا ہوا ہے جس میں اس نے انتہائی جدید ترین مشینری نصب کر رکھی ہے اور جس طرح مختلف پارٹیز مخبری کا نیٹ ورک چلاتی ہیں اس طرح گراہم مشینی مخبری کا نیٹ ورک چلاتا ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ جو احکامات آپ نے گراہم کو دیئے ہیں ان سے آپ کیا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"شیفرڈ ڈیوک کا چیف ہے۔ یہ بات پہلے سے مجھے معلوم تھی۔ اب میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے خلاف وہ خود کام کر رہا ہے یا پھر کسی اور گروپ کو ہائر کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کال آ گئی تو عمران نے جیب

ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ گراہم کالنگ۔ اوور"...... گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ رائٹ اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"شیفرڈ نے کال دارالحکومت میں وصول نہیں کی بلکہ کرانس کے ایک دور دراز علاقے ولٹن ٹاؤن کے ٹرنر روڈ پر واقع ایک عمارت جسے نقشے میں ریڈ ہاؤس لکھا گیا ہے وہاں وصول کی ہے اور شیفرڈ نے کال رسیو کرنے کے بعد فوری طور پر ٹرانسمیٹر کال کی ہے جو کرانس کے ریڈ لائن گروپ کے چیف انتھونی نے وصول کی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"انتھونی کے بارے میں کیا تفصیل ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ریڈ لائن گروپ نہ صرف کرانس بلکہ پورے یورپ اور ایکریمیا میں پھیلا ہوا ہے اور ہر قسم کے جرائم میں ملوث ہے۔ اس کا ایک مخصوص سیکشن ہے جسے اے سیکشن کہا جاتا ہے۔ یہ سیکشن انتہائی تجربہ کار سیکرٹ ایجنٹوں پر مبنی ہے۔ اس کی انچارج ایک تجربہ کار یمین سیکرٹ ایجنٹ ہے جس کا نام سوسن ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔

"اس سوسن کا کوئی مخصوص اڈا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"کرانس کا معروف فیلڈ کلب اس کا مخصوص اڈا ہے اور وہ اس کی جنرل مینجر ہے۔اوور"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شیفرڈ نے جو کال انتھونی کو کی ہے اس کی بنیادی بات کیا ہے۔اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"شیفرڈ نے انتھونی کو آپ کی لانچ کی تفصیلات بتائی ہیں اور آپ کو ہلاک کرنے کا کہا ہے۔اوور"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔تھینک یو۔تمہاری رقم پہنچ جائے گی۔اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف دیا۔

"تو یہ ہے سیٹ اپ"...... عمران نے ایک طویل سانس ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ریڈ لائن گروپ ہمارے مقاب آئے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔اس کا بھی صرف اے سیکشن ہے لیکن ہم نے اس اے ٹریس کرنا ہے جو ہمارا اصل ٹارگٹ ہے۔ریڈ لائن یا سوسن ٹارگٹ نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف نے ہمیں کہا ہے کہ اس آلہ کے بارے میں میڈم سے ہی معلوم ہو سکتا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اور کیا بتایا ہے چیف نے۔تم نے مجھے تفصیل تو بتا

نہیں"...... عمران نے جان بوجھ کر چونکتے ہوئے کہا حالانکہ جو کچھ چیف نے انہیں بتایا تھا وہ عمران نے ہی چیف کو بتایا تھا کیونکہ اس نے یہ معلومات گریٹ لینڈ سے ہی حاصل کی تھیں اور بلیک زیرو کو اس نے جو کال کی تھی اس میں اس نے پاکیشیائی زبان میں بات کی تھی تاکہ کارنس ریز سے اگر اس کی باتیں چیک بھی ہو رہی ہوں تو وہ انہیں سمجھ نہ سکیں اور پھر جولیا نے اسے دوبارہ ساری تفصیل بتا دی۔

"چیف نے واقعی مسئلہ ہی حل کر دیا ہے۔مارشل کلب کے سپیشل ایریئے سے واقعی سراغ نکالا جا سکتا ہے۔لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ اس ریڈ لائن گروپ کو ڈاج کیسے دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو انتہائی آسانی سے ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ہم ساحل سے کافی دور لانچ چھوڑ دیں اور یہاں موجود غوطہ خوری کے لباس پہن کر تیرتے ہوئے ساحل پر پہنچ جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔انہوں نے قریب آنے پر لانچ کو سیٹلائٹ پر چیک کرنا ہے اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم لانچ کو دوسرے راستے پر لے جا کر چھوڑ دیں اور وہاں ٹاپو سے ہم کسی فیری میں بیٹھ کر کرانس پہنچ جائیں"۔عمران نے کہا۔

"کس ٹاپو پر"...... صفدر نے پوچھا۔

"گریٹ لینڈ سے کرانس کے لئے جو تفریحی جہاز چلتے ہیں وہ راستے

میں ملبرٹن ٹاپو پر رکتے ہیں۔ یہ ٹاپو بے حد خوبصورت ہے اس لئے
یہاں پر سیاح آتے جاتے رہتے ہیں اور یہاں سے وہ فیری کے ذریعے
گریٹ لینڈ بھی جاتے ہیں اور کرانس بھی“...... عمران نے کہا۔
”اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ وہ لوگ لانچ کو تلاش کرتے رہ جائیں
گے اور ہم کرانس میں داخل بھی ہو جائیں گے“...... صفدر نے کہا
اور پھر تقریباً سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سوسن اپنے مخصوص آفس میں موجود تھی۔ وہ ریڈ لائن گروپ
کے اے سیکشن کی انچارج تھی۔ اس کے سیکشن میں آٹھ افراد تھے اور
مورسن اس کا سیکنڈ انچارج تھا۔ چیف انتھونی نے انہیں پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے بارے میں مشن دیا تھا اور سوسن یہ مشن ہر حال
میں مکمل کرنا چاہتی تھی کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً
عمران کے بارے میں اس نے بہت کچھ سن رکھا تھا۔ اس گروپ میں
آنے سے پہلے وہ ایکریمیا، گریٹ لینڈ اور کرانس کی بہت سی سیکرٹ
تنظیموں میں کام کر چکی تھی اور ایک مشن میں جب وہ ایک سرکاری
ایجنسی ریالا میں تھی تو اس کا واسطہ عمران سے پڑ گیا تھا اور گو آخری
لمحے تک سوسن یہی سمجھتی رہی تھی کہ اس نے عمران کو شکست دے
دی ہے لیکن آخری لمحات میں اسے پتہ چلا کہ عمران مشن مکمل کر
کے واپس پاکیشیا بھی جا چکا ہے جبکہ اس کے حصے میں انتہائی

شرمناک شکست آئی ہے تو کئی روز تک اس کا ذہن مفلوج سا رہا اور اس نے ریالا سے استعفیٰ بھی اسی شکست کی وجہ سے دیا تھا اور اب اس کے چیف انتھونی نے جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام لیا تو وہ واقعی اچھل پڑی ۔ اس کے ذہن میں ریالا والی انتہائی شرمناک شکست آ گئی تھی اور اسے یقین تھا کہ اس بار وہ نہ صرف اپنے مشن میں کامیاب رہے گی بلکہ اس عمران سے بھی پورا پورا انتقام لے سکے گی ۔ چنانچہ اس نے اپنے آدمی ساحل پر پہنچا دیئے تھے اور خود اس نے ایک ایسی کمپنی سے رابطہ کیا تھا جو سیٹلائٹ کے ذریعے سمندر کی نگرانی کرتی تھی ۔ سوسن نے انہیں لانچ کی تفصیل بتائی اور کہا کہ جب لانچ کرانس کے ساحل کے قریب پہنچے تو اسے اطلاع دی جائے ۔ اس نے لانچ میں موجود افراد کی تصویریں بھی مانگی تھی اور اس وقت وہ آفس میں بیٹھی اس اطلاع کا انتظار کر رہی تھی کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس سوسن بول رہی ہوں " ...... سوسن نے کہا ۔

" لارج چیکنگ کمپنی سے پال بول رہا ہوں " ...... ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے لانچ کے بارے میں " ...... سوسن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا ۔

" میڈم ۔ آپ نے جس لانچ کو چیک کرنے کا حکم دیا تھا وہ لانچ

ملبرٹن ٹاپو کی طرف جاتی ہوئی چیک کی گئی ہے ۔ اس لانچ میں چھ افراد سوار ہیں ۔ دو عورتیں اور چار مرد اور سب کرانسی ہیں " ۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" ملبرٹن ٹاپو کی طرف کیوں ۔ اسے تو کرانس آنا چاہئے تھا " ۔ سوسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" وہ کرانس کی طرف ہی بڑھ رہے تھے لیکن پھر اچانک انہوں نے لانچ کا رخ ملبرٹن ٹاپو کی طرف کر دیا ۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ وہ فیری کے ذریعے کرانس پہنچنا چاہتے ہیں " ...... پال نے کہا تو سوسن ایک بار پھر چونک پڑی ۔

" کیا آپ کی کمپنی انہیں چیک کر سکتی ہے " ...... سوسن نے کہا ۔

" اس کے لئے مزید معاوضہ دینا ہو گا آپ کو " ...... پال نے کہا ۔

" معاوضے کی فکر مت کرو " ...... سوسن نے تیز لہجے میں کہا ۔

" یس میڈم ۔ ہم ٹاپو سے چیک کر سکتے ہیں ۔ ٹاپو پر ہمارا سب سیکشن موجود ہے " ...... پال نے کہا ۔

" تو پھر اس فیری کے بارے میں مجھے مکمل معلومات مہیا کرو اور ساتھ ہی ان کے حلیئے بھی ۔ معاوضہ دوگنا ملے گا " ...... سوسن نے کہا ۔

" اوکے ۔ میں آپ کو رپورٹ دے دوں گا " ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوسن نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے

تھے کیونکہ اب وہ آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتی تھی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سوسن بول رہی ہوں"...... سوسن نے کہا۔

"پال بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے پال کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... سوسن نے ایک بار پھر اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے مطلوبہ افراد بٹر فلائی نامی فیری پر کرانس کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ فیری دو گھنٹے میں ساحل پر پہنچ جائے گی"...... پال نے کہا۔

"ان کے حلیوں کی تفصیل بتاؤ"...... سوسن نے کہا تو پال نے تفصیل بتا دی۔

"گڈ۔ تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا"...... سوسن نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فکس فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکالا کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھ اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سوسن کالنگ۔ اوور"...... سوسن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ مورسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا اور یہ سوسن کا نائب تھا۔

"مورسن۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد اب لانچ پر نہیں آ رہے بلکہ وہ لانچ چھوڑ کر ملبرٹن ٹاپو پر پہنچے اور اب وہاں سے فیری کے ذریعے ساحل پر پہنچ رہے ہیں۔ اوور"...... سوسن نے کہا۔

"اوہ میڈم۔ پھر انہیں کیسے چیک کیا جائے۔ اوور"۔ مورسن نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اس فیری کا نام بٹر فلائی ہے اور ان لوگوں کے حلیوں کی تفصیل بھی سن لو۔ اوور"...... سوسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیوں کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ پھر تو انہیں آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ لیکن میڈم۔ کیا گھاٹ پر ہی ان پر فائر کھول دیا جائے۔ وہاں تو پولیس بھی ہو گی اور عام لوگ بھی۔ اوور"...... مورسن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ پولیس کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ ٹھیک ہے۔ ان کی اس انداز میں نگرانی کرو کہ وہ اس نگرانی کو چیک نہ کر سکیں اور پھر یہ جس ہوٹل میں رہیں وہاں ان کے کمروں کی تفصیل معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو۔ پھر میں مزید احکامات دوں گی۔ اوور"۔ سوسن نے کہا۔

"یس میڈم۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سوسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر تقریباً دو تین گھنٹوں کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سوسن نے ہاتھ بڑھا

کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سوسن نے کہا۔

"مورسن بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے مورسن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... سوسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ وڈکاک کالونی کی کوٹھی نمبر ستائیس میں موجود ہیں میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سوسن بے اختیار اچھل پڑی۔

"وڈکاک کالونی کی کوٹھی نمبر ستائیس۔ کیا یہ کوٹھی انہوں نے پہلے سے بک کرائی ہوئی تھی"...... سوسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس کا تو خیال تھا کہ یہ لوگ کسی ہوٹل میں ٹھہریں گے۔

"یس میڈم۔ ان میں سے ایک شخص نے جو ان کا لیڈر معلوم ہوتا ہے ساحل پر موجود پبلک فون بوتھ سے کال کی اور پھر وہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر اس کوٹھی میں پہنچ گئے اور ابھی تک اس کوٹھی میں موجود ہیں"...... مورسن نے کہا۔

"تمہارے ساتھ کون کون ہے"...... سوسن نے پوچھا۔

"ٹیری اور بلیک میرے ساتھ ہیں"...... مورسن نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی میں بے ہوش کرنے والی گیس فائر کرو اور جب یہ لوگ بے ہوش ہو جائیں تو اسٹیشن ویگن کے ذریعے انہیں فاک پوائنٹ پر پہنچا کر کرسیوں میں جکڑ دو۔ میں فاک کو کہہ دیتی ہوں کہ

انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلے جانا"...... سوسن نے کہا۔

"کیا آپ نے انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کا ارادہ تبدیل کر دیا ہے میڈم"...... مورسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں انہیں ان کے شایان شان موت دینا چاہتی ہوں"۔ سوسن نے کہا۔

"یس میڈم۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... مورسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا رابطہ ختم ہو گیا تو سوسن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ فاک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت اور کھردری سی آواز سنائی دی۔

"سوسن بول رہی ہوں"...... سوسن نے کہا۔

"اوہ۔ یس میڈم۔ حکم"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"مورسن۔ چھ افراد کو فاک پوائنٹ پر لا رہا ہے تم نے ان افراد کو سپیشل کرسیوں پر جکڑ دینا ہے اور پھر مجھے فون پر اطلاع دینی ہے۔ میں خود فاک پوائنٹ پر پہنچ کر ان کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گی"۔ سوسن نے کہا۔

"یس میڈم۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے ان کا خصوصی

خیال رکھنا"...... سوسن نے کہا۔

"یس میڈم۔آپ بے فکر رہیں"...... فاک نے کہا تو سوسن نے رابطہ ختم کر کے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کرانس کے دارالحکومت کی وڈکاک کالونی کی ایک رہائشی کوٹھی میں موجود تھا۔ وہ سب مل کر مارشل کلب کے سپیشل ایریئے میں جانے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک صالحہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی تو سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے سامنے والی کھڑکی کے شیشے پر ٹی ایس ریز کی ملٹی کلر جھلک دیکھی ہے"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ صفدر۔ تمہارے پاس بے ہوشی سے بچنے والی گولیاں ہیں۔ جلدی کرو اور سب دو دو گولیاں کھا لو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا تو صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ایک شیشی نکالی اور اسے کھول کر اس نے سب ساتھیوں

کے ہاتھوں پر دو دو گولیاں رکھیں اور خود بھی دو گولیاں اس نے اپنے منہ میں ڈال لیں ۔ چھوٹی چھوٹی گولیاں جلد ہی ان کے حلق سے نیچے اتر گئیں اور صفدر نے شیشی بند کر کے دوبارہ جیب میں رکھ لی۔

"عمران صاحب ۔ ٹی ایس ریز تو چیکنگ ریز ہوتی ہیں ۔ پھر یہ بے ہوشی سے بچنے والی گولیاں آپ نے ہمیں کیوں کھلا دی ہیں" ۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ یہ ریز عام نگرانی کرنے والے ایجنٹ استعمال نہیں کرتے اور یہ صالحہ کی ذہانت ہے کہ وہ شیشے پر ملٹی کلر عکس کی جھلک دیکھتے ہی سمجھ گئی کہ یہ ٹی ایس ریز کی جھلک ہے ورنہ تو اسے چیک کرنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ چیکنگ ریڈ لائن گروپ کا اے سیکشن کر رہا ہے کیونکہ اے سیکشن تجربہ کار سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ہے اور سیکرٹ ایجنٹوں کی فطرت ہے کہ وہ چیکنگ کے بعد بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیتے ہیں اور جب ان کے دشمن بے ہوش ہو جاتے ہیں تو پھر ان کی مرضی ہے کہ وہ انہیں بے ہوشی کے دوران گولیاں مار کر ہلاک کر دیں یا زنجیروں میں جکڑ کر ہوش میں لا کر گولیاں مار دیں" ...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم نہیں چاہتے کہ ہم بے ہوش ہوں" ...... جولیا نے کہا۔

"ہاں ۔ اس لئے کہ اے سیکشن کی انچارج سوسن ہے اور سوسن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ چاہے تو ملکہ حسن کا ایوارڈ گھر بیٹھے

وصول کر لے ۔ اب تم خود سوچو کہ ملکہ حسن کا سامنا کرتے ہوئے میں بے ہوش پڑا رہوں تو پھر زندگی کس کام کی" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

"لیکن پھر تم نے خود اکیلے ہی یہ گولیاں کیوں نہیں کھائیں بلکہ سب کو کھلا دی ہیں" ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ تم بھی میری قسمت پر رشک کر سکو" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ ظاہر ہے وہ پیچھے رہنے والوں میں سے کہاں تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی باہر سے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں ۔

"ملکہ حسن کی آمد پر بگل بجنے لگ گئے ہیں اس لئے رعب حسن کے پیش نظر واقعی بے ہوش ہو جاؤ اور سنو ۔ اگر یہ لوگ فائر کرنے کا ارادہ کریں تو پھر تم خود بہتر سمجھتے ہو کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے اور اگر یہ ہمیں کہیں لے جانا چاہیں تو ہم اطمینان سے لیٹے رہیں گے ۔ لیکن یہ خیال رکھنا ہے کہ کرسیوں پر جکڑے جانے سے پہلے ہم نے اس جگہ پر قبضہ کرنا ہے" ...... عمران نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں ۔ اس نئے حکم سے پہلے تو تم خاموشی سے کرسیوں میں جکڑے جاتے تھے ۔ اب کیا ہوا ہے" ...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے کہ یہ گروپ سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ہے اس لئے انہوں نے یقیناً سپیشل کرسیاں رکھی ہوں گی ۔ عام

مجرموں کی طرح سادہ راڈز والی کرسیاں نہیں ہوں گی"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے اور اس کے ساتھ ہی باہر سے گیٹ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"تمام لوگ مصنوعی طور پر بے ہوش ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم کرسی پر اس طرح ڈھیلا پڑ گیا جیسے واقعی وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہو گیا ہو۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازے میں سے ایک آدمی اندر داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اس نے ایک مرتبہ کمرے میں موجود افراد کو دیکھا اور پھر واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے کسی بڑی گاڑی کی کوٹھی کے اندر داخل ہونے کی آواز سنائی دی اور پھر دو آدمی کمرے میں داخل ہوئے۔

"انہیں اٹھاؤ اور اسٹیشن ویگن میں ڈال دو۔ جلدی کرو"۔ ایک آدمی نے کہا تو دوسرا آدمی تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا اور اس نے جولیا کو کاندھے پر لادا اور باہر چلا گیا اور پھر واپس آکر اس نے صالحہ، عمران اور اس کے ساتھیوں کو باری باری اسٹیشن ویگن کے عقبی حصہ میں ڈال دیا اور اسٹیشن ویگن اس کوٹھی سے نکل کر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"مورس۔ یہ تو بالکل بھی خطرناک نہیں ہیں جبکہ میڈم تو کہہ رہی تھیں کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں"۔ ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے کہا۔

"یہ اطمینان کی وجہ سے مار کھا گئے ہیں ورنہ شاید اتنی آسانی سے یہ کام نہ ہو سکتا کیونکہ انہوں نے ملبرٹن ٹاپو پر لانچ چھوڑ دی تھی اور پھر فیری کے ذریعے کرانس پہنچے تھے۔ اب ان کو کیا معلوم تھا کہ میڈم نے سیٹلائٹ کے ذریعے سمندر پر بھی ان کی نگرانی کرائی ہو گی"...... دوسری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس طرح ٹریس ہو گئے ہیں حالانکہ اپنی طرف سے انہوں نے جو لائحہ عمل اختیار کیا تھا ان کا خیال تھا کہ انہیں چیک نہ کیا جا سکے گا لیکن عمران کو یہ اندازہ ہی نہیں تھا کہ یہ گروپ اس قدر ایڈوانس سائنسی مشینری استعمال کرے گا اس لئے اس نے ٹی ایس ریز کا معلوم ہوتے ہی بے ہوشی سے بچنے والی گولیاں استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں وہ مزید جدید مشینری کی وجہ سے بے بس نہ ہو جائیں۔ ویسے اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ پہلے اس اے سیکشن کا خاتمہ کرے گا اور پھر شیفرڈ کو اس کے بل سے نکال کر اس کا بھی خاتمہ کرے گا تاکہ یہاں کرانس میں وہ آسانی سے ایس وی آلے کے لئے کام کر سکے۔ اسٹیشن ویگن کافی دیر تک مختلف سڑکوں سے ہوتی ہوئی ایک جگہ پر رک گئی اور پھر تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسٹیشن ویگن حرکت میں آگئی اور پھر کچھ آگے جا کر رک گئی تو ڈرائیونگ سیٹ سے دو آدمی مختلف سمتوں سے نیچے اتر گئے۔

"چلو اٹھو۔ صرف ایک کو زندہ رکھنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر جیسے ہی اسٹیشن ویگن کا عقبی دروازہ کھلا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے دروازہ کھولنے والا آدمی چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے بھی اچھل کر نیچے چھلانگ لگا دی۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ ویگن کی سائیڈوں سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا لیکن عمران اس دوران پسٹل نکال چکا تھا۔ چنانچہ نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی گولیاں کھا کر نیچے گرا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ویگن کی عقبی سائیڈ میں چھپے ہوئے آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ اسی لمحے ویگن کی دوسری طرف سے بھی مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور ایک آدمی نیچے گر گیا۔ یہ فائرنگ تنویر نے کی تھی۔ عمران تیزی سے اس آدمی کی طرف بڑھا جو برآمدے کی سیڑھیوں کے قریب گرا تڑپ رہا تھا کیونکہ اس کے پیٹ میں گولیاں لگی تھیں۔ عمران نے اس تڑپتے ہوئے آدمی کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ جلدی بتاؤ۔ جلدی"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فاک۔ میرا نام فاک ہے۔ میں میڈم کو فون کرنے گیا تھا کہ ویگن آ گئی ہے"...... اس آدمی نے رک رک کہا اور پھر عمران نے

اس سے تمام تفصیل معلوم کر لی۔

"اس پوائنٹ کو فاک پوائنٹ کہا جاتا تھا اور یہاں فاک اپنے دو ساتھیوں سمیت مستقل طور پر رہتا تھا۔ سوسن نے اسے کہا تھا کہ مورسن اور اس کے ساتھی سیکرٹ ایجنٹوں کو لے کر آ رہے ہیں اور جیسے ہی وہ پہنچیں انہیں بلیک روم میں کرسیوں پر جکڑ کر اسے فون کرے۔ چنانچہ فاک میڈم کو فون کرنے گیا تھا اور جیسے ہی اطلاع دے کر اس نے رسیور رکھا باہر سے مشین گن کی فائرنگ کی آواز سنائی دی اور وہ برآمدے سے باہر آیا ہی تھا کہ ہٹ ہو گیا۔ عمران نے اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر اس کا خاتمہ کر دیا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا عمارت میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پوری عمارت کا راؤنڈ لگا چکا تھا۔ یہاں اسلحہ بھی تھا اور میک اپ کا سامان بھی اور مختلف سائز کے لباس بھی۔ بلیک روم میں مخصوص انداز کی کرسیاں موجود تھیں اور عمران ان کرسیوں کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ کرسیاں واقعی سپیشل ٹائپ کی تھیں اور ان کو آف کرنے کا سسٹم علیحدہ کمرے میں تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ جگہ آبادی سے ہٹ کر ہے"...... صفدر نے عمران کو برآمدے میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔

"ان لاشوں کو ایک طرف ڈال دو۔ اب وہ ملکہ حسن سوسن آئے گی اور ہم نے اس کا استقبال کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں اسے دیکھتے ہی گولی مار دوں گی"...... جولیا نے یکلخت

غصیلے لہجے میں کہا تو سب چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگے اور جولیا کا فقرہ سن کر عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"بے شک مار دینا۔ ایک ملکہ حسن کی موجودگی میں دوسری کو جرأت کیسے ہوئی ملکہ حسن بننے کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت چمک سی آ گئی۔

"تم نے پھر وہی چرخہ چلا دیا ہے۔ نانسنس"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ پھاٹک کون کھولے گا۔ ہو سکتا ہے کہ سوسن اپنے ساتھیوں سمیت آئے"...... صفدر نے کہا۔

"تنویر پھاٹک کھولے گا اور خود پھاٹک سے ہٹ کر اوٹ میں رہے گا اور ہم سب یہاں اوٹ میں رہیں گے۔ صرف اس سوسن کو زندہ رکھنا ہے باقی افراد کو گولیوں سے اڑا دینا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ سوسن کو کیوں زندہ رکھنا ہے"...... جولیا نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ سوسن اے سیکشن کی انچارج ہے اور اے سیکشن صرف دو چار افراد پر مشتمل نہیں ہو گا۔ سوسن کے ذریعے اس پورے سیکشن کو ختم کیا جا سکتا ہے"...... عمران کی بجائے صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ان سب نے مختلف ستونوں اور سائیڈوں کی اوٹ لے لی جبکہ تنویر پھاٹک کے

پاس کھڑا ہو گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد پھاٹک سے باہر کار رکنے کی آواز سنائی دی اور پھر تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا گیا تو عمران نے تنویر کو پھاٹک کھولنے کا اشارہ کیا اور تنویر نے پھاٹک کا بڑا کنڈا ہٹا کر پھاٹک کھول دیا۔ اسٹیشن ویگن وہ پہلے ہی ایک سائیڈ پر لگا چکے تھے۔ پھاٹک کھلتے ہی سیاہ رنگ کی کار اندر داخل ہوئی تو تنویر نے پھاٹک بند کر دیا۔ عمران نے دیکھا کہ ڈرائیونگ سیٹ پر باقاعدہ یونیفارم میں ملبوس ڈرائیور تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اسے دیکھتے ہی عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ سوسن سے تو وہ ایک بار بھرپور انداز میں ٹکرا بھی چکا ہے۔ جیسے ہی کار پورچ میں آ کر رکی تو یکلخت مشین گن کی تڑتڑاہٹ سنائی دی اور کار کا ڈرائیور جو سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے ہوا تھا یکلخت چیختا ہوا سائیڈ سیٹ پر گرا اور اس کی کھوپڑی ٹکڑوں میں بکھر گئی۔ فائرنگ کے ساتھ ہی کار کے اندر بیٹھی ہوئی سوسن بے اختیار اچھل کر باہر آئی ہی تھی کہ یکلخت صفدر قریبی ستون کی اوٹ سے نکل کر اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے سوسن چیختی ہوئی ہوا میں اچھل کر کچھ دور فرش پر گری اور نیچے گر کر اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسری بار وہ ساکت ہو گئی تو صفدر تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے جھک کر ایک ہاتھ سوسن کے سر پر اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر سیدھا ہو گیا۔

"صفدر۔ اسے اٹھا کر اندر بلیک روم میں لے جاؤ اور کرسی میں جکڑ دو۔ کیپٹن شکیل تمہاری مدد کرے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جھک کر سوسن کو اٹھایا اور کاندھے پر ڈال لیا اور اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے بڑھ گیا۔

"تنویر۔ تم یہیں رہو گے اور باہر کا خیال رکھو گے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی تمہارے ساتھ یہاں رہیں گے"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"تم دونوں میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے جولیا اور صالحہ سے کہا اور پھر وہ تینوں ایک ساتھ بلیک روم میں پہنچ گئے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل کو اس نے واپس بھیج دیا۔

"تم نے کچھ نوٹ کیا ہے صالحہ"...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب"...... صالحہ نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صفدر نے کس طرح سوسن کو بے ہوش کیا ہے۔ اب آگے تم خود سوچ لو"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اگر صفدر کی جگہ آپ ہوتے تو کیا کرتے عمران صاحب"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں سوسن کی کار کا دروازہ کھولتا اور اسے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتا اور پھر جیب سے بے ہوش کرنے والا سرخ رومال نکال کر نفاست سے اس کی ناک پر لگاتا اور جب وہ بے ہوش ہو کر میری

باہوں میں جھول جاتی تو میں سے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر اسے یہاں لا کر کرسی پر بیٹھا دیتا جبکہ صفدر نے تو اس کو ایسے پٹخا ہے جیسے وہ عورت ہی نہ ہو۔ غضب خدا کا کچھ تو خواتین کا احترام ہونا چاہئے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے ہوش میں لاتی ہوں اور لے جا کر واپس کار میں بٹھا دیتی ہوں۔ تم جو کچھ کہہ رہے ہو ویسے کر کے دکھاؤ۔ بس تمہیں صرف باتیں ہی کرنی آتی ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جولیا تمہاری بات درست ہے۔ یہ ویسے ہی کرتے جیسے صفدر نے کیا ہے۔ مرد ہوتے ہی ایسے ہیں"...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے اس طرح اثبات میں سرہلا دیا جیسے صالحہ نے اس کے دل کی بات کر دی ہو۔

"مرد تو ہوتے ہی ایسے ہیں۔ اس سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ مرد تو مرد ہی ہیں۔ اب عورت ہونے سے تو رہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم اسے ہوش میں لے آؤ۔ فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کرو"...... جولیا نے کہا۔

"جو حکم جناب۔ ہم تو بس حکم کے غلام ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوسن کی طرف بڑھ گیا۔

"خبردار۔ کیا اب تم اس تھرڈ کلاس عورت کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے ہوش میں لاؤ گے۔ صالحہ تم جاؤ"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں

کہا تو عمران مسکراتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ صالحہ مسکراتی ہوئی سوسن کی طرف بڑھ گئی اور پھر اس نے سوسن کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد سوسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو صالحہ نے ہاتھ ہٹا لئے اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد سوسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر رہ گئی کیونکہ وہ راڈز میں جکڑی ہوئی تھی۔

"تم۔ تم کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ تم کون ہو"...... سوسن نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوسن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم عمران۔ اوہ۔ مگر۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم تو۔" سوسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا لیکن پھر وہ اچانک خاموش ہو گئی۔

"تمہارے آدمی مورسن نے جدید ٹی ایس ریز سے ہماری رہائش گاہ چیک کی تو میری ایک ساتھی نے ان ریز کو چیک کر لیا اور ہم بے ہوشی سے بچنے والی مخصوص گولیاں کھا لیں اور پھر بے ہوشی انداز میں گر گئے تو مورسن اور اس کے ساتھیوں کو یہ احساس بھی نہ ہو سکا کہ ہم بے ہوشی کی اداکاری کر رہے ہیں۔ چنانچہ وہ ہمیں

اسٹیشن ویگن میں ڈال کر یہاں لے آئے اور ہم نے یہاں پہنچتے ہی فاک سمیت یہاں موجود سب افراد کا خاتمہ کر دیا"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مگر فاک نے تو مجھے خود کال کی تھی"...... سوسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فاک تمہیں اطلاع دینے کے بعد جیسے ہی برآمدے میں پہنچا تو ہم نے اسے بھی ختم کر دیا"...... عمران نے کہا تو سوسن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں ایک بار پھر تم سے شکست کھا چکی ہوں حالانکہ میں سوچ رہی تھی کہ اس بار تم سے اپنی سابقہ شکست کا بھرپور انداز میں انتقام لوں گی لیکن شاید قسمت کی دیوی تم پر مہربان ہے"...... سوسن نے شکست خوردہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم بے شک مجھ سے انتقام لیتی رہنا مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور ویسے بھی میرا تم سے براہ راست ٹکراؤ نہیں ہے اس لئے ضروری نہیں کہ تم اب اس حالت میں پہنچ گئی تو تمہیں ہلاک کر دیا جائے۔ البتہ اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو اپنے سیکشن کے آدمیوں کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تمہارے خلاف کارروائی کا سکوپ ہی کیا رہ

گیا ہے ۔ مجھے آزاد کر دو ۔ میں فون کر دیتی ہوں اور یہ میرا وعدہ کہ اب اے سیکشن تمہارے آڑے نہیں آئے گا"...... سوسن نے کہا۔

" فون نمبر بتاؤ میں تمہاری بات کراتا ہوں "...... عمران نے کہا تو سوسن نے فون نمبر بتا دیا ۔ عمران نے جولیا کو اشارہ کیا تو جولیا نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور فون اٹھا کر وہ سوسن کے قریب پہنچی اور رسیور سوسن کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" یس "...... بھاری اور مردانہ لہجے میں کہا گیا۔

" سوسن بول رہی ہوں رابرٹ ۔ فاک پوائنٹ سے "...... سوسن نے کہا۔

" یس میڈم "...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف تمام کارروائی فوری طور پر بند کر دو "...... سوسن نے کہا۔

" کیا وہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں میڈم "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہاں "...... سوسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے میڈم "...... دوسری طرف سے اطمینان بھرے لہجے میں

کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے رسیور سوسن کے کان سے ہٹا کر کریڈل پر رکھ دیا اور واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی ۔ فون اس نے سائیڈ پر موجود تپائی پر رکھ دیا تھا۔

" رابرٹ اب چیف انتھونی کو رپورٹ دے گا اور چیف انتھونی لازماً یہاں فون کرے گا"...... سوسن نے کہا۔

" اگر تم اسے بتا دو کہ ہم لوگ ہلاک ہو چکے ہیں تو پھر وہ کیسے رپورٹ دے گا"...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے یہ سب کچھ معلوم نہیں ہے ۔ وہ انتہائی وہمی اور سخت آدمی ہے"...... سوسن نے کہا۔

" تم اسے خود فون کر لو "...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ اگر میں نے اسے فون کر دیا تو وہ بلاوجہ وہم میں پڑ جائے گا "...... سوسن نے جواب دیا۔

" کیا وہ تم پر بھی شک کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن اسے مطمئن کرنا بے حد مشکل کام ہے ۔ وہ بال کی کھال اتارنے کا عادی ہے"...... سوسن نے کہا۔

" کیا اس نے وائس چیکنگ کمپیوٹر نصب کیا ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" وائس چیکنگ کمپیوٹر ۔ اوہ نہیں ۔ مگر کیوں "...... سوسن نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" گڈ "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے

که مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" اس کا منہ بند کر دو "...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا
انتہائی تیزی سے سوسن کی طرف بڑھ گئی اور پھر اس نے جیب سے
رومال نکال کر سوسن کے منہ میں ٹھونس دیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا
کر رسیور اٹھا لیا۔

" فاک بول رہا ہوں "...... عمران نے فاک کے لہجے میں بات
کرتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی سوسن کی آنکھیں حیرت سے
پھیلتی چلی گئیں۔

" انتھونی بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ایک سخت
کرخت سی آواز سنائی دی۔

" یس چیف۔ حکم چیف "...... عمران نے فاک کی آواز اور
میں بات کرتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" سوسن کہاں ہے "...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا
گیا۔

" میڈم یہاں موجود ہیں چیف "...... عمران نے مؤدبانہ لہجے
کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہلاک ہو چکے ہیں یا نہیں
دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس چیف۔ میڈم نے انہیں خود اپنے ہاتھوں سے گولیاں
ہیں "...... عمران نے جواب دیا۔

" کتنے لوگ تھے اور کیسے تمہارے پوائنٹ پر پہنچے "...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

" چیف۔ مجھے میڈم نے فون کر کے کہا کہ مورسن چھ افراد کو بے
ہوشی کے عالم میں اسٹیشن ویگن پر لا رہا ہے۔ انہیں راڈز میں جکڑ کر
مجھے اطلاع دی جائے۔ چنانچہ جب مورسن انہیں لے کر آیا تو میں
نے میڈم کو کال کی تو وہ خود یہاں پہنچ گئی اور پھر میک اپ واشر سے
ان لوگوں کے میک اپ واش کئے گئے۔ ان میں ایک لڑکی سوئس
نژاد تھی جبکہ چار مرد اور ایک لڑکی ایشیائی تھے۔ پھر میڈم نے انہیں
مشین گن سے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا "...... عمران نے تفصیل
سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تو اب سوسن وہاں کیوں رکی ہوئی ہے "...... انتھونی نے کہا۔

" چیف۔ میڈم ان کی تلاشی لے رہی ہے۔ ان میں سے ایک
شخص کی جیب سے نقشہ ملا ہے جس پر کچھ لکھا ہوا ہے۔ میڈم اسی
نقشے کو دیکھ رہی ہیں "...... عمران نے جواب دیا۔

" اوکے۔ سوسن سے میری بات کراؤ۔ جلدی "...... انتھونی نے
کہا۔

" یس چیف "...... عمران نے کہا اور پھر کچھ دیر بعد اس کے منہ
سے سوسن کی آواز نکلی تو سامنے بیٹھی ہوئی سوسن کی حیرت سے پھیلی
ہوئی آنکھیں مزید پھیلتی چلی گئیں۔

" فاک کہاں ہے "...... انتھونی نے کہا۔

"میرے پاس موجود ہے چیف" ...... عمران نے سوسن کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اسے باہر بھیج دو" ...... انتھونی نے کہا۔

"فاک تم باہر جاؤ" ...... عمران نے سوسن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"وہ باہر چلا گیا ہے چیف" ...... چند لمحوں بعد عمران نے کہا۔

"تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ان کی رہائش گاہ میں ہلاک کرنے کی بجائے یہاں فاک پوائنٹ پر لانے کا کیوں حکم دیا تھا"۔ انتھونی نے سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں ان کے میک اپ واش کرنا چاہتی تھی تاکہ شک کی کوئی گنجائش نہ رہے" ...... عمران نے سوسن کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا انہیں ہوش میں لایا گیا تھا" ...... انتھونی نے پوچھا۔

"نہیں چیف" ...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا ان کی تلاشی سے کچھ معلوم ہوا" ...... انتھونی نے کہا۔

"یس چیف۔ عمران کی جیب سے کرانس کا تفصیلی نقشہ ملا ہے جس کے نیچے کالی پٹی پر کسی کوڈ زبان میں کچھ لکھا ہوا ہے۔ میں نے انتہائی کوشش کی ہے کہ اسے پڑھ سکوں لیکن میں اسے پڑھ نہیں سکی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم وہ نقشہ مجھے بھجوا دو میں اسے کسی ماہر سے پڑھوا لوں گا"

انتھونی نے اس بار انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے رسیور رکھ دیا۔ جولیا نے سوسن کے منہ سے رومال نکالا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ سوسن نے لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"تم۔ تم۔ کیا تم جادوگر ہو" ...... سوسن نے حیرت کی شدت سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ تم یہ بتاؤ کہ مارشل کلب کے سپیشل ایریا کی انچارج مس جینی سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں" ...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو اور تمہارا جینی سے کیا تعلق ہے"۔ سوسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ کیا تم بتا سکتی ہو کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہو گی" ...... عمران نے کہا۔

"وہ اس وقت اپنی رہائش گاہ پر ہو گی کیونکہ وہ رات کو کلب جاتی ہے اور پھر پوری رات کلب میں ہی گزارتی ہے" ...... سوسن نے جواب دیا۔

"کہاں ہے اس کی رہائش گاہ" ...... عمران نے پوچھا۔

"نیو پارک کالونی میں گرین ہاؤس۔ اس پوری کالونی میں سب سے شاندار کوٹھی ہے" ...... سوسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میری ملاقات تو اس سے کلب میں ہوتی ہے۔ میں صرف ایک بار اس کی رہائش گاہ پر گئی تھی"...... سوسن نے جواب دیا۔

"او کے"...... عمران نے صالحہ اور جولیا کو مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران کے اٹھتے ہی صالحہ اور جولیا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"کیا مطلب۔ تم لوگ کہاں جا رہے ہو"...... سوسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا جواب تمہیں یہ دونوں دیں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد جولیا اور صالحہ بھی باہر آ گئیں۔

"کیا ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی جس کا تم نے اشارہ کیا تھا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ اس دوران اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

"اب کیا کرنا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"نیو پارک کالونی میں ایک کوٹھی ہے گرین ہاؤس۔ اس میں ایک صنف نازک رہتی ہے جس کا نام جینی ہے اور ہم نے جینی

معلومات حاصل کرنی ہیں کہ جس روز کرانس کے صدر مارشل کلب کے سپیشل ایریئے میں گئے تھے تو وہاں انہوں نے کن کن لوگوں سے ملاقات کی تھی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ ایس وی آلے کا علم صرف صدر صاحب کو ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے اور ایس وی کی تلاش ہی ہمارا اصل مشن ہے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

شیفرڈ اپنے مخصوص کمرے میں موجود ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شیفرڈ نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... شیفرڈ نے کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے انتھونی کی آواز سنائی دی تو شیفرڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا ختم ہو گئے پاکیشیائی لوگ" ...... شیفرڈ نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو ختم نہیں ہوئے البتہ اے سیکشن کی سوسن اور اس کے ساتھی ان لوگوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہیں۔ فاک پوائنٹ انچارج فاک اور اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو چکے ہیں" ...... دوسری

طرف سے کہا گیا تو شیفرڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ سوسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیسے۔ کیا مطلب" ...... شیفرڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ سوسن کو ذاتی طور پر جانتا تھا۔

"مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے انچارج نے اطلاع دی کہ سوسن نے اسے فون کر کے بتایا ہے کہ پاکیشیائی لوگوں کے خلاف تمام کارروائی بند کر دی جائے کیونکہ وہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ تفصیلات پوچھنے پر اس نے بتایا کہ پاکیشیائی لوگوں کی رہائش گاہ کو مورسن نے ٹریس کر لیا تھا اور پھر سوسن کے حکم پر انہیں بے ہوش کر کے فاک پوائنٹ پہنچایا گیا اور سوسن خود بھی وہاں پہنچ گئی۔ سوسن سے میری بات ہوئی تو اس نے مجھے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ایک گھنٹے بعد جب میں نے دوبارہ فاک کو فون کیا تو وہاں سے فون اٹنڈ نہ کیا گیا تو مجھے بے حد حیرت ہوئی۔ میں نے فاک پوائنٹ پر اپنا آدمی بھیجا تو اس نے مجھے رپورٹ دی کہ سوسن کو راڈز والی کرسی میں جکڑا گیا ہے اور اسی حالت میں اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ مورسن، فاک اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی وہاں موجود ہیں" ...... انتھونی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم تو کہہ رہے ہو کہ تمہاری فاک سے بات ہوئی ہے اور اب کہہ رہے ہو کہ فاک کو بھی ہلاک کر دیا گیا

ہے"...... شیفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آ رہی ۔ بہرحال میں نے اب ہاروے کو اے سیکشن کا انچارج بنا دیا ہے اور اس کو حکم دے دیا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر کے انہیں ہلاک کر دے"۔ انتھونی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ تمہارے بس کے نہیں ہیں اس لئے مجھے ہی کچھ کرنا ہو گا"...... شیفرڈ نے کہا۔

"تم فکر مت کرو ۔ تمہارا کام ہو جائے گا"...... انتھونی نے کہا۔

"او کے "...... شیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن اس کی پیشانی پر تفکر کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"اس طرح کام نہیں چلے گا ۔ اب مجھے خود ان کے خلاف کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا"...... شیفرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"سکاٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شیفرڈ بول رہا ہوں"...... شیفرڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ڈبل زیرو کے خلاف کام کرنے کرانس پہنچ چکے ہیں"...... شیفرڈ نے کہا۔

"یس باس ۔ مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ ڈبل زیرو کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا ہے اور اے سیکشن کو سامنے لایا گیا ہے"...... سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان لوگوں نے اے سیکشن کی چیف سوسن، اس کے نائب مورسن اور فاک پوائنٹ کے فاک اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب ہمیں خود ان کے مقابلے پر آنا ہو گا"...... شیفرڈ نے کہا۔

"یس باس ۔ آپ نے درست فیصلہ کیا ہے ۔ ان لوگوں کا خاتمہ تو بہت آسانی سے ہو سکتا ہے"...... سکاٹ نے کہا۔

"دراصل میں نہیں چاہتا تھا کہ ڈبل زیرو ایجنسی اوپن ہو ۔ اس لئے میں نے اے سیکشن کو آگے کیا تھا ۔ اب بھی ہم ڈبل زیرو کے نام سے آگے نہیں بڑھیں گے بلکہ بلیک ہاک کے نام سے کام کریں گے"۔ شیفرڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔ جیسے آپ حکم فرمائیں"...... سکاٹ نے کہا۔

"مگر ان لوگوں کو ٹریس کیسے کیا جائے"...... شیفرڈ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ آپ ان لوگوں کے بارے میں تفصیلات بتا دیں ۔ ہم لوگ انہیں ٹریس کر لیں گے"...... سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیلات ہی تو معلوم نہیں ہیں ۔ بس اتنا معلوم ہے کہ دو

عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ایک گروپ ہے اور بس "۔ شیفرڈ نے کہا۔

" باس ۔ اس طرح تو واقعی انہیں ٹریس نہیں کیا جا سکتا "۔ سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہی تو اصل مسئلہ ہے جس نے مجھے پریشان کر رکھا ہے "۔ شیفرڈ نے کہا۔

" باس ۔ ان کا ٹارگٹ کیا ہے "...... سکاٹ نے پوچھا۔

" ان کا ٹارگٹ ایسا ہے جس کا کسی کو بھی علم نہیں ۔ سوائے کرانس کے صدر کے "...... شیفرڈ نے کہا۔

" کیا یہ لوگ کسی سائنسی لیبارٹری کے مشن پر یہاں آئے ہیں "۔ سکاٹ نے کہا۔

" دراصل یہ لوگ ایس وی میزائل کا بنیادی آلہ حاصل کرنے آئے ہیں جسے کلسٹا نے پاکیشیا سے حاصل کیا تھا ۔ میں نے یہ آلہ چیف سیکرٹری کو پہنچا دیا تھا اور انہوں نے آگے صدر صاحب کو ۔ صدر صاحب نے ذاتی طور پر وہ آلہ کسی لیبارٹری میں پہنچا دیا اس لئے صدر صاحب کے علاوہ کرانس میں کسی کو بھی معلوم نہیں کہ وہ آلہ کہاں اور کس لیبارٹری میں پہنچایا گیا ہے "...... شیفرڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ عمران انتہائی ذہین اور شاطر آدمی ہے ۔ وہ ان باتوں کا بھی سراغ لگا لیتا ہے جن کے متعلق کسی کو بھی معلوم نہیں ہوتا اس

لئے ہو سکتا کہ وہ صدر صاحب کو فون کر کے اس آلہ کے متعلق معلومات حاصل کر لے یا پھر صدر صاحب کی مصروفیات کو چیک کر کے کوئی نہ کوئی کلیو نکال لے ۔ اس کی فطرت ہے کہ یہ ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے سیدھا اپنے ٹارگٹ کی طرف بڑھتا ہے "...... سکاٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کیا کیا جائے ۔ تم ہی کچھ بتاؤ "...... شیفرڈ نے کہا۔

" باس ۔ کیا یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ایس وی آلہ کہاں ہے ۔ آپ چیف سیکرٹری صاحب کے ذریعے یہ بات صدر صاحب سے معلوم کر سکتے ہیں "...... سکاٹ نے کہا۔

" نہیں ۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے "...... شیفرڈ نے کہا۔

" صدر صاحب کو یہ آلہ کب پہنچایا گیا تھا ۔ یہ بات تو معلوم ہو سکتی ہے "...... سکاٹ نے کہا۔

" جس روز میں نے آلہ چیف سیکرٹری صاحب کو دیا تھا اسی روز چیف سیکرٹری وہ آلہ لے کر پریذیڈنٹ ہاؤس چلے گئے تھے اور آلہ صدر صاحب کے حوالے کر دیا گیا "...... شیفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دن اور تاریخ بھی بتا دی۔

" اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔ اب کام ہو جائے گا ۔ میں ضرور معلوم کر لوں گا کہ ایس وی آلہ کہاں ہے "...... سکاٹ نے کہا تو شیفرڈ بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب ۔ کیا تم خود صدر صاحب سے یہ بات معلوم کرو گے"...... شیفرڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں باس ۔ جو تاریخ آپ نے بتائی ہے اس روز میں مارشل کلب کے سپیشل ایریئے میں موجود تھا اور اسی روز صدر صاحب بھی وہاں آئے اور دو گھنٹے وہاں گزارنے کے بعد واپس چلے گئے ۔ اس لئے لازماً ان دو گھنٹوں میں انہوں نے وہاں کسی میزائل لیبارٹری کے سائنس دان کو بلوا کر یہ آلہ اسے دیا ہوگا اور سپیشل ایریئے کی میڈم جینی سے اس ملاقات کی تفصیل معلوم ہو سکتی ہے"...... سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ گڈ ۔ تم واقعی بے حد ذہین ہو ۔ ویری گڈ ۔ تم فوراً معلومات حاصل کرو تاکہ ہم ایس وی آلہ کی نگرانی کر سکیں" ۔ شیفرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے باس ۔ آپ بے فکر رہیں"...... سکاٹ نے کہا۔

"جیسے ہی معلومات حاصل ہوں تم نے فوری طور پر مجھے اطلاع دینی ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"اوکے باس"...... سکاٹ نے کہا تو شیفرڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی تو شیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شیفرڈ نے کہا۔

"سکاٹ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے سکاٹ کی آواز سنائی دی ۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ کچھ پتہ چلا"...... شیفرڈ نے کہا۔

"یس باس ۔ ایس وی میزائل کا آلہ صدر صاحب نے جاشیکا ایریئے میں واقع ایک میزائل لیبارٹری کے انچارج سائنس دان ڈاکٹر شیکل کے حوالے کیا ہے"...... سکاٹ نے کہا۔

"جاشیکا تو ویران علاقہ ہے ۔ وہاں لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے" ۔ شیفرڈ نے چونک کر کہا۔

"باس ۔ جاشیکا ایریئے میں ایک قدیم قلعہ ہے جسے سن فورٹ کہا جاتا ہے ۔ اس قلعہ میں کرانس کی ایک فوجی چھاؤنی ہے جو مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ ہے اور اس کا راستہ چھاؤنی کے انچارج کرنل ٹام کے سپیشل آفس میں کھلتا ہے"...... سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب تفصیل تم نے کیسے معلوم کر لی"...... شیفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ میڈم جینی میری دوست ہے ۔ میں نے اسے فون کیا تو اس نے ریکارڈ دیکھ کر مجھے بتایا کہ اس روز صدر صاحب سے تین آدمیوں کی ملاقات طے تھی لیکن صدر صاحب نے یہ تینوں ملاقاتیں منسوخ کر دیں اور ایک میزائل لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر شیکل کو کال کر لیا۔ ڈاکٹر شیکل خود کار ڈرائیو کر کے آئے تھے اور پھر صدر صاحب سے مل کر واپس چلے گئے ۔ ڈاکٹر شیکل نے لیبارٹری پہنچ کر

صدر صاحب کو اوکے رپورٹ دی تو صدر صاحب واپس پریذیڈنٹ ہاؤس چلے گئے اور اس طرح یہ بات سامنے آگئی کہ ایس وی میزائل کا آلہ ڈاکٹر شیکل کے حوالے کیا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے میزائل لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ لیبارٹری جاشیکا ایریئے میں ہے اور فوجی چھاؤنی کے نیچے ہے۔ اس فوجی چھاؤنی میں میرا ایک آدمی موجود ہے۔ جب میں نے اس سے بات کی تو یہ تمام تفصیلات سامنے آگئیں جو میں نے آپ کو بتائی ہیں"...... سکاٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ سکاٹ تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں تمہاری قدر کرتا ہوں اور سنو۔ میں تمہیں آج سے ڈبل زیرو کا نمبر ٹو بناتا ہوں اور تمہارا سیکشن ڈبل اے سیکشن ہو گا"۔ شیفرڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں"...... سکاٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کرنل ٹام سے بات کر کے تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ تم اپنے سیکشن سمیت وہاں پہنچ جانا اور اگر پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچیں تو تم نے ان کا خاتمہ کر دینا ہے"...... شیفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مین ملٹری ایکس چینج کا نمبر دیں"...... شیفرڈ نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو شیفرڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مین ملٹری ایکس چینج"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جاشیکا ایریئے میں فوجی چھاؤنی کے انچارج کرنل ٹام کا نمبر دیں میں ڈبل زیرو کا چیف بول رہا ہوں"...... شیفرڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا تو شیفرڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈبل زیرو کا چیف شیفرڈ بول رہا ہوں۔ کرنل ٹام سے بات کرائیں"...... شیفرڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل ٹام بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور سخت سی آواز سنائی دی۔

"چیف آف ڈبل زیرو شیفرڈ بول رہا ہوں۔ ویسے تو ڈبل زیرو ایک سیکرٹ ایجنسی ہے لیکن ملٹری آفیسرز کو نہ صرف اس کا علم ہے

بلکہ انہیں تعاون کا بھی حکم دیا گیا ہے"...... شیفرڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ حکم فرمائیں"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"آپ کی چھاؤنی کے نیچے ایک میزائل لیبارٹری ہے جس کا راستہ آپ کے سپیشل آفس میں کھلتا ہے۔ اس لیبارٹری کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیائی ایجنٹ کرانس پہنچ چکے ہیں۔ گو انہیں کسی صورت اس لیبارٹری کے متعلق معلوم نہیں ہو سکتا لیکن یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی ذرائع سے اس لیبارٹری کا سراغ لگا لیں اس لئے حفظ ماتقدم کے طور پر ڈبل زیرو اپنا سیکشن وہاں تعینات کرنا چاہتی ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"جناب۔ یہاں حفاظتی انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ یہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا"...... کرنل ٹام نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم وہاں حفاظتی اقدامات کرنا چاہتے ہیں کیونکہ سیکرٹ ایجنٹوں کا مقابلہ صرف سیکرٹ ایجنٹ ہی کر سکتے ہیں"...... شیفرڈ نے کہا۔

"تو اس کی ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ آپ سن فورٹ سے باہر نگرانی کریں کیونکہ چھاؤنی میں غیر متعلق افراد کا داخلہ صاحب کے حکم سے اب بند کر دیا گیا ہے اس لئے چھاؤنی کے کوئی نہیں جا سکتا اور نہ ہی باہر آ سکتا ہے۔ البتہ آپ اگر چھاؤنی اندر آنا چاہیں تو پھر آپ کو صدر صاحب کی طرف سے خصوصی

اجازت حاصل کرنا ہو گی"...... کرنل ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں صدر صاحب کو اس معاملے میں ملوث نہیں کرنا چاہتا اس لئے ہم باہر ہی سے نگرانی کریں گے کیونکہ کچھ معلوم نہیں کہ وہ لوگ کب یہاں پہنچیں"...... شیفرڈ نے کہا۔

"جناب۔ سن فورٹ سے پہلے ایک چھوٹا سا جنگل ہے جہاں محکمہ جنگلات کا ایک پوائنٹ بنا ہوا تھا جو اب ختم ہو گیا ہے۔ اس پوائنٹ سے آپ سن فورٹ کو آسانی سے چیک کر سکتے ہیں اور ارد گرد کے ماحول کو بھی کیونکہ اس جنگل کے چاروں طرف کم از کم دس کلومیٹر کے فاصلہ تک کوئی رکاوٹ نہیں ہے لہذا اگر کوئی جاشیکا کی طرف آئے تو اسے آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے"...... کرنل ٹام نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ آپ سے دوبارہ فون پر تو رابطہ ہو سکتا ہے"۔ شیفرڈ نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل ٹام نے مختصر سا جواب دیا۔

"اس پوائنٹ پر انچارج میرا نمبر ٹو سکاٹ ہو گا۔ میں اسے آپ کا دے دوں گا بہرحال آپ نے اس سے تعاون کرنا ہے"۔ شیفرڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شیفرڈ نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

"سکاٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سکاٹ کی آواز سنائی دی۔

"شیفرڈ بول رہا ہوں"...... شیفرڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے سن فورٹ کے کرنل ٹام سے بات کر لی ہے"۔ شیفر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساری بات دوہرا اور پھر اس پوائنٹ کے متعلق بھی بتا دیا جو کرنل ٹام نے تجویز کیا تھا۔

"باس۔ میرے آدمی پہلے ہی اس پوائنٹ کو چیک کر چکے ہیں۔ اس لئے میں اپنے سیکشن سمیت جنگل میں ہی رہوں گا تاکہ جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹ اس ایریئے میں داخل ہوں تو انہیں کور کیا جا سکے"...... سکاٹ نے کہا۔

"تم اپنے آدمی مختلف جگہوں پر تعینات کر دینا تاکہ پاکیشیا ایجنٹوں کو ہر طرف سے کور کیا جا سکے"...... شیفرڈ نے سکاٹ کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں نے سٹور سے سٹاگ ویو منگوا ہے جسے جنگل کے سب سے اونچے درخت پر نصب کر دیا جائے گا پھر سیٹلائٹ کی مدد سے ہم اطمینان سے سن فورٹ کو چار کلومیٹر تک چیک کر سکیں گے"...... سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ یہ فول پروف طریقہ ہے۔ جیسے ہی یہ لوگ جنگ

ہوں تم نے مجھے اطلاع کرنی ہے"...... شیفرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شیفرڈ نے رسیور کریڈل پر رکھ کر ایک اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت نیو پارک کالونی کی سب سے شاند
کوٹھی گرین ہاؤس میں موجود تھا۔ یہ کوٹھی مارشل کلب کے سپیشل
ایریئے کی انچارج میڈم جینی کی تھی۔ چونکہ سوسن نے انہیں بتا دیا تھ
کہ میڈم جینی رات کو کلب جاتی ہے اور پھر پوری رات وہیں گزارتی
ہے اس لئے عمران اور اس کے ساتھی صبح ہونے سے پہلے ہی اس
کوٹھی کے عقب میں پہنچ گئے۔ عمران نے عقبی سائیڈ سے کوٹھی کے
اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کی اور پھر عقبی دیوار پھاند
اندر کود گیا اور کچھ ہی دیر بعد اس نے عقبی دروازہ کھول دیا اور پھ
اس کے سارے ساتھی خاموشی سے اندر داخل ہو گئے۔ کوٹھی خاصی
بڑی تھی اور اندر کچھ افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے جن میں عورتیں
بھی شامل تھیں اور یہ سب ملازم تھے۔ گیٹ کے ساتھ ہی ایک چھو
سا کمرہ تھا جس میں ایک گارڈ کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے

صفدر اور تنویر کو پھاٹک کے قریب کھڑا کیا اور خود کیپٹن شکیل کے
ساتھ اس نے پورچ کے قریب موجود ایک ستون کی آڑ لے لی جبکہ
جولیا اور صالحہ کو اس نے اندر کمرے میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ پھر ابھی
پوری طرح دن نہ نکلا تھا کہ پھاٹک کے باہر کار رکنے کی آواز سنائی
دی اور اس کے ساتھ ہی مخصوص انداز میں ہارن بجایا گیا تو صفدر
تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جہازی سائز پھاٹک کا
ایک پٹ کھولا اور خود اس کے پیچھے ہو گیا۔ باہر سیاہ رنگ کی جدید
کار موجود تھی جو تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی پورچ میں آکر رک گئی۔
کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صرف باوردی ڈرائیور تھا جبکہ عقبی سیٹ پر
ایک ادھیڑ عمر عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ کار رکتے ہی ڈرائیور تیزی سے
باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک سائیڈ پر موجود تنویر چیتے کی سی پھرتی سے
اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے ڈرائیور ہلکی سی چیخ مار کر نیچے گرا اور بے
ہوش ہو گیا۔ عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی عورت کی آنکھیں حیرت سے
پھیل گئی تھیں۔ اسے شاید حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔ ڈرائیور کو بے
ہوش کرتے ہی تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور
دوسرے لمحے وہ عورت چیختی ہوئی فرش پر آگری۔ تنویر نے انتہائی
بے دردی سے اسے بازو سے پکڑ کر باہر کھینچ لیا تھا۔

"خبردار اگر تمہارے منہ سے آواز نکلی تو گردن توڑ دوں گا"۔
تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اس دوران صفدر پھاٹک بند کر کے
واپس آگیا جبکہ عمران اور کیپٹن شکیل بھی ستون کی اوٹ سے نکل

کر سامنے آگئے۔

"تم۔ تم کون ہو"...... فرش پر پڑی ہوئی میڈم جینی نے کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ بے حد خوفزدہ نظر آرہی تھی۔

"ہم نے تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تم تعاون کرو گی تو زندہ رہو گی ورنہ ایک لمحے میں تمہاری گردن توڑی جاسکتی ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میں تعاون کروں گی۔ مجھے مت مارو"...... میڈم جینی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا کیونکہ عمران نے جھک کر اس کا بازو پکڑ کر اسے اٹھنے میں مدد کی تھی۔

"وہ۔ وہ میرے ملازم۔ وہ کہاں ہیں"...... میڈم جینی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو سب بے ہوش پڑے ہیں لیکن اگر تم نے تعاون نہ کیا تو پھر تم سمیت سب لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"م۔ م۔ میں مکمل تعاون کرو گی۔ مجھے مت مارو"...... میڈم جینی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"آؤ ہمارے ساتھ"...... عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور پھر وہ سب اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ جولیا اور صالحہ پہلے سے کمرے میں موجود تھیں۔ انہیں دیکھ کر میڈم جینی کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بیٹھو"...... عمران نے ایک خالی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو میڈم جینی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"گزشتہ ایک ہفتے میں تمہارے سپیشل ایریا میں کرانس کے صدر آئے تھے"...... عمران نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو میڈم جینی بے اختیار چونک پڑی۔

"م۔ م۔ مگر میں نے سکاٹ کو تفصیل بتا دی تھی۔ پھر"۔ میڈم جینی نے چونک کر کہا۔

"کیا تفصیل بتائی تھی تم نے"...... عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ بھی صدر صاحب کی سپیشل ایریا میں آمد اور ان کی ملاقات کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور میں نے سب بتا دیا تھا"...... میڈم جینی نے جواب دیا۔

"کیا بتایا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے بتایا تھا کہ صدر صاحب نے اس روز تین آدمیوں سے ملاقاتیں کرنی تھیں جو پہلے سے طے شدہ تھیں لیکن انہوں نے یہ ملاقاتیں کینسل کر دیں اور صرف ایک سائنس دان ڈاکٹر شیکل کو خصوصی طور پر کال کیا۔ ڈاکٹر شیکل آئے تو صدر صاحب نے ان سے خصوصی ملاقات کی اور پھر ڈاکٹر شیکل واپس چلے گئے۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر شیکل کی کال آئی کہ وہ بخیریت پہنچ گئے ہیں تو صدر صاحب واپس پریذیڈنٹ ہاؤس چلے گئے"...... میڈم جینی نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر شیکل کون ہے اور کس لیبارٹری سے اس کا تعلق ہے "۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" وہ جاشیکا ایریئے میں کوئی خفیہ لیبارٹری ہے جسے ریڈ میزائل لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ وہ اس لیبارٹری کا انچارج ہے اور وہ سپیشل ایریئے میں اکثر آتا جاتا رہتا ہے "...... میڈم جینی نے کہا۔

" تمہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہوا جبکہ وہ لیبارٹری تو خفیہ ہے "...... عمران نے کہا۔

" میں نے بتایا تو ہے کہ وہ اکثر سپیشل ایریئے میں آتا جاتا رہتا ہے اور مجھے ایسے لوگوں کو خصوصی خدمات مہیا کرنا پڑتی ہیں "۔ میڈم جینی نے جواب دیا۔

" کیا تم کبھی اس لیبارٹری میں گئی ہو "...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں ۔ اس لیبارٹری کے اوپر فوجی چھاؤنی ہے ۔ سن فورٹ چھاؤنی اور اس کا انچارج کرنل ٹام ہے۔ وہ چونکہ سپیشل ایریئے میں نہیں آتا اس لئے میں وہاں نہیں جا سکتی "...... میڈم جینی نے جواب دیا۔

" سن فورٹ کے متعلق تم کیا جانتی ہو "...... عمران نے کہا۔

" یہ قدیم دور کی قلعہ نما عمارت ہے جس کے اندر چھاؤنی بنائی گئی ہے اور لیبارٹری کا راستہ اسی چھاؤنی کے اندر ہے جو کرنل ٹام کے سپیشل آفس میں کھلتا ہے "...... میڈم جینی نے جواب دیا۔

" تمہیں اس قدر تفصیل سے یہ سب کچھ کیسے معلوم ہے "۔ عمران نے کہا۔

" ڈاکٹر شیکل نے بتایا تھا "...... میڈم جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر شیکل کا فون نمبر کیا ہے "...... عمران نے کہا۔

" پہلے معلوم تھا مگر اب نہیں "...... میڈم جینی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب ۔ کھل کر بات کرو "...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر شیکل نے بتایا تھا کہ وہاں ایمرجنسی حالات پیدا ہو گئے ہیں اس لئے نمبر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ چھاؤنی میں غیر متعلقہ افراد کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ اب نہ کوئی اندر سے باہر آ سکتا ہے اور نہ کوئی باہر سے اندر جا سکتا ہے "...... میڈم جینی نے کہا۔

" تمہاری اس سے کب بات ہوئی تھی "...... عمران نے پوچھا۔

" دو روز پہلے ڈاکٹر شیکل کی پسندیدہ شراب آنے پر جب میں نے اسے فون کیا تو کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا۔ پھر میں نے کرنل ٹام کو فون کیا تو اس نے ڈاکٹر شیکل سے رابطہ کیا اور پھر ڈاکٹر شیکل نے خود مجھے فون کیا اور یہ ساری بات بتائی "...... میڈم جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سکاٹ کون ہے اور اس کا تمہارے ساتھ کیا تعلق ہے "۔

عمران نے پوچھا۔

"سکاٹ میرا دوست ہے اور وہ ڈبل زیرو کے ایک سیکشن کا انچارج ہے۔ اس نے مجھ سے صدر صاحب کی اس روز کی مصروفیات کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو میں نے اسے سب کچھ بتا دیا"۔ میڈم جینی نے کہا۔

"سکاٹ کہاں رہتا ہے اور اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اس کی رہائش کا علم نہیں۔ وہ میرے دوست کی حیثیت سے اکثر سپیشل ایریئے میں آتا رہتا ہے۔ البتہ فون نمبر میں تمہیں بتا دیتی ہوں"...... میڈم جینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کیونکہ وہ میڈم جینی کی سائیڈ پر موجود تھا۔ عمران نے سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور میڈم جینی کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جینی بول رہی ہوں۔ سکاٹ سے بات کراؤ"...... عمران نے میڈم جینی کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو میڈم جینی کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹ کر کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

"میڈم وہ اپنے سیکشن سمیت جاشیکا گئے ہوئے ہیں اس لئے ان سے بات نہیں ہو سکتی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں کا فون نمبر بتاؤ۔ اگر میری اس سے بات نہ ہوئی تو اسے ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے اس لئے ان سے بات کرنا بہت ضروری ہے"...... عمران نے میڈم جینی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں انہیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دیتا ہوں وہ آپ سے خود بات کر لیں گے۔ آپ اس وقت کہاں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں اپنی رہائش گاہ پر موجود ہوں۔ لیکن کیا پورا سیکشن وہاں گیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس میڈم۔ وہ اپنے پورے سیکشن سمیت گئے ہوئے ہیں۔ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر میں اکیلا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو وہ جاشیکا چھاؤنی میں گیا ہو گا۔ وہاں کا نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں میڈم۔ جاشیکا چھاؤنی کو صدر صاحب کے حکم سے کلوز کر دیا گیا ہے۔ اب نہ کوئی چھاؤنی میں داخل ہو سکتا ہے نہ کوئی باہر آ سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیوں۔ وجہ"...... عمران نے لہجے میں حیرت کا عنصر ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔

" میڈم ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا وہاں پہنچنے کا خطرہ ہے "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اچھا ہو گا ۔ مجھے اس سے کیا دلچسپی ۔ تم میری فوراً سکاٹ سے بات کراؤ "...... عمران نے دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں جھجک محسوس کرتے ہوئے کہا۔

" یس میڈم ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" اب ہاتھ ہٹا لو ورنہ صالحہ کا نروس بریک ڈاؤن ہو سکتا ہے "۔ عمران نے رسیور رکھ کر صفدر سے کہا تو صفدر نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہٹا لیا۔

" کیا ۔ کیا مطلب ۔ میرا نروس بریک ڈاؤن کیوں ہو جائے گا "۔ صالحہ نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ میڈم جینی چند لمحوں تک تیز تیز سانس لیتی رہی ۔

" تم ۔ کیا تم جادوگر ہو ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم میری آواز اور لہجے میں بات کر سکو "...... میڈم جینی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب ہاتھ صالحہ رکھے گی صفدر نہیں "...... اس سے پہلے کہ عمران میڈم جینی کی بات کا جواب دیتا جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ تو آپ اس پیرائے میں بات کر رہے تھے ۔ مجھے کیا پرواہ ہو سکتی ہے "...... صالحہ نے طویل سانس لیتے ہوئے عمران سے مخاطب

ہو کر کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صالحہ تیزی سے اٹھ کر آگے بڑھی اور اس نے میڈم جینی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا ۔ عمران اور صفدر دونوں بے اختیار مسکرا دیئے اور پھر عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... عمران نے میڈم جینی کی آواز میں کہا۔

" سکاٹ بول رہا ہوں ۔ جینی کیا بات ہے "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ خاصا بے تکلفانہ تھا۔

" سکاٹ ۔ ایک آدمی تمہارے بارے میں پوچھنے رات سپیشل ایریئے میں میرے پاس آیا تھا ۔ اس کا کہنا ہے کہ تم شدید خطرے میں ہو کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے تمہارا سراغ لگا لیا ہے ۔ یہ سن کر میں بے حد پریشان ہوئی اس لئے اپنی رہائش گاہ پر پہنچتے ہی میں نے تمہیں فون کیا ہے تو مجھے بتایا گیا کہ تم کسی جاشیکا ایریئے میں گئے ہوئے ہو ۔ یہ کیا چکر چل رہا ہے "...... عمران نے بڑے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہی ہو ۔ کون آیا تھا "...... سکاٹ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" اس نے اپنا نام ریمزے بتایا تھا ۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کا تعلق ڈبل زیرو سے ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ریمزے ۔ وہ کون ہے ۔ اس نام کا تو کوئی آدمی ڈبل زیرو کے سی سیکشن میں نہیں ہے ۔ لیکن وہ تمہارے پاس کیوں آیا تھا "۔

سکاٹ کے لہجے میں تشویش کا عنصر پہلے سے بڑھ گیا تھا۔

" تم اسے چھوڑو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تم کسی خطرے میں تو نہیں ہو یہ پاکیشیائی ایجنٹ کیوں تمہارے پیچھے لگ گئے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" تم فکر مت کرو وہ لوگ مجھ تک پہنچ ہی نہیں سکتے "۔ سکاٹ نے کہا۔

" بہرحال اپنا خیال رکھنا "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا تو صالحہ نے میڈم جینی کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

" بات بنی نہیں۔ میرا خیال تھا کہ میں سکاٹ سے اس جگہ کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لوں گا لیکن معاملات فٹ نہیں بیٹھے اس سے سکاٹ مشکوک بھی ہو سکتا ہے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران کے اشارے پر صالحہ نے ایک بار پھر میڈم جینی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... اس مرتبہ عمران نے مردانہ آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" سکاٹ بول رہا ہوں۔ میڈم سے بات کراؤ "...... دوسری طرف سے سکاٹ کی آواز سنائی دی۔

" میڈم بیڈ روم میں چلی گئی ہیں اور جناب آپ کو تو معلوم ہے کہ جب تک میڈم خود بیڈ روم سے باہر نہ آ جائیں انہیں ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا "...... عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی صالحہ نے بھی میڈم جینی کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

" تم سے سکاٹ نے کب صدر کی مصروفیات کے بارے میں بات کی تھی "...... عمران نے میڈم جینی سے مخاطب ہو کر کہا جو ایک بار پھر لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

" کل رات "...... میڈم جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جاشیکا چھاؤنی میں کوئی ایسا آدمی ہے جو تمہیں معلومات مہیا کر سکے "...... عمران نے کہا۔

" کیسی معلومات "...... میڈم جینی نے چونک کر کہا۔

" جاشیکا چھاؤنی کے بارے میں "...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ میرا ایسے افراد کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں رہتا "۔ میڈم جینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا سکاٹ کے سیکشن میں تمہارا کوئی آدمی نہیں ہے "۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ سکاٹ صرف میرا دوست ہے اس کے علاوہ میں کسی کو جانتی بھی نہیں"...... میڈم جینی نے کہا۔

"صدر صاحب کے حکم پر تم نے ڈاکٹر شیکل کو کال کیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... میڈم جینی نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ میری اسسٹنٹ کو معلوم ہو گا"...... میڈم جینی نے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت سختی کے تاثرات ابھر آئے ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ میڈم جینی کی طرف کر دیا۔

"سچ سچ بتاؤ ورنہ ایک لمحے میں چھلنی کر دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو میڈم جینی کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"م ۔ مم ۔ مجھے مت مارو ۔ وہ ۔ وہ ۔ سکاٹ کے سیکشن میں ہارپ ہے ۔ میں ہارپ کو کہہ دیتی ہوں وہ تمہیں مطمئن کر دے گا"۔ میڈم جینی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ بھی تو سکاٹ کے ساتھ گیا ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ لیکن وہ جوا کھیلنے کا عادی ہے اور یہاں کے ایک سینڈیکیٹ سے اس نے بھاری رقم ادھار لے رکھی ہے اس لئے سینڈیکیٹ کے چیف سے وہ چھپا پھرتا ہے ۔ اگر میں اسے کہہ دوں

کہ تمہاری رقم میں سینڈیکیٹ کو ادا کر دوں گی تو وہ اپنے خلاف بھی مخبری کرنے کو تیار ہو جائے گا ۔ تم مجھے مت مارو"۔ میڈم جینی نے ہانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس سے رابطہ کیسے ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اس کے پاس ایک واچ ٹرانسمیٹر ہے اور اسی پر وہ مجھ سے بات چیت کرتا ہے"...... میڈم جینی نے جواب دیا۔

"اس کی فریکونسی کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو میڈم جینی نے فریکونسی بتا دی ۔ عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی ۔

"ٹرانسمیٹر پر اس سے بات کرو اور اسے کہو کہ وہ سب سے چھپ کر تم سے بات کرے اور اس سے پوچھو کہ سکاٹ نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو روکنے کے لئے کیا انتظامات کئے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں اس سے رابطہ کر کے تمہاری بات کروا دیتی ہوں ۔ تم خود اس سے بات کر لینا"...... میڈم جینی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن شکیل نے عمران کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے کر میڈم جینی کو دے دیا۔ میڈم جینی نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور کال دینا شروع کر دی ۔

"ہیلو ہیلو ۔ میں ہارپ اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کے لہجے میں بے پناہ حیرت

تھی۔

"ہارپ تمہارے لئے ایک خوشخبری ہے۔لیکن تم کسی ایسی جگہ پہنچ جاؤ جہاں ہماری بات چیت کوئی اور نہ سن سکے۔اوور"۔ میڈم جینی نے کہا۔

"اوہ اچھا تم دس منٹ بعد مجھے دوبارہ کال کرنا۔اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی میڈم جینی نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا تم ایشیائی ہو"...... میڈم جینی نے اس طرح غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ ان کے اندر جھانک رہی ہو۔

"ہم ایشیائی نہیں بلکہ مقامی ہیں۔لیکن ڈبل زیرو کی وجہ سے معاملات ملکی سلامتی کے خلاف جا رہے ہیں اور ہم نے ان معاملات کو اس انداز میں سیٹل کرنا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی ناکام رہیں اور ڈبل زیرو کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے۔ہمارا تعلق صدر صاحب کے سپیشل گروپ سے ہے اور اس کے ہم انتہائی اہم رکن ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔تو یہ بات ہے"...... میڈم جینی نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن ایک بات سن لو کہ جہاں ملکی معاملات ہوں وہاں انسانوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اس لئے اگر تم نے تعاون نہ کیا تو

پھر تمہاری موت یقینی ہو جائے گی"...... عمران کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہو گیا تھا۔

"مم۔مم۔میں تعاون کروں گی۔تم بے فکر رہو"...... میڈم جینی نے کہا۔

"تم دونوں باہر کی نگرانی کرو"...... عمران نے تنویر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں اٹھ کر باہر چلے گئے۔

"میں بھی ان کے ساتھ نگرانی کرتا ہوں"...... صفدر نے کہا تو عمران کے جواب نہ دینے پر وہ بھی اٹھ کر باہر چلا گیا جبکہ جولیا اور صالحہ خاموش بیٹھی ہوئی تھیں۔

"دوبارہ کال کرو"...... عمران نے میڈم جینی سے کہا تو اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور پھر کال دینی شروع کر دی۔

"ہارپ اٹنڈنگ یو۔کیسی خوشخبری ہے۔اوور"...... ہارپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہارپ۔تمہاری ادھار کی رقم معاف ہو سکتی ہے بشرطیکہ تم سینڈیکیٹ کے آدمی سے تعاون کرو اور جو وہ تم سے پوچھے تم اس کا درست جواب دو۔اوور"...... میڈم جینی نے کہا۔

"معاف ہو سکتی ہے۔کیا مطلب۔کیا واقعی۔اوور"۔ ہارپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔سینڈیکیٹ کو معلوم ہوا ہے کہ تم سکاٹ کے ساتھ یکا ایریئے میں گئے ہوئے ہو۔انہوں نے وہاں کوئی کام کرنا ہے

اور وہ تم سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ اگر
تم نے واقعی تعاون کیا تو نہ صرف تمہارا ادھار ختم ہو جائے گا بلکہ
اس سے زیادہ رقم تمہیں مزید بھی مل سکتی ہے ۔ اوور "...... میڈم
جینی نے کہا۔

" لیکن وہ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں ۔ اوور "...... ہارپ نے کہا۔

" ان کے آدمی سے بات کرو۔ وہ خود تم سے معلوم کر لے گا
اوور "۔ میڈم جینی نے کہا اور اس کے اوور کہنے پر عمران نے اٹھ کر
اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

" ہیلو ۔ راجر بول رہا ہوں ۔ اوور "...... عمران نے مقامی لہجے
میں کہا لیکن اس کے انداز میں ایک کرختگی کا عنصر موجود تھا۔

" ہارپ بول رہا ہوں ۔ کیا معلوم کرنا ہے آپ نے ۔ اوور "
دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جاشیکا ایریئے میں ہمارے خفیہ اڈے ہیں ۔ چیف کو اطلاع ملی
ہے کہ سکاٹ اور اس کا سیکشن وہاں پہنچ گیا ہے جس پر چیف کو بے
حد تشویش ہوئی ۔ چیف نے میڈم میڈم جینی سے بات کی تو
نے شرط لگا دی کہ تمہارا ادھار ختم کرنا ہو گا اور اس کے ساتھ
رقم بھی دینی ہو گی تو چیف مان گیا اور اس نے مجھے میڈم جینی کے
پاس بھیج دیا۔ میں اس وقت ان کی رہائش گاہ پر موجود ہوں ۔ اوور "
عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ مگر تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو ۔ بتاؤ تو سہی ۔ اوور "

ہارپ نے کہا۔

" تم لوگ وہاں کہاں اور کیوں گئے ہو اور کب تک رہو گے ۔
اوور "...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ تم اپنے اڈوں کی وجہ سے پریشان ہو ۔ ہمیں تمہارے
اڈوں سے کوئی مطلب نہیں ۔ ہم تو یہاں اس لئے آئے ہیں کہ
پاکیشیائی ایجنٹ یہاں سن فورٹ میں کسی مشن پر آ رہے ہیں اور ہم
نے ان کا خاتمہ کرنا ہے ۔ اوور "...... ہارپ نے کہا۔

" لیکن جاشیکا چھاؤنی کو تو کلوز کر دیا گیا ہے ۔ کیا تم اندر موجود
ہو ۔ اوور "...... عمران نے پوچھا۔

" اوہ نہیں ۔ ہم سن فورٹ سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر اس
چھوٹے جنگل میں موجود ہیں جہاں ایک عمارت ہے ۔ یہاں سے ہم ہر
طرف نگرانی کر رہے ہیں تاکہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچیں تو ان
کا خاتمہ کیا جا سکے ۔ اوور "...... ہارپ نے کہا۔

" لیکن وہ تو بے حد وسیع ایریا ہے ۔ تم کیسے ان کی نگرانی کرو گے
اوور "...... عمران نے کہا۔

" چیف نے سیٹلائٹ ویژن مشین منگوائی ہے ۔ اب سیٹلائٹ
کے ذریعے ہم وسیع ایریئے کو ہر طرف سے چیک کر سکتے ہیں ۔ اوور "۔
ہارپ نے جواب دیا۔

" لیکن تم وہاں کب تک رہو گے ۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

" کچھ کہا نہیں جا سکتا ۔ اوور "...... ہارپ نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

" پھر بھی ۔اوور" ...... عمران نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو یہاں کے بارے میں معلوم ہی نہ ہو سکے ۔ویسے ان کے خلاف ہماری تنظیم کا ایک اور سیکشن بھی کام کر رہا ہے ۔وہ اس گروپ کو ہلاک بھی کر سکتے ہیں ۔ہم تو یہاں حفاظت کے نقطہ نظر سے موجود ہیں ۔اوور" ...... ہارپ نے کہا۔

" ایسی کیا خاص بات ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں آ رہے ہیں ۔اوور" ...... عمران نے کہا۔

" اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ۔یہ سرکاری معاملات ہیں ۔اوور" ...... ہارپ نے جواب دیا۔

" تمہیں معلوم تو ہے کہ چیف صاحبان آسانی سے مطمئن نہیں ہوتے اور نہ آسانی سے رقم چھوڑتے ہیں اس لئے چیف کو مطمئن کرنا ضروری ہے ۔اوور" ...... عمران نے کہا۔

" پاکیشیا سے ایک سائنسی آلہ حاصل کیا گیا تھا جو جاشیکا جھیل کے نیچے بنی ہوئی ایک خفیہ لیبارٹری میں موجود ہے اس لئے وہاں حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ وہ آلہ واپس نہ حاصل کر سکیں ۔اوور" ...... ہارپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔اوور اینڈ آل" ...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا ۔پھر دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ

جیب سے واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور پھر اس سے پہلے کہ میڈم جینی کچھ سمجھتی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ چیختی ہوئی کرسی سمیت نیچے گری اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی ۔

" کیا یہ ضروری تھا" ...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔کیونکہ اگر ہم اسے چھوڑ دیتے تو یہ سکاٹ سے لازمی رابطہ کرتی" ...... عمران نے مشین پسٹل واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔سکاٹ کو جب میڈم جینی کی ہلاکت کی اطلاع ملے گی تو کیا وہ سمجھ نہ جائے گا کہ یہ کام پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے" ۔صالحہ نے کہا۔

" سمجھ جائے گا تو زیادہ محتاط ہو جائے گا اور جو شخص زیادہ محتاط ہو جائے وہ دوسروں کو آگے بڑھنے کا راستہ خود دے دیتا ہے" ۔عمران نے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو اس کے پیچھے آنے والی جولیا اور صالحہ دونوں نے اس انداز میں سرہلا دیئے جیسے وہ عمران کی بات کی مکمل طور پر تائید کر رہی ہوں ۔

سکاٹ لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک تھا۔ اس کے چھوٹے لیکن
بے حد گھنگھریالے بالے سرنگوں کی طرح اس کے سر پر پھیلے ہوئے
تھے اور اس کی فراخ پیشانی اس کی ذہانت کی دلیل تھی۔ وہ اس
وقت جنگل کے اندر واقع عمارت کے ایک بڑے کمرے میں کرسی
بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے میز پر ایک چوکور مشین تھی جس کی سکرین
خاصی بڑی تھی اور یہ سیٹلائٹ ویژن تھا جس سے نکلنے والی لہروں
رابطہ سیٹلائٹ سے تھا اور سیٹلائٹ ریز کی مدد سے اس مشین
ذریعے چاروں طرف دس کلومیٹر تک چیک کیا جا سکتا تھا۔ سیٹلا
ویژن آن تھی۔ اس کی سکرین سفید لائنوں کی مدد سے چار حصے
میں تقسیم شدہ نظر آرہی تھی اور ہر حصے پر پہاڑی اور ویران علاقہ نظ
رہا تھا جبکہ ایک حصے میں سن فورٹ کا علاقہ نظر آرہا تھا اور چھو
جنگل بھی جس میں سکاٹ اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ ایک

میں وہ سڑک نظر آرہی تھی جو پہاڑی علاقے میں بل کھاتی ہوئی سن فورٹ تک پہنچ رہی تھی۔ ایک طرف تپائی پر سیٹلائٹ فون بھی موجود تھا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایس وی الہ جاشیکا چھاؤنی کے نیچے لیبارٹری میں بھیجا گیا ہے۔ نہیں اس کے بارے میں انہیں پتہ نہیں چل سکتا لیکن پھر میڈم جینی تک وہ کون پہنچا ہے"...... سکاٹ نے اچانک خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بڑبڑاہٹ مزید بڑھتی کمرے کا بند دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کسی معاملہ میں تذبذب کا شکار ہو۔

"کیا بات ہے ڈکسن"...... سکاٹ نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں کیا کروں"...... ڈکسن نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو سکاٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

"بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بات کرو۔ کیا الجھن ہے"...... سکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈکسن سائیڈ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس۔ ہارپ ہمارے اس سیٹ اپ کے بارے میں کسی کو معلومات مہیا کر رہا تھا"...... ڈکسن نے کہا تو سکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ہمارے سیٹ اپ کے بارے میں

معلومات "...... سکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس باس اور یہی بات میری سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ میں یہ بات آپ کو بتاؤں یا نہیں کیونکہ ہارپ انتہائی بااعتماد آدمی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ آپ میری بات پر یقین ہی نہ کریں "...... ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیسے معلوم ہوا ہے تمہیں ۔ تفصیل بتاؤ "...... سکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ میں نے آپ کے حکم پر ایک سٹاگ ویو پوائنٹ جنگل کے آخری حصے میں بھی نصب کیا ہوا ہے ۔ میں اس کی چیکنگ کے لئے گیا ۔ میں نے ایک درخت کے تنے سے ٹیک لگائے ہارپ کو کھڑے دیکھا اور وہ ٹرانسمیٹر پر باتیں کر رہا تھا۔ اس کا انداز پراسرار سا تھا ۔ وہ اس طرح چونک کر وقفے وقفے سے ادھر ادھر دیکھتا جیسے وہ نہ چاہتا ہو کہ کوئی اسے کال کرتا دیکھ لے یا اس کی باتیں سن لے ۔ پھر جب مجھے شک ہوا تو میں دوسری طرف موجود اونچی جھاڑیوں کی اوٹ لے کر اس کے قریب پہنچ گیا۔ ہارپ مارشل کلب کے سپیشل ایریئے کی انچارج میڈم جینی سے بات کر رہا تھا "...... ڈکسن نے کہا تو میڈم جینی کا نام سنتے ہی سکاٹ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ ۔ پھر "...... سکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پھر ہارپ نے کسی مرد سے باتیں شروع کر دیں اور اسے یہاں کے سیٹ اپ کے بارے میں تفصیل بتا دی ۔ حتیٰ کہ سیٹلائٹ

ویژن کے بارے میں بھی بتا دیا ۔ جب کال ختم ہوئی تو وہ چونکے انداز میں ادھر ادھر دیکھتا ہوا واپس عمارت میں آ گیا اور میں بھی واپس آ گیا "۔ ڈکسن نے کہا۔

" وہ آدمی کون تھا جس سے ہارپ باتیں کر رہا تھا "...... سکاٹ نے پوچھا۔

" نام تو مجھے علم نہیں البتہ بار بار کسی بڑی ادھار رقم اور سینڈیکیٹ کے الفاظ سمجھ میں آ رہے تھے "...... ڈکسن نے جواب دیا۔

" ہونہہ "...... سکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" میرے آفس میں آؤ "...... دوسری طرف سے آواز سنتے ہی سکاٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سکاٹ نے رسیور رکھ دیا۔

" تم جاؤ۔ میں خود ہارپ سے بات کر لوں گا "...... سکاٹ نے کہا تو ڈکسن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ ہارپ تھا۔

" یس باس "...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو ہارپ "...... سکاٹ نے کہا تو ہارپ سر ہلاتا ہوا سائیڈ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مارشل ایریئے کی میڈم جینی سے تمہارا کیا تعلق ہے "۔ سکاٹ نے سرد لہجے میں کہا تو ہارپ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بب ۔ بب ۔ باس "...... ہارپ نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو ۔ جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ۔ تم نے ٹرانسمیٹر پر جو کال کی ہے وہ یہاں باقاعدہ ریکارڈ ہو گئی ہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے کیا کیا باتیں کی ہیں لیکن میں یہ تمام باتیں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے "۔ سکاٹ نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ۔ بب ۔ باس "...... ہارپ نے رک رک کر کہا اور پھر اس نے اس طرح تفصیل بتانا شروع کر دی جیسے کوئی ٹیپ ریکارڈر چل پڑتا ہے۔

"ٹرانسمیٹر کہاں ہے "...... سکاٹ نے کہا تو ہارپ نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن لانگ رینج اور جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر سکاٹ کے سامنے رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم نے چونکہ سب کچھ درست بتایا ہے اس لئے تم واپس اپنے کمرے میں جاؤ اور سب کچھ بھول جاؤ "...... سکاٹ نے

اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"شش ۔ شکریہ باس "...... ہارپ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو سکاٹ نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ ۔ ہارپ نے یہاں کے سیٹ کی تمام تفصیل اوپن کر دی ہے اس لئے تم اسے جنگل میں لے جا کر گولی مار دو اور پھر اس کی لاش کسی پہاڑی غار میں ڈال دینا لیکن سب کو تم نے یہی بتانا ہے کہ ہارپ کو واپس بھجوا دیا گیا ہے ۔ سمجھ گئے "...... سکاٹ نے کہا۔

"یس باس ۔ آپ بے فکر رہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے مسلسل گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو سکاٹ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے ۔ اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آسٹر بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سکاٹ بول رہا ہوں آسٹر "...... سکاٹ نے کہا۔

"اوہ آپ ۔ فرمائیے "...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا

گیا۔

" آسٹر۔ تمہارے قریب ہی میڈم جینی کی رہائش گاہ ہے ۔ وہاں سے کوئی فون اٹنڈ نہیں کر رہا۔ تم جا کر چیک کرو کہ وہاں کیا ہوا ہے اور پھر مجھے فون پر اطلاع دینا۔ نمبر میں بتا دیتا ہوں " ۔ سکاٹ نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا۔

" میڈم جینی تو پوری رات کلب میں گزارنے کے بعد آرام کر رہی ہو گی ۔ لیکن اس کی رہائش گاہ پر تو ملازموں کی پوری فوج ہے۔ پھر کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی " ...... آسٹر نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم جا کر معلوم کرو اور پھر مجھے کال کرو " ...... سکاٹ نے کہا۔

" او کے " ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سکاٹ نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔ یہ میڈم جینی سب کچھ کیوں کر رہی ہے " ۔ سکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ سکاٹ بول رہا ہوں " ...... سکاٹ نے کہا۔

" رابرٹ بول رہا ہوں باس ۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے " ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او کے " ...... سکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اس کے ساتھ

ہی اس کی نظریں ویژن سکرین پر جم گئیں لیکن وہاں ویرانی کے سوا کچھ نظر نہ آ رہا تھا ۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو سکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ سکاٹ بول رہا ہوں " ...... سکاٹ نے کہا۔

" آسٹر بول رہا ہوں " ...... دوسری طرف سے آسٹر کی انتہائی متوحش سی آواز سنائی دی تو سکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا ہوا آسٹر " ...... سکاٹ نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جناب یہاں تو قتل عام ہوا ہے ۔ میڈم جینی اور اس کے تمام ملازمین کو ہلاک کر دیا گیا ہے " ...... آسٹر نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ممکن ہے " ...... سکاٹ نے اچھلتے ہوئے کہا ۔ میڈم جینی کی ہلاکت اس کے لئے ایک شدید دھچکا تھی ۔

" میں درست کہہ رہا ہوں جناب ۔ اس لئے میں فوراً واپس آ گیا اور اب اپنے آفس سے بات کر رہا ہوں کیونکہ اگر پولیس وہاں پہنچ جاتی تو میں خوامخواہ تفتیش میں شامل کر لیا جاتا " ...... آسٹر نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ تم معلوم تو کرو کہ یہ سب کس نے کیا ہے کیونکہ یہ بے حد ضروری ہے " ...... سکاٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں رچرڈ کو کہہ دیتا ہوں ۔ وہ ایسے معاملات میں بے حد تیز ہے اور وہ کھوج لگا لے گا" ...... آسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جس قدر جلد ممکن ہو مجھے حتمی اطلاع دو" ۔ سکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے" ...... سکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا ۔ اب اس کی توجہ سکرین ویژن سے ہٹ گئی تھی اور وہ مسلسل ٹہلتا رہا۔ نجانے کتنی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ سکاٹ بول رہا ہوں" ...... سکاٹ نے کہا۔

" آسٹر بول رہا ہوں سکاٹ ۔ رچرڈ میرے آفس میں موجود ہے اس سے خود بات کر لو" ...... آسٹر نے کہا۔

" رچرڈ بول رہا ہوں جناب" ...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کیا معلوم ہوا ہے رچرڈ ۔ تفصیل بتاؤ" ...... سکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ ان لوگوں کی تعداد چھ ہے جن میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں ۔ یہ لوگ عقبی طرف سے میڈم کی رہائش گاہ میں داخل ہوئے اور پھر عقبی طرف سے ہی واپس چلے گئے ہیں اور جناب پولیس نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق تمام ملازمین کو پہلے

بے ہوش کیا گیا اور پھر اسی بے ہوشی کے دوران انہیں ہلاک کیا گیا البتہ میڈم جینی کو گولیاں ماری گئی ہیں" ...... رچرڈ نے کہا۔

" تمہیں کیسے ان لوگوں کے بارے میں معلوم ہوا" ...... سکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جناب ۔ عقبی طرف ایک کوٹھی کا چوکیدار کسی کام ... ی کوٹھی کی دوسری منزل پر موجود تھا تو اس نے وہاں سے ... نی کی کوٹھی کی عقبی طرف دو عورتوں اور چار مردوں کو ... وئے دیکھا تو بے حد حیران ہوا ۔ لیکن ظاہر ہے وہ کوئی مدا... سکتا تھا لیکن بہرحال اسے تجسس ہوا تو وہ وہیں رکا رہا اور ... منٹوں بعد اس نے انہی چار مردوں اور دو عورتوں کو عقبی در... باہر آتے دیکھا۔ اس نے پولیس کو بھی یہی بیان دیا ہے ... نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان کے حلیئے معلوم ہو سکے ہیں" ...... سکاٹ نے پوچھا۔

" جناب وہ مقامی تھے ۔ بس اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے" ... جواب دیا۔

" اوکے" ...... سکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" ان کی تعداد سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجن... کا مطلب ہے کہ انہیں سب کچھ معلوم ہو گیا ہے ۔ ہماری ... دگی اور تمام سیٹ اپ بھی ۔ ویری بیڈ" ...... سکاٹ ... ایک طویل سانس لے کر اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر ...

کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سکاٹ کالنگ۔ اوور"...... سکاٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ شیفرڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد شیفرڈ کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ حالات بہت خراب ہو گئے ہیں اس لئے میں نے سوچ کہ آپ سے مزید ہدایات لے لوں۔ اوور"...... سکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میڈم جینی کی کالیں، ہارپ کی ٹرانسمیٹر بات چیت سے لے کر میڈم جینی اور اس کے آدمیوں کی ہلاکت اور رچرڈ کی بتائی ہوئی تمام تفصیلات دوہرا دیں۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا تمام سیٹ اپ مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے اور ان کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ وی میزائل کا آلہ جاشیکا چھاؤنی کے نیچے لیبارٹری میں ہے۔ اوور" شیفرڈ نے کہا۔

"چیف۔ ایک کام ہو سکتا ہے کہ آپ صدر صاحب کو کہہ کر آلہ خاموشی سے یہاں سے شفٹ کروا دیں اس طرح آلہ محفوظ جائے گا جبکہ یہ لوگ یہاں بہرحال پہنچیں گے کیونکہ انہیں اپ کا علم ہو گیا ہے لیکن اس کے باوجود ہم انہیں ہلاک کرنے کامیاب ہو جائیں گے۔ اوور"...... سکاٹ نے کہا۔

"کیا احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔ نانسنس۔ صدر صاحب

تو معلوم ہی نہیں کہ ہم ان کے راز سے واقف ہو چکے ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ میں ان سے کہہ کر آلہ منگوا لوں"...... شیفرڈ نے غصیلے لجے میں کہا۔

"پھر آپ جو حکم دیں چیف۔ اوور"...... سکاٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے واقعی ان حالات میں اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ میں صدر صاحب سے بات کروں۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں خود کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل"...... شیفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سکاٹ نے ٹرانسمیٹر کر کے جیب میں ڈال لیا۔ اس کی نظریں ایک بار پھر سیٹلائٹ پر جم گئیں لیکن وہاں وہی ویرانی تھی۔ وہ چند لمحوں تک غور سکرین کی طرف دیکھتا رہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد ے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس۔ جیکب بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کی آواز سنائی دی۔

"میرے آفس میں آؤ"...... سکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے جسم کا مالک اندر داخل ہوا۔

"بیٹھو جیکب"...... سکاٹ نے کہا تو آنے والا سائیڈ پر موجود بیٹھ گیا۔

جیکب ۔ ہمارے سیٹ اپ کا علم پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہو گیا
سکاٹ نے کہا تو جیکب بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ کیسے باس" ...... جیکب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
سکاٹ نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ ۔ باس اب کیا ہو گا" ...... جیکب نے انتہائی تشویش بھرے
لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو میں نے تمہیں بلایا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں
سیٹ اپ قائم رکھنا چاہئے ۔ پاکیشیائی ایجنٹ جن بھوت تو نہیں
کہ ہماری ویژن سے غائب ہو کر یہاں پہنچ جائیں گے" ...... سکاٹ
نے کہا۔

"باس ۔ وہ ہیلی کاپٹر پر بھی آ سکتے ہیں اور ہم پر فضا ہی سے میزائل
فائر کر کے ہمارا سیٹ اپ تباہ کر سکتے ہیں" ...... جیکب نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی ۔ یہ بات تو میرے ذہن میں ہی نہ آئی تھی
واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے ۔ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ سب کچھ
بھی کر سکتے ہیں ۔ پھر تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے" ...... سکاٹ نے
کہا۔

"باس ۔ اگر وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے براہ راست چھاؤنی کے
اتر گئے یا انہوں نے میزائل فائر کر کے سن فورٹ کے اندر
چھاؤنی کو ہی تباہ کر دیا تو پھر ہم باہر رہ کر کیا کریں گے" ...... جیکب
نے کہا۔

"یہ تم پر کیا ہیلی کاپٹر کا دورہ پڑ گیا ہے ۔ جاشیکا فوجی چھاؤنی ہے ۔
وہاں کیسے میزائل فائر کئے جا سکتے ہیں ۔ لامحالہ وہاں اینٹی ایئر کرافٹ
گنیں بھی ہوں گی" ...... سکاٹ نے کہا۔

"نہیں باس ۔ اگر ہوتیں تو سن فورٹ پر فٹ ہوتیں ۔ ویسے بھی
عام حالات میں میزائل فائرنگ کا سوچا بھی نہیں جا سکتا ۔ یہ بات تو
اس لئے میرے ذہن میں آئی تھی کہ جب انہیں ہمارے سیٹ اپ کا
علم ہو گیا ہے تو اب وہ بڑے احمق ہوں گے اگر وہ جیپوں اور کاروں
میں یہاں آئیں گے ۔ اس طرح تو وہ آسانی سے مارے جائیں گے ۔
دوسرا راستہ تو یہی ہیلی کاپٹر والا ہی ہو سکتا ہے" ...... جیکب نے
کہا۔

"لیکن وہ ہیلی کاپٹر کہاں سے لیں گے اور پھر گن شپ ہیلی کاپٹر" ۔
سکاٹ نے قدرے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ یہاں قریب ہی ایئر فورس کا اڈا ہے ۔ وہاں گن شپ
ہیلی کاپٹر موجود ہیں ۔ سیکرٹ ایجنٹوں کے لئے ہیلی کاپٹر حاصل کرنا
کوئی بڑی بات نہیں" ...... جیکب نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے
کہ مزید کوئی بات ہوتی سکاٹ کی جیب سے ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز
سنائی دی تو اس نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹرانسمیٹر نکال
لیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ شیفرڈ کالنگ ۔ اوور" ...... بٹن آن کرتے ہی شیفرڈ
کی آواز سنائی دی ۔

"یس چیف ۔ میں سکاٹ بول رہا ہوں ۔ اوور"...... سکاٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میری صدر صاحب سے بات ہوئی ہے اور وہ یہ سب سن کر بہت پریشان ہوئے ہیں کہ ہمیں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو کیسے ان سارے معاملات کا علم ہوا۔ میں نے انہیں تفصیل بتائی تو انہوں نے ہمارے معاملات کی بے حد تعریف کی لیکن ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ آلہ ڈاکٹر شیکل کے پاس چیکنگ کے لئے بھیجا گیا تھا اور ڈاکٹر شیکل نے دو روز بعد انہیں رپورٹ دی کہ اگر آلے کو کھولا گیا تو اسے بند کرنا ناممکن ہو جائے گا کیونکہ اس آلے کا ٹی ٹی ڈایا گرام ان کے پاس موجود نہیں ہے اور جب تک ٹی ٹی ڈایا گرام نہ ہو اس کو کھولا ہی نہیں جا سکتا ۔ چنانچہ صدر صاحب نے ان سے یہ آلہ واپس منگوا لیا۔ وہ آج جاشیکا چھاؤنی کو اوپن کرنا چاہتے تھے لیکن اب انہوں نے کہا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے اسے ٹرپ کے ے استعمال کیا جائے ۔ چنانچہ اب جب تک پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہیں ہو جاتے یہ سیٹ اپ ایسے ہی رہے گا ۔ اوور"...... شیفرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے چیف کہ وہ آلہ لیبارٹری میں موجود نہیں ہے ۔ اوور"...... سکاٹ نے کہا۔

"نہیں ۔ وہ واپس پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ چکا ہے ۔ صدر صاحب نے بتایا ہے کہ اب پہلے پاکیشیا سے اس کا ٹی ٹی ڈایا گرام حاصل کر

ہو گا اور یہ کام بھی ڈبل زیرو نے کرنا ہے ۔ اوور"...... شیفرڈ نے جواب دیا۔

"چیف ۔ ایک کام مزید کریں تو ہم آسانی سے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ختم کر سکتے ہیں ۔ اوور"...... سکاٹ نے کہا۔

"وہ کیا ۔ اوور"...... شیفرڈ نے کہا۔

"چیف ۔ میرے آدمی جیکب نے بتایا ہے کہ اب جبکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہمارے سیٹ اپ کا علم ہو چکا ہے تو وہ کسی بھی ایئر فورس کے اڈے سے گن شپ ہیلی کاپٹر اڑا کر ہم پر اور جاشیکا چھاؤنی پر میزائلوں کی بارش کر سکتے ہیں اس لئے اگر چھاؤنی کی حفاظت کے لئے کمپیوٹرائزڈ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب کر دی جائیں تو پھر یہ خطرہ بھی ختم ہو سکتا ہے ۔ اس کے علاوہ وہ جس صورت میں بھی آئیں بہرحال ہم انہیں کور کر لیں گے ۔ اوور"...... سکاٹ نے کہا۔

"یہ کام اتنی جلدی نہیں ہو سکتا ۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں چیف سیکرٹری کو کہہ کر تمام ایئر فورس اڈوں پر ریڈ الرٹ کرا دوں گا تاکہ وہ کسی صورت بھی کوئی ہیلی کاپٹر حاصل نہ کر سکیں ۔ اوور"۔ شیفرڈ نے کہا۔

"یس چیف ۔ اگر ایسا ہو جائے تو تب بھی ٹھیک ہے ۔ اوور"۔ سکاٹ نے کہا۔

"اوکے ۔ ہو جائے گا ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سکاٹ نے ٹرانسمیٹر آف کر

دیا۔

"اب تو تم مطمئن ہو"...... سکاٹ نے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ اب یہ لوگ کسی صورت بھی ہم سے بچ کر نہیں جا سکتے"...... جیکب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جاؤ اور خود بھی محتاط رہو اور باقی سب کو بھی محتاط رہنے کا کہہ دو"...... سکاٹ نے کہا تو جیکب اثبات میں سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ یہ رہائش گاہ عمران نے ایک پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے نقد بھاری رقم بطور سیکورٹی دے کر سیاح کے طور پر حاصل کی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ نے رہائش گاہ کے ساتھ کاریں نہیں لیں ان کے بغیر ہم کیا کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"کاریں تو مل جائیں گی لیکن بطور سیاح ہمارے لئے ضروری تھا کہ ہم کاروں کو پہلے لے جا کر پولیس ہیڈ کوارٹر اپنے نام رجسٹرڈ کرواتے کہ اب یہ اتنے دنوں تک ہمارے استعمال میں رہیں گی۔ یہاں پولیس اور ٹریفک کا سارا نظام کمپیوٹرائزڈ ہے اس لئے جب تک کمپیوٹر میں فیڈنگ نہ ہو جائے کہ ان کاروں کو کون استعمال کر رہا ہے اس وقت تک کاروں کو سڑک پر آنے ہی نہیں دیا جاتا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب بغیر کاروں کے ہم کیسے مشن مکمل کریں گے" ۔ صفدر نے کہا۔

"ہمیں غلط ناموں سے کاریں حاصل کرنا پڑیں گی" ...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

"غلط ناموں سے ۔ کیا مطلب" ...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پولیس کو ڈاج دینے کے لئے یہاں بھی چکر چلائے جاتے ہیں ۔ سیاحوں کے فرضی ناموں سے کاریں رجسٹرڈ کرائی جاتی ہیں اور پھر یہ کاریں وہ لوگ بھاری قیمت دے کر حاصل کر لیتے ہیں جو پولیس سے اپنی شناخت چھپانا چاہتے ہیں" ...... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"انسان ہر جگہ بہرحال انسان ہی ہوتا ہے" ...... صفدر نے کہا۔

"اور تنویر ہر جگہ تنویر ہی ہوتا ہے" ...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

"یہ تم نے کیا بات کی ہے ۔ میری سمجھ میں تو نہیں آئی ۔ میں تنویر ہی ہوں تو بہرحال ہر جگہ تنویر ہی رہوں گا" ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تم صفدر اور کیپٹن شکیل سے پوچھ لو جو اس بات پر ہنسے ہیں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان کا تو کام ہی یہی رہ گیا ہے کہ تمہاری فضول باتوں پر ہنستے

رہیں" ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کی بات کا مطلب تھا کہ جس طرح انسان ہر جگہ انسان ہوتا ہے اور اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتا اس طرح تنویر بھی ہر جگہ تنویر ہی بنا رہتا ہے ۔ رقابت سے دستبردار ہی نہیں ہوتا" ۔ کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا ۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے" ...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب کیا مشن مکمل نہیں کرنا جو یہاں اطمینان سے بیٹھ گئے ہو" ۔ جولیا نے کہا۔

"کوئی بات سمجھ ہی نہیں آ رہی ۔ اس لئے بیٹھا ہوا ہوں ۔ جب سمجھ میں آ جائے گی تو اٹھ کر کھڑا ہو جاؤں گا اور زیادہ سمجھ میں آئی تو چل بھی پڑوں گا" ...... عمران نے جواب دیا۔

"تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے ۔ اب آخر کیا رکاوٹ ہے مجھے بتاؤ" ...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی ایک رکاوٹ ہو تو بتاؤں" ...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ تو ہی کیا رکاوٹیں ہیں" ...... جولیا نے کہا۔

"پہلی رکاوٹ تو تنویر ہے ۔ دوسری رکاوٹ صفدر کی یادداشت اور تیسری رکاوٹ تمہارا نقاب پوش چیف ہے" ...... عمران نے رکاوٹوں کی گردان شروع کی تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

"بس بس ۔ فضول باتوں کی ضرورت نہیں" ...... جولیا نے ہاتھ اٹھا کر برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو تم بتاؤ کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس ۔ اب ایسی جذباتی باتیں مت کرو ۔ کوئی رکاوٹ نہیں ہے ۔ یہ سب تمہاری اپنی کمزوری ہے ۔ تم اس معاملے میں انتہائی کمزور واقع ہوئے ہو" ...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔

"ارے ۔ ارے ۔ یہ کام میرا اور تنویر کا تو ہو سکتا ہے تمہارا نہیں ۔ بیٹھو" ...... عمران نے اس کے اٹھتے ہی بلند آواز میں کہا۔

"کیا کام" ...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ۔ فرہاد کی طرح پہاڑ کاٹ کر دودھ کی نہر نکالنا اور صحرا میں لیلیٰ لیلیٰ پکارتے پھرنا" ...... عمران نے جواب دیا۔

"ان کی مثالیں مت دو ۔ وہ واقعی اپنے قول کے پکے تھے" ۔ جولیا نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی ۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی ۔ شاید عمران کی بات نے اس کے دل کے تاروں کو چھیڑ دیا تھا۔

"عمران صاحب ۔ اب جب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ ایس وی میزائل کا بنیادی آلہ جاشیکا ایریئے کی سن فورٹ چھاؤنی کے نیچے موجود لیبارٹری میں ہے اور سن فورٹ چھاؤنی میں ریڈ الرٹ کر دیا

گیا ہے اور ڈبل زیرو کا سکاٹ خصوصی انتظامات کے تحت وہاں موجود ہے تو آپ مشن مکمل کرنے کی بجائے یہاں آ کر اس طرح اطمینان سے بیٹھ گئے تھے جیسے مشن مکمل کر چکے ہوں" ۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ تمہیں بھی معلوم ہے ۔ تم بتاؤ کیا لائحہ عمل ہونا چاہئے" ...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں سن فورٹ کے عقبی طرف سے اندر جانا چاہئے کیونکہ ہارپ نے جو تفصیل سکاٹ کے بارے میں بتائی ہے اس کے مطابق ان کا کیمپ سن فورٹ کے سامنے کے رخ پر ہے" ۔ صفدر نے کہا ۔

"ان کے پاس سیٹلائٹ ویژن ہے اور سیٹلائٹ ویژن سے وہ وسیع علاقے میں معمولی سی حرکت کو بھی چیک کر سکتے ہیں" ۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم خواہ مخواہ لمبے چکروں میں پڑ جاتے ہو ۔ وہاں سے قریب کسی ایئر فورس اڈے سے کوئی گن شپ ہیلی کاپٹر حاصل کر کے سکاٹ کا کیمپ تباہ کر دو اور پھر چھاؤنی پر میزائل برسا کر وہاں اتر جاؤ اور مشن مکمل کر لو" ...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے ۔ اس طرح ہم آسانی سے مشن مکمل کر لیں گے ۔ لیکن ہمیں بیک وقت دو ہیلی کاپٹر حاصل کرنے چاہئیں ۔

ایک سے سکاٹ کا چیکنگ کیمپ تباہ کر دیا جائے اور دوسرے سے چھاؤنی اور پھر ایک فضا میں فائرنگ کرتا رہے اور دوسرے میں موجود افراد لیبارٹری تباہ کر کے وہاں سے آلہ نکال لیں"۔ جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ خوشی سے جگمگا اٹھا۔

"لیبارٹری کا راستہ اندر سے ہی کھل سکتا ہے باہر سے نہیں اور اسے اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ باہر سے میزائل فائر کرنے کے باوجود یہ راستہ نہیں کھل سکتا اس لئے جب تک یہ راستہ کھلے گا کرانس کی ایئر فورس اور فوج ہمیں گھیر لے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ کم از کم یہاں فضول بیٹھنے سے تو بچ جائیں گے"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں اس لئے ہمیں ایسی پلاننگ بنانی چاہئے کہ سکاٹ اور چھاؤنی والوں کو معلوم ہی نہ ہو سکے اور ہم مشن مکمل کر لیں"...... صفدر نے کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"کیوں۔ ہم پہاڑی علاقے میں چھپ کر جا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تنویر کی بات درست ہے۔ سیٹلائٹ ویژن کی وجہ سے وہاں ہماری نقل و حرکت آسانی سے چیک ہو جائے گی۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہم فوجی یونیفارمز حاصل کر لیں اور فوجی جیپوں پر سوار

کر وہاں پہنچیں۔ اس صورت میں لازمی بات ہے کہ ہمیں فوری ہلاک نہ کیا جائے گا اور ہم سکاٹ کا کیمپ ختم کر سکتے ہیں اور پھر آگے بڑھا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام کیسے ہو گا۔ فوجی جیپیں اور فوجی یونیفارمز کہاں سے ملیں گی"...... صفدر نے کہا۔

"کرانس میں لازماً چیف کا نمائندہ ہو گا۔ وہ یہ کام آسانی سے کر سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ کرانس میں کوئی نمائندہ موجود نہیں ہے۔ پہلے تھا لیکن پھر وہ ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی نہیں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے خیال کے مطابق اس رہائش گاہ کا علم کسی کو نہیں تھا اس لئے یہاں فون کون کر سکتا تھا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل آپ کا یہ نمبر مجھے کلب کے مینجر رافٹ نے دیا ہے۔ میرا نام راکسن ہے اور میں یہاں ہال گرین روڈ پر واقع کوئین کلب کا مالک اور مینجر ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا میرا کام ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہاں۔ لیکن آپ کو اس کے لئے ایڈوانس ادائیگی کرنا ہو گی۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ رقم بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالرز"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ رقم کہاں اور کب ادا کرنا ہو گی اور کام کب تک ہو جائے گا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا کام ہو چکا ہے۔ اگر آپ فوری ادائیگی کر دیں تو فوری آپ کو آگاہ کیا جا سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم یہاں آ جاؤ تمہیں گارینٹڈ چیک مل جائے گا لیکن کام حتمی ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایڈریس بتا دیا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ کام حتمی ہو گا"...... راکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کون تھا اور کیا کام تم نے اس کے ذمے لگایا تھا۔ تم نے تو کچھ نہیں بتایا"...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں حتمی طور پر یہ بات نہیں تھی کہ کام ہو جائے گا اس لئے میں نے نہیں بتایا۔ اب بتا دیتا ہوں۔ میڈم جینی کی ہلاکت کی اطلاع لامحالہ سکاٹ یا شیفرڈ تک پہنچ جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ شیفرڈ یا سکاٹ کرانس کے صدر سے کہہ کر لیبارٹری سے یہ آلہ کسی اور جگہ شفٹ کرا دیں اور ہم وہیں سر پٹختے رہ جائیں"۔ عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ۔ تم آخر کس طرح یہ سب کچھ سوچ لیتے ہو اور واقعی ایسا ہو بھی جاتا ہے۔ میرے تو ذہن میں یہ خیال تک نہ آیا تھا"...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق فوراً ہی اقرار کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ واقعی آپ نے انتہائی گہری بات سوچی ہے۔ لیکن کیا ایک عام سے ہوٹل کا مالک اور مینجر یہ سب باتیں معلوم کر سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"گریٹ لینڈ کے ایک آدمی سے مجھے رافٹ کا پتہ ملا تھا اس لئے جب میں نے کوٹھی حاصل کی تو ساتھ ہی میں نے رافٹ سے اس کے ذریعے پبلک فون بوتھ سے بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ اس کوئین کلب کا راکسن ہی ایک ایسا شخص ہے جس کا خصوصی تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اسی طرح کی باتوں میں انہیں کافی وقت لگ گیا اور پھر راکسن آ گیا۔ عمران نے اس سے علیحدگی میں بات کی اس کے ساتھ صرف صفدر تھا۔ عمران نے جیب سے ایک چیک بک نکالی اور ایک چیک پر دستخط کر کے اور رقم لکھ کر اس نے وہ چیک راکسن کو دے دیا۔ راکسن نے چیک کو بغور دیکھا اور پھر اچھی طرح مطمئن ہونے کے بعد اسے جیب میں ڈال لیا۔

"مسٹر مائیکل۔ ہمارا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس میں صدر صاحب کی سیکرٹری سے ہے اور ہم ہر ماہ اسے بھاری رقم ادا کرتے ہیں۔ سیکرٹری کا نام مارٹینا ہے اور مارٹینا نہ صرف صدر صاحب کے

بہت قریب ہے بلکہ ایک لحاظ سے پورے پریذیڈنٹ ہاؤس پر اس کا ہولڈ ہے۔ جب میں نے اس سے رابطہ کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ صدر صاحب نے پاکیشیا سے حاصل ہونے والا سائنسی آلہ مارشل کلب کے سپیشل ایریئے میں جا کر جاشیکا ایریئے میں موجود سن فورٹ چھاؤنی کے نیچے موجود خفیہ سائنسی لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر شیک کو کلب بلوا کر اس کے حوالے کیا تھا جو بعد میں واپس منگوا لیا گیا"...... راکسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ آلہ اب بھی پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہے یا کہیں اور بھجوا دیا گیا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"میں نے کوشش کی تھی لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ مارٹینا نے بتایا ہے کہ صدر صاحب نے یہ آلہ اپنے ذاتی بیگ میں رکھا تھا اس کے بعد کچھ نہیں معلوم کہ یہ آلہ کہاں ہے"...... راکسن نے جواب دیا۔

"اس کے بعد صدر صاحب کی کیا مصروفیات رہی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہی ہیں۔ البتہ مارٹینا نے بتایا ہے کسی خفیہ سرکاری ایجنسی کے چیف شیفرڈ کی کال صدر صاحب نے وصول کی جس میں اس آلے کے بارے میں بات چیت ہوئی تو صدر صاحب نے اسے بتا دیا کہ آلہ لیبارٹری سے واپس منگوا لیا گیا ہے پھر انہوں نے ٹی ٹی ڈایا گرام پاکیشیا سے حاصل کرنے کا مشن

شیفرڈ کے ذمے ہی لگا دیا"...... راکسن نے کہا۔

"کیا مارٹینا سے میری بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ البتہ میرا نام وہاں رجسٹرڈ ہے۔ میں وہاں بات کر سکتا ہوں۔ آپ نے جو معلوم کرنا ہے وہ میں معلوم کر سکتا ہوں"۔ راکسن نے کہا۔

"میں یہی حتمی طور پر معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آلہ اب کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"مارٹینا کو تو خود معلوم نہیں تو پھر وہ کیسے بتا سکتی ہے"۔ راکسن نے جواب دیا۔

"تم بات تو کرو۔ شاید وہ کچھ بتا سکے"...... عمران نے کہا تو راکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جیب سے ایک خصوصی انداز کا سیل فون پیس نکال لیا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ سپیشل سیٹلائٹ فون ہے جس کی کال ریکارڈ نہیں ہو سکتی۔

"لاؤڈر کا بٹن دبا دینا"...... عمران نے کہا تو راکسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"سپیشل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راکسن بول رہا ہوں۔ سپیشل کال کرو"...... راکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے

فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔

"یس ۔ راکسن بول رہا ہوں" ...... راکسن نے کہا۔

"مارٹینا بول رہی ہوں ڈیئر۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے" ۔ دوسری طرف سے لاڈ بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"پارٹی مطمئن نہیں ہو رہی مارٹینا۔ وہ حتمی طور پر معلوم ... چاہتے ہیں کہ پاکیشیائی آلہ اس وقت کہاں ہے" ...... راکسن ... کہا۔

"میں نے بتا تو دیا ہے کہ صدر صاحب نے آخری وقت وہ ... اپنے پرسنل بیگ میں رکھا تھا اور بس ۔ اس سے زیادہ مجھے ... نہیں ہے" ...... مارٹینا نے کہا۔

"مجھے دو فون ۔ میں بات کرتا ہوں" ...... عمران نے منہ بنا... ہوئے کہا۔

"پارٹی تم سے بات کرنا چاہتی ہے ۔ پارٹی کا نام مائیکل ... سنو۔ ان لوگوں کا مطمئن ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ ... ایڈوانس لے چکا ہوں" ...... راکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن جو کچھ میں جانتی ہوں وہی بتا سکتی ..." مارٹینا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو راکسن نے فون پیس ... طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ۔ مائیکل بول رہا ہوں" ...... عمران نے سنجیدہ ... کہا۔

"مسٹر مائیکل ۔ جو کچھ میں جانتی تھی وہ میں نے راکسن کو بتا دیا ہے ۔ آپ مزید کیا پوچھنا چاہتے ہیں" ...... مارٹینا نے کہا۔

"مس مارٹینا ۔ جب صدر صاحب نے آلہ اپنے ذاتی بیگ میں رکھا تھا اس کے بعد صدر صاحب کی ذاتی مصروفیات کیا رہیں ۔ کیا وہ اس بیگ سمیت پریذیڈنٹ ہاؤس سے باہر گئے تھے یا نہیں" ۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ وہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہی رہے ہیں اور ابھی تک موجود ہیں" ...... مارٹینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس دوران انہوں نے کسی سے خصوصی ملاقات کی ہے" ۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ انہوں نے کرانس انٹرنیشنل بینک کے جنرل مینجر سے ملاقات کی ہے ۔ انہوں نے اچانک مجھے فون کر کے ایون مائیکل کو کال کرنے کا حکم دیا اور پھر ان کے آنے پر ان کے ساتھ اپنے سپیشل آفس میں بیس منٹ تک رہے اور پھر مائیکل واپس چلا گیا" ۔ مارٹینا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اس ایون مائیکل کا آفس کہاں ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"برکلر روڈ پر کرانس انٹرنیشنل بینک کا ہیڈ آفس ہے ۔ مائیکل وہاں بطور جنرل مینجر آفس ہے" ...... مارٹینا نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ" ...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور فون پیس اس نے واپس راکسن کو دے دیا۔

"مسٹر مائیکل آپ کا خیال ہے کہ یہ آلہ صدر صاحب نے مائیکل کو دیا ہو گا"...... راکسن نے کہا۔

"نہیں ۔ وہ سائنسی آلہ ہے اس لئے کسی سائنس دان کے پاس ہی ہو سکتا ہے ۔ بہرحال یہ بات اب طے ہے کہ آلہ صدر صاحب کے ذاتی بریف کیس میں ہے ۔ اب اس کی نگرانی کرنی پڑے گی کہ وہ اسے کہاں پہنچاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جب بھی ایسا ہوا مارٹینا کو بہرحال معلوم ہو جائے گا" ۔ راکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ دو تین روز بعد پھر رابطہ کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے ۔ شکریہ ۔ اب اجازت دیں"...... راکسن نے کہا۔ عمران اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر راکسن عمران سے مصافحہ کر کے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ پی اے ٹو جنرل مینجر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"مارٹینا بول رہی ہوں۔ سپیشل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"

عمران نے مارٹینا کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جنرل مینجر سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ۔ جنرل مینجر مائیکل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

"سپیشل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ مارٹینا بول رہی ہوں" ۔ عمران نے کہا۔

"یس میڈم ۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"صدر صاحب معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے جو کام آپ کے ذمے لگایا تھا وہ ہو گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس میڈم ۔ حکم کی فوری تعمیل کر دی گئی ہے"...... جنرل مینجر نے جواب دیا۔

"کیا تفصیل ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سوری ۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ ان کے علاوہ اور کسی کو اس بارے میں تفصیل نہ بتائی جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے صفدر واپس آگیا۔

"کیا خیال ہے عمران صاحب ۔ صدر صاحب نے یہ آلہ بینک لاکر میں رکھوا دیا ہے" ...... صفدر نے کہا۔

"میں نے فون کر کے معلوم کیا ہے ۔ اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ جو کام صدر صاحب نے اس کے ذمے لگایا تھا وہ اس نے کر دیا ہے اس سے زیادہ اس نے کچھ نہیں بتایا" ...... عمران نے کہا۔

"اب تو معاملات آسانی سے طے ہو سکتے ہیں ۔ اس مائیکل کو گھیر کر لاکر سے آلہ حاصل کیا جا سکتا ہے ۔ کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا" ۔ صفدر نے کہا۔

"بظاہر تو ابھی یہی معلوم ہوتا ہے ۔ بہرحال یہ کام اب تم نے کرنا ہے" ...... عمران نے کہا تو صفدر چونک پڑا۔

"کیا مطلب عمران صاحب" ...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"تم نے مائیکل کو گھیرنا ہے اور پھر آلہ واپس حاصل کرنا ہے ۔ کوئی کام تو تم اور تمہارے ساتھی بھی کر لیا کریں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ میں مس جولیا کو بتاتا ہوں" صفدر نے بھی ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی شیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ شیفرڈ بول رہا ہوں" ...... شیفرڈ نے کہا۔

"ہاروے بول رہا ہوں جناب" ...... دوسری طرف سے ریڈ لائن کے اے سیکشن کے نئے انچارج ہاروے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے" ...... شیفرڈ نے چونک کر کہا۔

"جناب ۔ یہ لوگ تو اب تک ٹریس نہیں ہو سکے البتہ ایک اہم اطلاع ملی ہے اس بارے میں" ...... ہاروے نے کہا۔

"کیسی اطلاع" ...... شیفرڈ نے چونک کر پوچھا۔

"کوئین کلب کے مالک اور مینجر راکسن نے پریذیڈنٹ ہاؤس میں صدر صاحب کی پرسنل سپیشل سیکرٹری مارٹینا سے اس پاکیشیائی ٹولے کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں" ...... ہاروے نے کہا تو شیفرڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیسے معلوم ہوا"...... شیفرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں ریڈ لائن کے اے سیکشن نے بھی نیٹ ورک قائم کیا ہوا ہے ۔ اس نیٹ ورک نے یہ کال اس وجہ سے چیک کر لی کہ اس میں لفظ پاکیشیائی استعمال ہوا تھا"۔ ہاروے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یقیناً راکسن کا رابطہ پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہو گا ۔ تم اسے کور کر کے اس سے معلومات حاصل کرو تاکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو سکے ۔ البتہ اس سے پہلے یہ معلوم کرو کہ اس سائنسی آلہ کے متعلق راکسن نے پاکیشیائیوں کو حتمی طور پر کیا معلومات مہیا کی ہیں"...... شیفرڈ نے کہا۔

"یس سر ۔ میں معلومات حاصل کر کے آپ کو کال کروں گا"۔ ہاروے نے کہا۔

"مجھے فوری رپورٹ بھی دینا اور یہ کوشش بھی کرنا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ تمہارے سیکشن کے ہاتھوں ہی ہلاک ہوں تاکہ سوسن کا انتقام ان سے لیا جا سکے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ نجانے کس طرح ایسے معاملات طے کر لیتے ہیں ۔ یہ واقعی انتہائی حد تک خطرناک لوگ ہیں ۔ بہرحال اب ہاروے بھوت

کی طرح ان کے پیچھے لگ جائے گا"...... شیفرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو شیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ شیفرڈ بول رہا ہوں"...... شیفرڈ نے کہا۔

"ہاروے بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے"...... شیفرڈ نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ میں نے راکسن کو اس کے آفس سے اغوا کروانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن وہ آفس سے اچانک چلا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد جب اس کی واپسی ہوئی تو اے سیکشن نے اسے اغوا کر لیا اور پھر ایک خصوصی پوائنٹ پر پہنچایا گیا جہاں اس نے سخت ترین تشدد کے بعد اپنی زبان کھول دی ۔ اس نے صدر صاحب کی سپیشل سیکرٹری کے ذریعے معلوم کیا تھا کہ پاکیشیائی سائنسی آلہ جاشیکا ایریئے کی سن فورٹ چھاؤنی کے نیچے موجود لیبارٹری سے واپس منگوا لیا گیا ہے اور یہ آلہ صدر صاحب نے اپنے ذاتی بریف کیس میں رکھ لیا تھا۔ اس کے بعد سیکرٹری کو بھی معلوم نہیں کہ اب یہ آلہ کہاں ہے ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے راکسن کو اپنی رہائش گاہ پر بلوایا تھا۔ وہاں انہوں نے اسے ایک لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک دیا لیکن جو اہم ترین بات معلوم ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اس سپیشل سیکرٹری کی بات راکسن نے اس پاکیشیائی ایجنٹ مائیکل سے کرائی تھی اور مائیکل نے

سپیشل سیکرٹری سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ کرانس انٹرنیشنل بینک کے جنرل مینجر ایون مائیکل نے بھی صدر صاحب سے ان کے سپیشل آفس میں ملاقات کی تھی۔ اس کے بعد راکسن واپس چلا گیا۔ اس سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی رہائش گاہ کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئیں تو اس کوٹھی کو ٹی ایس کی مدد سے چیک کرایا تو وہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود تھے۔ وہاں اے سیکشن نے میزائل فائر کئے اور کوٹھی مکمل طور پر تباہ کر دی گئی لیکن جب وہاں چیکنگ کی گئی تو وہاں سے ایک لاش بھی نہیں ملی"...... ہاروے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ لوگ کہاں گئے۔ کیا وہ جنات تھے جو غائب ہو گئے"...... شیفرڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب"...... ہاروے نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو تمہارے ایکشن کے بارے میں پہلے ہی علم ہو گیا اور وہ کسی نہ کسی طرح وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ تمہاری کارکردگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریڈ لائن کا اے سیکشن ایک بار پھر ناکام ہو گیا ہے"...... شیفرڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ لوگ حد درجہ چالاک اور شاطر ہیں۔ انہوں نے یقیناً راکسن کی نگرانی کرائی ہو گی اس لئے جب راکسن کو اغوا کیا گیا

تو یہ سمجھ گئے کہ معاملات اوپن ہو چکے ہیں اس لئے یہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ بہرحال اب یہ معاملات ہمارے ہاتھوں میں ہیں۔ میں نے اپنے آدمی اس مائیکل کے آفس میں بھجوا دیئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ لازماً اب مائیکل کو گھیریں گے"...... ہاروے نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ صدر صاحب نے یہ سائنسی آلہ اسی مائیکل کو دیا ہو گا۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ صدر صاحب نے خاموشی سے آلہ مائیکل کو اس لئے دیا تاکہ وہ اسے کسی سپیشل لاکر میں رکھ دے اور اس طرح کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ آلہ کہاں ہے۔ لیکن راکسن کے ذریعے ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس کا بھی سراغ لگا لیا ہے اس لئے اب وہ لازماً مائیکل کو گھیریں گے اور میں اپنے آدمی پہلے ہی مائیکل کے آفس کے میں تعینات کر دیئے ہیں لہذا اس بار ہم انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... ہاروے نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی سمجھ دار آدمی ہو۔ ویری گڈ۔ لیکن اب انہیں بغیر کسی توقف کے گولی مار دینا۔ میں ایک لمحے کے لئے بھی ان کو زندہ رکھنے کا قائل نہیں ہوں"...... شیفرڈ نے کہا۔

"یس جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شیفرڈ نے فوری کٹ دینے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" یہ واقعی انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں ۔ حد درجہ خطرناک ۔ لیکن اب یہ بچ کر نہیں جا سکتے ۔ ارے ہاں ۔ اب سکاٹ کی وہاں موجودگی کی کیا ضرورت رہ گئی ہے ۔ اب ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے تو بہرحال وہاں کا رخ نہیں کرنا" ...... شیفرڈ نے اچانک ایک خیال کے تحت بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر سکاٹ کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن آن کر دیا ۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ شیفرڈ کالنگ ۔ اوور " ...... شیفرڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" سکاٹ اٹنڈنگ یو ۔ اوور " ...... تھوڑی دیر بعد سکاٹ کی آواز سنائی دی۔

" سکاٹ ۔ تم تمام انتظامات ختم کر کے واپس آجاؤ۔ تمام صورت حال تبدیل ہو چکی ہے ۔ اوور " ...... شیفرڈ نے کہا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف ۔ کیا ہوا ہے ۔ اوور " ...... سکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شیفرڈ نے اسے مائیکل کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ پھر تو واقعی پاکیشیائی ایجنٹ یہاں نہیں آئیں گے۔ سن فورٹ چھاؤنی میں تو ویسے ہی ریڈ الرٹ ہے ۔ اوور " ...... سکاٹ نے کہا۔

" صدر صاحب نے صرف پاکیشیائی ایجنٹوں کو ڈاج دینے کے لئے وہاں ریڈ الرٹ کروایا ہے ۔ اوور " ...... شیفرڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے چیف ۔ اب واقعی وہاں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہم واپس آرہے ہیں ۔ لیکن آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کر سکوں ۔ اوور " ...... سکاٹ نے کہا۔

" فی الحال ریڈ لائن کا اے سیکشن ان کے خلاف کام کر رہا ہے۔ ضرورت پڑی تو تمہیں بھی آگے لایا جائے گا ۔ ابھی نہیں ۔ اوور اینڈ آل " ۔ شیفرڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

سن فورٹ چھاؤنی کا انچارج کرنل ٹام اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... کرنل ٹام نے اپنے مخصوص سخت لہجے میں کہا۔

" ایموئیل بول رہا ہوں سر۔ چیکنگ ٹاور نمبر فور سے "۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" یس ۔ کیوں کال کی ہے ۔ کوئی خاص بات "...... کرنل ٹام نے چونک کر پوچھا۔

" سر ۔ سامنے جنگل میں ڈبل زیرو نے نگرانی کے لئے جو کیمپ لگائے تھے وہ سب ختم کر کے واپس جا رہے ہیں "...... ایموئیل نے جواب دیا۔

" کیوں ۔ وجہ "...... کرنل ٹام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ مصنوعی طور پر حیرت کا اظہار کر رہا ہے ۔

" معلوم نہیں جناب ۔ آپ ان سے خود پوچھ لیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں معلوم کرتا ہوں "...... کرنل ٹام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ سکاٹ بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" کرنل ٹام بول رہا ہوں ۔ مجھے چیکنگ ٹاور سے اطلاع ملی ہے کہ آپ سب کچھ سمیٹ کر واپس جا رہے ہیں ۔ کیوں ۔ کیا ہوا "۔ کرنل ٹام نے کہا۔

" ہم واقعی واپس جا رہے ہیں ۔ لیکن آپ تو اس طرح حیرت ظاہر کر رہے ہیں جیسے آپ کو علم نہ ہو کہ ایس ڈی میزائل کا بنیادی آلہ اب لیبارٹری میں نہیں رہا بلکہ صدر صاحب کے پاس واپس پہنچ چکا ہے اور اس بات کا علم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی ہو چکا ہے "۔ سکاٹ نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ ہمیں تو یہی حکم دیا گیا تھا کہ ہم اداکاری جاری رکھیں "...... کرنل ٹام نے کہا۔

" آپ تو اچھی اداکاری کر رہے ہیں لیکن پریذیڈنٹ ہاؤس سے

بات آؤٹ ہو چکی ہے ۔ اب یہاں نگرانی کرنا فضول ہے"۔ سکاٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جب تک ہمیں حکم نہیں ملے گا ہم تو اداکاری بہرحال جاری رکھیں گے "...... کرنل ٹام نے کہا۔

"آپ واقعی وہی کچھ کریں جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے"۔ سکاٹ نے ہنستے ہوئے کہا تو کرنل ٹام نے رابطہ ختم کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی جس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی۔

" آؤ کیپٹن میری ۔ میں کافی دیر سے تمہارا انتظار کر رہا تھا"۔ کرنل ٹام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک ضروری کام میں مصروف تھی اس لئے دیر ہو گئی"۔ کیپٹن میری نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ٹام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کرنل ٹام بول رہا ہوں"...... کرنل ٹام نے کہا۔

" سپیشل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ مارٹینا بول رہی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ٹام بے اختیار چونک پڑا۔

" یس ۔ فرمائیے "...... کرنل ٹام نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ٹام اس طرح مؤدب ہو گیا جیسے وہ صدر صاحب کے

روبرو بیٹھا ہو۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی مخصوص بھاری آواز سنائی دی ۔

" کرنل ٹام بول رہا ہوں جناب ۔ سن فورٹ چھاؤنی سے"۔ کرنل ٹام نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کرنل ٹام ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ سائنسی آلہ چھاؤنی سے واپس منگوا لیا گیا ہے اس لئے اب وہاں ریڈ الرٹ کی ضرورت نہیں ۔ لیکن اس کے باوجود تم نے بہرحال چوکنا اور الرٹ رہنا ہے"...... صدر نے کہا۔

" یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... کرنل ٹام نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ٹام نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ سمتھ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" کرنل ٹام بول رہا ہوں"...... کرنل ٹام نے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" خطرہ ختم ہو گیا ہے اس لئے ریڈ الرٹ ختم کر دو اور باقی تمام پابندیاں بھی ختم کر دو ۔ البتہ ویسے ہی عام حالات میں سب کو محتاط

اور چوکنا رہنا ہوگا"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہوگی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ٹام نے رسیور رکھ دیا۔

"شکر ہے۔ ریڈ الرٹ تو ختم ہوا۔ اب تو ہم دو تین روز کے لئے کہیں جا سکتے ہیں"...... کیپٹن میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ابھی نہیں۔ البتہ دو تین روز بعد چلیں گے"...... کرنل ٹام نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا تو کیپٹن میری اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

عمران رہائش گاہ میں اکیلا موجود تھا جبکہ جولیا باقی ساتھیوں سمیت مائیکل کو گھیرنے چلی گئی تھی۔ گو جولیا نے عمران کو ساتھ لے جانے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن عمران نے انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اگر وہ ساتھ گیا تو سارا کام وہ خود کر لے گا اس لئے وہ سب عمران کے بغیر چلے گئے تھے۔ عمران دراصل اس لئے رک گیا تھا کہ اسے راکسن اور مارٹینا کی اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ صدر نے اس قدر اہم آلہ مائیکل کے حوالے کر دیا ہوگا۔ ویسے بھی یہ صرف اندازہ تھا ورنہ مائیکل کو آلہ دیتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تھا اس لئے عمران اصل بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔ لہذا ساتھیوں کے جانے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور راکسن کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"کوئین کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راکسن سے بات کرائیں۔ میں مائیکل بول رہا ہوں"۔ عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"سوری۔ وہ اپنے آفس میں موجود نہیں ہیں۔ آپ ان کے اسسٹنٹ مارکونی سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارکونی بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ میں نے راکسن سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ چیف کو ان کے آفس سے اغوا کر لیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ مگر کیوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں اس کی وجہ ان کی آپ سے ملاقات ہی ہے"۔ مارکونی نے جواب دیا۔

"پلیز کھل کر بات کریں"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ باس راکسن جب آپ سے ملنے گئے تو یہاں دو مشکوک افراد کو دیکھا گیا جنہیں میں ذاتی طور پر جانتا تھا۔ ان کا تعلق ایک خفیہ تنظیم ریڈ لائن کے اے سیکشن سے تھا۔ آپ سے ملنے کے بعد

جب باس راکسن اپنے آفس میں گئے تو یہ لوگ بھی غائب ہو گئے۔ کچھ دیر بعد جب میں باس کے آفس میں گیا تو باس آفس سے غائب تھے اور عقبی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میں نے اے سیکشن کی انچارج میڈم سوسن سے بات کرنا چاہی تو مجھے معلوم ہوا کہ میڈم سوسن ہلاک ہو چکی ہے اور اب اے سیکشن کا انچارج ہاروے ہے۔ وہ بھی میرا واقف ہے لیکن اب تک اس سے رابطہ ہی نہیں ہو سکا"۔ مارکونی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا تو کسی سرکاری تنظیم سے تعلق نہیں ہے۔ یہ کوئی اور چکر ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ بہرحال میرا تو یہی اندازہ تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں موجود میک اپ باکس نکالا اور پھر میک اپ اور لباس تبدیل کر لیا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ راکسن سے اس کے حلیئے کے بارے میں معلوم کر لیا گیا ہو گا اس لئے عمران نے یہ رہائش گاہ بھی فوری طور پر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر جولیا کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مائیکل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ مارگریٹ اٹنڈنگ یو ۔ اوور " ...... چند لمحوں بعد جولیا کی
آواز سنائی دی۔

" مارگریٹ ۔ میں یہ رہائش گاہ فوری طور پر چھوڑ رہا ہوں کیونکہ
راکسن کو اغوا کر لیا گیا ہے ۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت روز گارڈن پہنچ
جانا ۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اوور اینڈ آل " ...... عمران نے کہا
اور ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالا اور عقبی طرف سے باہر آ گیا۔
باہر آتے ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک
دو منزلہ کلب کی خوبصورت عمارت کے سامنے موجود تھا۔ عمران نے
ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی اور کلب کے مین ہال کی طرف
بڑھ گیا۔ ہال میں زیادہ تر افراد اپنے انداز اور حلیئے سے فوجی لگ رہے
تھے ۔ عمران ایک کونے میں موجود خالی ٹیبل کی طرف بڑھا اور جا کر
کرسی پر بیٹھ گیا تو ایک ویٹر اس کے سامنے آ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا
ہو گیا۔

" ہاٹ کافی " ...... عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر " ...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا ۔
تھوڑی دیر بعد کافی سرو کر دی گئی ۔

" کیا تم یہ سو ڈالر حاصل کرنا چاہتے ہو " ...... عمران نے ہاتھ
میں پکڑے ہوئے سو ڈالر کا نوٹ ویٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے آہستہ
سے کہا تو ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔

" فرمائیے جناب " ...... ویٹر نے بجلی کی سی تیزی سے نوٹ جیب

میں ڈال کر مؤدبانہ انداز میں آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

" جاشیکا ایریئے میں سن فورٹ چھاؤنی کے کسی بڑے افسر کی
شناخت کراؤ کیونکہ میرا ایک کام وہاں کے انچارج کرنل ٹام نے روکا
ہوا ہے " ...... عمران نے کہا۔

" کرنل ٹام ۔ اوہ اچھا ۔ میں کچھ دیر بعد حاضر ہوتا ہوں " ...... ویٹر
نے چونک کر کہا اور واپس چلا گیا جبکہ عمران اطمینان سے کافی پینے
میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس آیا اور
اس نے ٹرالی میں کافی کے برتن رکھنے شروع کر دیئے اور ساتھ ہی اس
نے ایک چٹ عمران کی طرف بڑھا دی جس پر کیپٹن میری کمرہ نمبر
اٹھارہ دوسری منزل کے الفاظ لکھے ہوئے تھے ۔

" یہ کرنل ٹام کے بے حد قریب ہے ۔ اگر آپ اسے مدد پر آمادہ کر
لیں تو آپ کا کام ہو جائے گا " ...... ویٹر نے برتن رکھتے ہوئے آہستہ
سے کہا۔

" کیا وہ کمرے میں موجود ہے " ...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں ۔ وہ کمرے میں موجود ہے ۔ اگر آپ اسے بھاری رقم
دے دیں تو وہ آپ کا کام کرا دے گی " ...... ویٹر نے آہستہ سے کہا اور
ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا تو عمران اٹھا اور سیڑھیوں کی طرف
بڑھتا چلا گیا ۔ دوسری منزل پر کمرہ نمبر اٹھارہ کا دروازہ بند تھا۔ باہر
کیپٹن میری کے نام کی پلیٹ موجود تھی ۔ عمران نے کال بیل کا بٹن
پریس کر دیا۔

" کون ہے "...... ڈور فون سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

" میرا نام مائیکل ہے اور کرنل ٹام نے مجھے بھیجا ہے "۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا ۔ میں دروازہ کھولتی ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز سنائی دی اور دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک نوجوان لڑکی موجود تھی جس نے جینز کی پینٹ اور شرٹ کے اوپر جینز کی ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

" آیئے "...... لڑکی نے ایک لمحہ بغور عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک طرف ہٹ گئی ۔ عمران اندر داخل ہوا تو لڑکی نے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ اسے سائیڈ پر بنے ہوئے چھوٹے سے ڈرائینگ روم میں لے آئی ۔

" بیٹھیں ۔ کیا پیئیں گے آپ "...... لڑکی نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

" اوہ ۔ شکریہ ۔ کچھ نہیں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی پر بیٹھ کر جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اپنے سامنے موجود میز پر رکھ دی۔

" یہ رقم آپ کی ہو سکتی ہے اگر آپ میری چند باتوں کا درست جواب دے دیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ کرنل ٹام نے آپ کو بھیجا ہے "۔

لڑکی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کرنل ٹام کا نام بطور ریفرنس لیا گیا ہے ۔ مجھے آپ یہ بتائیں کہ کرنل ٹام سے آپ کے کیسے تعلقات ہیں "...... عمران نے کہا۔

" تعلقات ۔ کیا مطلب ۔ میں کرنل ٹام کی ماتحت ہوں اور اس کی پرسنل سیکرٹری بھی ہوں "...... لڑکی نے چونک کر کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ سن فورٹ چھاؤنی میں تعینات ہیں "۔ عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ مگر پہلے تفصیل تو بتائیں کہ آپ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں "...... میری نے کہا۔

" میرا نام مائیکل ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ رقم آپ کو دے دوں اور بس "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کے عوض آپ کیا چاہتے ہیں "...... میری نے کہا۔

" صرف چند معلومات "...... عمران نے جواب دیا۔

" کس بارے میں "...... میری نے چونک کر پوچھا۔

" کرنل ٹام کے بارے میں "...... عمران نے کہا تو میری کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" ٹھیک ہے پوچھیں ۔ لیکن پہلے یہ رقم مجھے دے دیں "۔ میری نے کہا تو عمران نے نوٹوں کی گڈی اس کی طرف بڑھا دی ۔ میری نے گڈی اس طرح جھپٹی جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں عمران اسے واپس نہ چھین لے اور پھر اٹھ کر تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف

بڑھ گئی ۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ اسے کسی محفوظ جگہ پر رکھنے گئی ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس آگئی ۔

" ہاں ۔ اب پوچھیں " ...... میری نے واپس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" آپ چھاؤنی سے کب آئی ہیں " ...... عمران نے کہا۔

" ابھی دو گھنٹے پہلے " ...... میری نے جواب دیا۔

" لیکن میں نے تو سنا ہے کہ وہاں سے کسی کا باہر آنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے " ...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ پہلے واقعی ایسا تھا لیکن اب یہ پابندی ختم کر دی گئی ہے " ...... میری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ پابندی ختم ہونے کے بعد آئی ہیں " ۔ عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ مگر آپ کون ہیں اور کیوں یہ ساری باتیں پوچھ رہے ہیں " ...... کیپٹن میری نے کہا۔

" آپ یہ بتائیں کہ کیا وہ سائنسی آلہ لیبارٹری سے باہر بھیجا گیا ہے یا نہیں " ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کک ۔ کک ۔ کون سا آلہ " ...... میری نے چونک کر کہا۔

" وہی جس کے لئے وہاں حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے " ۔ عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم " ...... میری نے کہا لیکن عمران اس کے لہجے

سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے حالانکہ جب اس نے بتایا کہ چھاؤنی میں پابندی ختم کر دی گئی ہے تو عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ ایس وی میزائل کا آلہ واقعی وہاں سے نکال لیا گیا ہے ۔ اس نے تو محض کنفرمیشن کے لئے یہ بات کی تھی لیکن میری کے ردعمل نے اسے چونکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

" مس میری ۔ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جو بھاری رقمیں دیتے ہیں وہ سب کچھ کر سکتے ہیں ۔ آپ ابھی نوجوان ہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی لاش گٹر کے کیڑے کھاتے پھریں " ...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مم ۔ مم ۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ۔ تم جا سکتے ہو ورنہ میں پولیس کو کال کر لوں گی " ...... میری نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ لاشعوری طور پر اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کا بازو گھوما اور میری چیختی ہوئی اچھل کر پہلو کے بل فرش پر گری اور پھر چند لمحے کراہنے کے بعد ساکت ہو گئی ۔ کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا ۔ کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے عمران کو یہ خدشہ نہیں تھا کہ میری کے چیخنے کی آواز باہر سنی گئی ہو گی ۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے میری کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ کمرے کی تلاشی کے دوران اسے ایک رسی کا بنڈل مل گیا۔ اس نے رسی سے میری کو کرسی پر اچھی طرح

باندھ دیا اور پھر اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے
چند لمحوں بعد میری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے
تو عمران نے ہاتھ ہٹالئے اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے
جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ چند لمحوں بعد
میری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دی اور اس نے لاشعوری طور
پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ
صرف کسمسا کر رہ گئی تھی۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے"...... اس نے انتہائی بوکھلائے
ہوئے لہجے میں سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مس میری۔ تم نے میرے ساتھ جھوٹ بولنے کی کوشش کی
ہے اور یہ اس کی سب سے ہلکی سزا ہے۔ اصل بات بتا دو ورنہ"۔
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں نے کوئی جھوٹ نہیں
بولا"...... میری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ بہرحال میں نہیں چاہتا کہ تمہیں ہلاک
کر دیا جائے لیکن اگر تمہارا دل اس رنگین دنیا سے بھر گیا ہے تو پھر میں
کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تم یقین کرو میں سچ بول رہی ہوں"...... میری نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"سچ جھوٹ کی مجھے اچھی طرح پہچان ہے۔ میں پانچ تک گنوں گا

اگر تم نے اس دوران سچ نہ بولا تو گولی تمہاری پیشانی کے آر پار ہو
جائے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ اس کی پیشانی کی طرف کر کے رک
رک کر گنتی گننا شروع کر دی اور کیپٹن میری کی آنکھیں حیرت سے
پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہنے لگا تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ"...... میری
نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولو۔ سچ بولنا ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا اور تمہاری زندگی کا
خاتمہ ہو جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ آلہ اب بھی وہیں ہے۔ ہاں وہ وہیں ہے"...... میری
نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے جو کچھ معلوم ہے وہ میں بتا دیتی ہوں۔ صدر صاحب نے
کرنل ٹام کو پریذیڈنٹ ہاؤس کال کیا اور اس کے لئے اپنا مخصوص
ہیلی کاپٹر چھاؤنی بھجوایا۔ کرنل ٹام پریذیڈنٹ ہاؤس گئے۔ واپس
آنے پر جب میں نے پوچھا تو اس نے مجھے خاموش رہنے کا کہہ کر
ساری تفصیل بتا دی۔ وہ میرا گہرا دوست ہے اس لئے وہ مجھ سے کچھ
نہیں چھپاتا۔ اس نے بتایا کہ صدر صاحب نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو
چکر دینے کے لئے گیم کھیلی ہے اور کرنل ٹام کو بلوا کر یہ ظاہر کیا ہے
کہ آلہ لیبارٹری سے واپس منگوا لیا گیا ہے کیونکہ اس کا کوئی ڈایا گرام

موجود نہیں ہے جس کے بغیر اس کو کھولا نہیں جا سکتا جبکہ آلہ اب
بھی لیبارٹری میں موجود ہے۔ البتہ انہوں نے چھاؤنی میں ریڈ الرٹ
رکھنے کا حکم دیا تھا لیکن پھر جب انہیں اطلاع ملی کہ اس بات کا علم
پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی ہو چکا ہے اور ڈبل زیرو کو بھی اور ڈبل زیرو
کا سکاٹ اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا ہے تو انہوں نے کرنل
نام کو میرے سامنے فون کر کے اسے حکم دیا کہ وہ اب ریڈ الرٹ
ختم کر دے تاکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو مکمل طور پر یقین ہو جائے کہ
آلہ یہاں سے جا چکا ہے۔ یہ پابندی ختم ہونے پر تو میں یہاں آئی
ہوں"...... میری نے اس بار تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور
پھر عمران نے اس سے چھاؤنی کی اندرونی پوزیشن کے ساتھ ساتھ
لیبارٹری کے راستے کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیں۔

"سوری کیپٹن میری"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی
کیپٹن میری کی کھوپڑی ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر فرش پر بکھر گئی۔
عمران نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور خاموشی سے کلب
سے باہر آ گیا۔ سائیڈ گلی میں پہنچ کر اس نے کوڑے کے ایک بڑے
سے ڈرم کی اوٹ میں جا کر جیب سے ماسک میک اپ نکالا اور اپنے
چہرے اور سر پر چڑھا کر ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ اب اس کا حلیہ
مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا اور پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا سڑک کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے یہ کارروائی اس لئے کرنا پڑی تھی کہ ویٹر نے

اسے غور سے دیکھا تھا اور اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی کیپٹن میری کی
لاش دستیاب ہو گئی پولیس فوراً پہنچ جائے گی اور عمران یہاں کی
پولیس کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ انتہائی فعال اور تیز
رفتاری سے کام کرتی ہے۔ سڑک پر پہنچ کر اسے جلد ہی ٹیکسی مل گئی
اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو روز گارڈن کا کہا اور ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد عمران روز گارڈن پہنچ گیا لیکن اس کے ساتھی یہاں
موجود نہ تھے۔ عمران ایک طرف موجود کیفے کی طرف بڑھ گیا اور اس
نے اپنے لئے کافی منگوا لی۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے
ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔

"مسٹر مائیکل۔ ہماری رہائش گاہ کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا
ہے"...... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"کیا تم وہاں گئے تھے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم روز گارڈن پہنچ جانا کیونکہ مجھے
معلوم تھا کہ کوٹھی کی ریڈ لائن کا اے سیکشن نگرانی کر رہا ہے۔ یہ
اور بات ہے کہ انہوں نے کوٹھی تباہ کر ڈالی ورنہ اگر وہ صرف نگرانی
کرتے رہتے تو تم سب پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا
گرتے"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کو کیسے علم ہو گیا تھا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"راکسن کو اس کے آفس سے اغوا کر لیا گیا تھا اور اس کے اسسٹنٹ نے بتایا تھا کہ اغوا کرنے والے ریڈ لائن کے اے سیکشن کے لوگ ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم بتاؤ کیا ہوا"...... عمران نے صفدر سے پوچھا کیونکہ وہ اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"مائیکل کی رہائش گاہ کو گھیرا گیا اور مائیکل سے معلوم ہوا کہ صدر صاحب نے اسے کال کر کے ایک فائل دے کر کہا اس فائل کو خفیہ لاکر میں رکھ دیا جائے۔ چنانچہ مائیکل نے یہ فائل ایک خفیہ لاکر میں خود جا کر رکھ دی اور پھر وہ اپنی رہائش گاہ پر آ گیا۔ مائیکل سے اس خفیہ لاکر کی تفصیلات معلوم کر کے میں خود وہاں گیا تو اس لاکر میں واقعی ایک فائل موجود تھی لیکن یہ فائل کرانس میں بننے والی کسی سکیم کے سلسلے کی تھی"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مائیکل کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"تنویر تو اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا لیکن مس جولیا نے اسے زندہ رکھنے کا حکم دیا اور اس سے حلف لیا کہ وہ ہمارے بارے میں کسی کو نہیں بتائے گا ورنہ اسے ہلاک کر دیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"جولیا واقعی عقلمند ہے۔ مائیکل کی ہلاکت کی خبر سنتے ہی کرانس کے صدر سمجھ جاتے کہ یہ کارروائی ہم نے کی ہے اور ہمیں اصل بات کا علم ہو گیا ہے جبکہ اب ایسا نہیں ہو گا کیونکہ مائیکل اپنی جان کے

خوف سے ہی خاموش رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ اس دوران کیا کرتے رہے ہیں"...... صفدر نے پوچھا تو عمران نے اسے مختصر طور پر کیپٹن میری کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ تو صدر صاحب نے باقاعدہ گیم کھیلی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن میری کی ہلاکت سے وہ چونک نہیں پڑیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"مجبوری تھی ورنہ پھر میری لامحالہ کرنل ٹام کو فون کر کے سب کچھ بتا دیتی"...... عمران نے کہا۔

"تو اب ہمیں سن فورٹ چھاؤنی پر ریڈ کرنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اور فوری طور پر"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ہمارے پاس تو نہ ہی کاریں ہیں اور نہ ہی اسلحہ"۔ صفدر نے کہا۔

"ہمیں پیدل جانا پڑے گا۔ کاریں تو دور سے مارک ہو جائیں گی کیونکہ وہاں باقاعدہ چیکنگ ٹاور بنے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ٹام اپنے بیڈ روم میں کرسی پر بیٹھا شراب پینے اور ٹی وی پر اپنا پسندیدہ پروگرام دیکھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ٹام نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ میں موجود شراب کا جام میز پر رکھ کر اس نے ریموٹ کنٹرول اٹھا کر ٹی وی کی آواز آہستہ کی اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کرنل ٹام بول رہا ہوں "...... کرنل ٹام نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیپٹن رینالڈ بول رہا ہوں جناب ۔ نائٹ ڈیوٹی آفیسر ۔ جی ایچ کیو سے کال ہے جناب "...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ اچھا ۔ کراؤ بات "...... کرنل ٹام نے کہا۔

"ہیلو ۔ کرنل سٹانزا بول رہا ہوں ۔ جی ایچ کیو سے "...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کرنل سٹانزا۔ میں کرنل ٹام بول رہا ہوں۔ فرمائیے"۔ کرنل ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن میری سن فورٹ چھاؤنی میں آپ کی پرسنل سیکرٹری کی پوسٹ پر تعینات تھی "...... کرنل سٹانزا نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"تھی کا کیا مطلب کرنل سٹانزا ۔ وہ اب بھی پرسنل سیکرٹری ہے "...... کرنل ٹام نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے ہلاک کر دیا گیا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ٹام بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کس نے ہلاک کیا ہے "...... کرنل ٹام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن میری کو ریڈ روز کلب کے ایک رہائشی کمرے میں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے ۔ ایک ویٹر نے لاش دریافت کی اور اس کی اطلاع مینجر کو دی ۔ مینجر ذاتی طور پر کیپٹن میری کو جانتا تھا۔ اس نے فوری طور پر جی ایچ کیو اطلاع دی جہاں سے ڈاکٹر ایمبولینس لے کر وہاں پہنچ گئے اور پھر اس کی لاش جی ایچ کیو لائی گئی ۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ کیپٹن میری کے بارے میں تفصیلی رپورٹ آپ براہ راست جی ایچ کیو بھجوائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اسے کیوں ہلاک کیا گیا ہے "...... کرنل سٹانزا نے کہا۔

"پولیس نے اس سلسلے میں کیا کام کیا ہے"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"فوری طور پر صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ کوئی مقامی آدمی اس سے ملنے کمرے میں گیا اور پھر وہ واپس چلا گیا۔ اس کے بعد کیپٹن میری کی لاش دریافت ہوئی۔ پولیس نے اس آدمی کا لباس اور حلیہ معلوم کر لیا ہے اور اب اس کی تلاش جاری ہے۔ ویسے پولیس کے سرسری اندازے کے مطابق یہ ڈکیتی کی واردات ہے۔ کیپٹن میری نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو اسے ہلاک کر دیا گیا"...... کرنل سانڑا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـ ویری بیڈ ـ کیپٹن میری ایک ہفتے کی چھٹی لے کر گئی تھی لیکن اس کے پاس اتنی رقم تو نہ تھی کہ باقاعدہ ڈکیتی کی جائے"۔ کرنل ٹام نے کہا۔

"پولیس انکوائری مکمل کر لے گی تو اصل بات سامنے آئے گی"...... کرنل سٹانزا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـ میں رپورٹ کل بھجوا دوں گا"...... کرنل ٹام نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ٹام نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ روز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر مارکن سے میری بات کراؤ ـ میں سن فورٹ چھاؤنی سے کرنل ٹام بول رہا ہوں"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"یس سر ـ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا ـ کرنل ٹام خود بھی ریڈ روز کلب جاتا رہتا تھا اور مینجر مارکن سے اس کے گہرے تعلقات تھے ـ

"ہیلو ـ مارکن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ـ

"کرنل ٹام بول رہا ہوں مارکن ـ کیپٹن میری کے ساتھ کیا ہوا ہے"...... کرنل ٹام نے کہا تو مارکن نے بھی وہی تفصیل دوہرا دی جو کرنل سٹانزا نے بتائی تھی ـ

"نہیں مارکن ـ یہ ڈکیتی والی بات یکسر غلط ہے ـ کیپٹن میری کے پاس کوئی بڑی رقم سرے سے تھی ہی نہیں ـ یہ کوئی اور چکر ہے"...... کرنل ٹام نے کہا ـ

"کرنل صاحب ـ ایک شرط پر آپ سے کھل کر بات ہو سکتی ہے ر آپ پولیس کو میری بات سے آگاہ نہیں کریں گے کیونکہ مجھے نب کی ساکھ اور عزت بچانے کی فکر ہے"...... مارکن نے کہا ـ

"تم بے فکر رہو مارکن ـ تمہاری بات کسی صورت بھی آؤٹ ہیں کی جائے گی"...... کرنل ٹام نے کہا ـ

"کرنل صاحب ـ کیپٹن میری کو باقاعدہ کرسی پر رسیوں سے ندھ کر ہلاک کیا گیا ہے اور آپ تو سمجھ سکتے ہیں کہ ڈاکوؤں کو ایسا

کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی"...... مارکن نے کہا۔

"رسیوں سے باندھ کر۔ کیا مطلب"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"کیپٹن میری کی لاش کلب سے ہسپتال لے جانے کے بعد میں نے اپنے طور پر اس کمرے کی تلاشی لی تو کچن کی ایک الماری سے مجھے رسی کا ایک ایسا بنڈل ملا جسے ویسے ہی پھینک دیا گیا تھا اور اس پر خون کے نشان بھی موجود تھے۔ پھر میں نے کرسیوں کا جائزہ لیا تو ایک کرسی پر ایسے نشانات موجود تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہاں رسی کی مدد سے کسی کو باندھا گیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ جس آدمی نے یہ قتل کیا ہے وہ آپ کے حوالے سے کمرے میں گیا تھ کیونکہ ڈور فون پر ہونے والی گفتگو فون کی میموری میں اس وقت تک محفوظ رہتی ہے جب تک اسے واش نہ کیا جائے۔ اس میموری سے معلوم ہوا ہے کہ آخری بار جو آدمی وہاں آیا اس نے آپ کا حوالہ دے کر اس سے بات کی تھی"...... مارکن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہوئی تھی۔ تفصیل بتاؤ"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"اس آدمی نے کہا کہ اس کا نام مائیکل ہے اور کرنل ٹام نے اسے بھیجا ہے۔ جس پر کیپٹن میری نے دروازہ کھولنے پر آمادگی کا اظہار کیا"...... مارٹن نے کہا۔

"حیرت ہے۔ یہ کون ہو سکتا ہے"...... کرنل ٹام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے۔ اب یہ آدمی پکڑا جائے گا تو اصل بات سامنے آئے گی"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"واقعی۔ تب ہی اصل بات معلوم ہو سکے گی۔ بہرحال شکریہ"۔ کرنل ٹام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔

"آخر یہ کون ہو سکتا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں۔ اسے کہیں سے معلوم ہو گیا ہو اور اس نے میری سے مل کر یہ بات معلوم کرنے کی کوشش کی ہو کہ سائنسی آلہ واقعی لیبارٹری سے باہر گیا ہے یا نہیں۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا کیونکہ میری کو اصل بات کا علم تھا۔ مگر اب کیا کیا جائے"...... کرنل ٹام نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ پھر اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کیپٹن رینالڈ کی آواز سنائی دی جو نائٹ ڈیوٹی پر تھا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملٹری سیکرٹری تو پریذیڈنٹ سے میری بات کراؤ"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو کرنل ٹام نے کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ٹام نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... کرنل ٹام نے کہا۔

" سر۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ سے بات کریں "۔ دوسری طرف سے کیپٹن رینالڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ہیلو۔ کرنل ٹام بول رہا ہوں "...... کرنل ٹام نے کہا۔

" یس۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کرنل ہیبر بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے باوقار سی آواز سنائی دی۔

" میں صدر صاحب سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں "۔ کرنل ٹام نے کہا۔

" سوری کرنل ٹام۔ صدر صاحب تو ایک ہفتے کے سرکاری دورے پر کارمن گئے ہوئے ہیں۔ وہ آج صبح ہی روانہ ہوئے ہیں۔ اب آپ کی بات تو ایک ہفتے بعد ہی ہو سکتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے "...... کرنل ٹام نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں تک وہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

" میجر سمتھ بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کرنل ٹام بول رہا ہوں "...... کرنل ٹام نے کہا۔

" یس سر۔ حکم سر "...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا

گیا۔

" چھاؤنی میں دوبارہ ریڈ الرٹ کرا دو۔ کسی بھی لمحے پاکیشیائی ایجنٹ یہاں حملہ کر سکتے ہیں "...... کرنل ٹام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" کیا دوبارہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے سر "...... میجر سمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں "...... کرنل ٹام نے مختصر سا جواب دیا۔

" یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ٹام نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا اور کرسی کی پشت سے کمر ٹکا دی کیونکہ اس سے زیادہ وہ اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جاشیکا ایریئے کی راہ گزر پر واقع ایک
چھوٹے سے گاؤں کے ایک مکان میں موجود تھا۔ اس مکان میں دو
کمرے اور کمروں کے سامنے برآمدہ اور اس کے بعد کھلا صحن اور
چاردیواری تھی۔ یہ مکان عمران نے کرانس کے دارالحکومت میں
ایک پراپرٹی ڈیلر کی معرفت حاصل کیا تھا اور پھر بسوں کے ذریعے وہ
دارالحکومت سے یہاں تک آئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی
علیحدہ علیحدہ بسوں میں سوار ہو کر یہاں پہنچے تھے کیونکہ عمران نے ان
کو خصوصی اسلحہ علیحدہ علیحدہ خریدنے اور یہاں تک آنے کی ہدایت
کی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ کیپٹن میری کی ہلاکت کے بعد ڈبل زیرو
کے ساتھ ساتھ فوج اور ملٹری انٹیلی جنس بھی یقیناً ان کو تلاش کر
رہی ہو گی اور اس وقت جو صورت حال تھی اس کے تحت عمران
کسی قسم کا رسک نہ لینا چاہتا تھا۔

"عمران صاحب۔ اب یہاں سے پیدل ہمیں سن فورٹ چھاؤنی
جانا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے یہاں کے بارے میں جو معلومات حاصل کی
ہیں اس کے مطابق سن فورٹ چھاؤنی کے عقب میں تقریباً چار کلو میٹر
کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا پہاڑی گاؤں نما قصبہ ہے۔ یہاں سیاح اکثر
آتے جاتے رہتے ہیں کیونکہ یہاں قدیم دور کی ایسی کشادہ غاریں
موجود ہیں جہاں پہلے لوگ رہتے تھے اور ان غاروں کے اندر انہوں
نے اپنی رہائشی سہولیات کے لئے قدیم ترین زمانے میں بھی ایسے
انتظامات کئے ہوئے تھے کہ جدید دور کے لوگوں کو بھی حیرت ہوتی
تھی۔ یہ غاریں پوری دنیا میں مشہور ہیں اس لئے بے شمار سیاح
یہاں آتے جاتے رہتے ہیں اور سیاحوں کو ان غاروں تک لانے اور
لے جانے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں اس لئے ہم یہاں
سے بس کے ذریعے پہلے اس قصبے میں جائیں گے اور پھر وہاں سے
آگے پیدل چل کر سن فورٹ کے عقبی طرف پہنچیں گے اور اس کے
بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ سب کارروائی وقت ضائع کرنے کے
مترادف ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار
چونک پڑے۔

"وہ کیسے"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ چھاؤنی کے عقب سے تو راستہ ہو گا نہیں اور سامنے

سے وہ بہرحال ہمیں چیک کر لیں گے ۔ اس کے علاوہ وہاں چاروں طرف واچنگ ٹاورز موجود ہیں ۔ ان کی چیکنگ سے ہم کیسے بچ کر چھاؤنی کے اندر جا سکتے ہیں " ...... جولیا نے کہا تو سب کے چہروں پر ایسے تاثرات پیدا ہو گئے جیسے وہ جولیا کی بات سے متفق ہوں ۔

" تمہاری بات درست ہے جولیا ۔ اس لئے تو چیف تم پر اندھا اعتماد کرتا ہے " ...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے ۔

" چیف مجھ پر نہیں تم پر اندھا اعتماد کرتا ہے " ...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" چلو ایک ہی بات ہے " ...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" عمران صاحب ۔ آپ مس جولیا کی بات کو مذاق میں مت اڑائیں ۔ وہ ٹھیک کہہ رہی ہے " ...... صفدر نے کہا ۔

" تو پھر بتاؤ کہ کیا کیا جائے " ...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" کرنا کیا ہے ۔ اسلحہ ہمارے پاس ہے ۔ بس مجھے چھاؤنی میں گھس جانے دو پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا " ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" اور پھر ہماری واپسی کیسے ہو گی ۔ جاشیکا ایریئے کے ساتھ کسی دوسرے ملک کی سرحد موجود نہیں ہے کہ ہم اس میں داخل ہو کر بچ جائیں گے ۔ فوج اور ڈبل زیرو چند لمحوں میں ہر طرف پھیل جائے گی

اور ہمیں یہاں سے نکلنے کے لئے دارالحکومت آنا ہو گا اور پھر وہاں سے گریٹ لینڈ یا کسی اور ملک جا سکتے ہیں " ...... عمران نے جواب دیا ۔

" عمران صاحب ۔ کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو اس لیبارٹری میں داخل ہونے کا خفیہ راستہ جانتا ہو " ...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" خفیہ راستہ ۔ کیا مطلب " ...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔

" اب تو دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں ۔ یا تو میں اپنا دماغ نکال کر کیپٹن شکیل کو تحفے میں پیش کر دوں یا پھر اس کا دماغ تنویر کو دے دوں " ...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" کیا مطلب ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو " ...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" کیپٹن شکیل کا دماغ اس قدر تیز ہو چکا ہے کہ میں جو کچھ بھی سوچتا ہوں وہ کیپٹن شکیل کو پہلے سے معلوم ہو جاتا ہے اس لئے اب میرے دماغ کا میری کھوپڑی میں ہونے کا کوئی فائدہ نہیں رہا ۔ دوسری صورت میں اگر میں نے اپنا دماغ بچانا ہے تو پھر کیپٹن شکیل کا دماغ تنویر کو دے دیا جائے ۔ ظاہر ہے تنویر کی کھوپڑی میں یہ اتنا تیز نہیں ہو گا جتنا کیپٹن شکیل کی کھوپڑی میں ہے " ...... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

" آئی ایم سوری عمران صاحب ۔ میں سمجھا تھا کہ آپ یہ بات چھپا

رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"تم سے تو اب کچھ نہیں چھپایا جا سکتا۔ اسی بات کا رونا تو میں رو رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی تو عمران نے فوراً ہاتھ جیب میں ڈال کر ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ایٹ کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ ایم اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"پرنس۔ بزنس ڈیل کامیابی سے مکمل ہو چکی ہے۔ رولڈو سپاٹ پر فائنل میٹنگ ہو گی۔ رولڈو سپاٹ میں ریڈ کلر کی ڈیمانڈ بڑھا دی گئی ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال دیا۔

"آؤ اب چلیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جب تک ہمیں تفصیل نہیں بتاؤ گے ہم میں سے کوئی نہیں جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"کیسی تفصیل"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس بزنس ڈیل کی۔ مجھے لگتا ہے کہ کیپٹن شکیل نے صحیح سوچا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"یہ میرا شاید آخری مشن ہے"...... عمران نے ایک طویل

سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ نانسنس۔ ایسی فضول باتیں مت کیا کرو"۔ جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہہ رہا ہوں کہ پہلے تو کیپٹن شکیل ہی تھا اب تو تم بھی اس گروہ میں شامل ہو چکی ہو جو مجھے بیکار کر کے بٹھانا چاہتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے سوری کہہ دیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہوا کیا ہے۔ کھل کر بات کرو"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوا یہ ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہ درست ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو کیا واقعی یہ بزنس ڈیل کسی آدمی کے [illegible] تھی۔ میں نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اب واقعی بتانے کے علاوہ چارہ نہیں رہا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ میں آلہ بھی واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں اور کرانس سے نکل جانے تک اس بات کو اوپن بھی نہیں کرنا چاہتا اس لئے اگر تم تنویر کی بات پر عمل کرتے ہوئے چھاؤنی میں گھس جاتے تو [illegible]۔ ہماری واپسی ناممکن ہو جاتی اس لئے ایک ہی صورت تھی کہ ہم بیوپاری [illegible] اس طرح داخل ہو سکیں کہ چھاؤنی والوں کو اس کا علم نہ ہو سکے

مجھے کیا سب کو معلوم ہے کہ لیبارٹری میں دو چار انچ قطر کی مشینری نہیں گئی ہو گی بلکہ وہاں بھاری مشینری بھی گئی ہو گی اور یہ بھاری مشینری ظاہر ہے چھاؤنی میں کرنل ٹام کے آفس کے راستے سے اندر نہیں گئی ہو گی بلکہ لامحالہ بڑا راستہ چھاؤنی سے باہر ہو گا جسے اب بند کر دیا گیا ہو گا۔ اگر اس راستے کے بارے میں علم ہو جائے اور اسے کھول لیا جائے تو ہم خاموشی سے لیبارٹری میں داخل ہو کر ڈاکٹر شیکل کے سر پر پہنچ سکتے ہیں اور پھر وہاں سے آلہ لے کر ان سب کا خاتمہ کر کے اسی راستے سے واپس کرانس کے دارالحکومت پہنچ سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہماری واپسی میں کوئی رکاوٹ نہ رہ جائے گی لیکن یہ راستہ دو صورتوں میں معلوم ہو سکتا تھا۔ ایک تو یہ کہ اس لیبارٹری کا نقشہ ہمیں مل جائے جو ہمیں نہیں مل سکا۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی تھی کہ کوئی ایسا آدمی مل جائے جس نے لیبارٹری کی تعمیر میں حصہ لیا ہو۔ میں نے گریٹ لینڈ فون کر کے ایک ٹپ حاصل کی تھی اور پھر اسے فون کر کے اس کے ذمہ یہ کام لگایا تھا۔ میں نے اسے خصوصی طور پر یہ کہا تھا کہ وہ بزنس کوڈ میں بات کرے تاکہ کال چیک بھی ہو جائے تو کوئی سمجھ نہ سکے۔ چنانچہ اس نے کال کر کے بتایا کہ اس نے آدمی تلاش کر لیا ہے اور اس کا نام رولڈو ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بال گہرے سرخ رنگ کے ہیں۔ وہ آدمی ہمیں غاروں والے علاقے میں ملے گا"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ساری بات اگر تم ویسے ہی بتا دیتے تو کیا حرج تھا"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر میں یہ بات پہلے بتا دیتا تو بات کی اہمیت ختم ہو جاتی"۔ عمران نے کہا۔

"بات کی نہیں بات کرنے والے کی اہمیت ختم ہو جاتی"۔ تنویر نے اچانک کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ مکان سے نکل کر علیحدہ علیحدہ ہو کر سڑک کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سے انہیں غاروں والے علاقے جسے اوگان کہا جاتا تھا میں جانے کے لئے بسیں مل سکتی تھیں اور پھر تقریباً دو گھنٹے کے بعد وہ ایک بار پھر اوگان میں اکٹھے ہو چکے تھے۔ یہاں سیاحوں کا خاصا رش تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی غاروں کی طرف بڑھنے کی بجائے ایک طرف کھڑے وہاں آنے جانے والوں کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی نے عمران کے قریب آکر مسٹر مائیکل کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ اس آدمی نے گہرے سرخ رنگ کی شرٹ پہن رکھی تھی جبکہ عمران اور اس کے ساتھی سرخ بالوں والے کو اب تک چیک کرتے رہے تھے۔

"مسٹر رولڈو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ کا حلیہ مجھے بتا دیا گیا تھا۔ ادھر آ جائیں"۔ رولڈو نے کہا اور پھر وہ سب ایک طرف بڑھ گئے۔

"مسٹر مائیکل ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کو لیبارٹری کے بارے میں کوئی خاص معلومات چاہئیں ۔ میں لیبارٹری کی تعمیر مکمل ہونے تک کام کرتا رہا ہوں ۔ فرمائیے ۔ آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں" ۔ رولڈو نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"ہم آپ کی معلومات کا معاوضہ بھی دیں گے اور معاوضہ آپ کی مرضی کے مطابق اور نقد ہو گا لیکن معلومات ہمیں درست اور حتمی چاہئیں" ...... عمران نے کہا تو رولڈو کے چہرے پر ایک چمک بھی ابھری آئی۔

"آپ بے فکر رہیں مسٹر مائیکل ۔ آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی" ...... رولڈو نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق کرانس کی ایک خفیہ سرکاری تنظیم سے ہے ۔ ہماری ایجنسی کو حتمی اطلاع ملی ہے کہ لیبارٹری میں کوئی غیر ملکی ایجنٹ کسی سائنس دان کے روپ میں موجود ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر ہم سیدھے راستے سے اندر جائیں تو وہ ایجنٹ ہمارے سائنس دانوں کو ہلاک کر سکتا ہے اس لئے ہم اس انداز میں اندر جانا چاہتے ہیں کہ آخری لمحے تک کسی کو بھی ہماری آمد کا علم نہ ہو سکے ۔ اس کے لئے لامحالہ ہمیں ایسے راستے کی تلاش ہے جس کے ذریعے لیبارٹری میں بغیر کسی کو معلوم ہوئے داخل ہو سکیں" ...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایسے تو صرف دو راستے ہیں لیکن جناب وہ تو اب بند کر دیئے

گئے ہیں ۔ یہ مشینری اور بھاری سامان لے جانے کے لئے بنائے گئے تھے" ...... رولڈو نے کہا۔

"بند راستے کھولنا ہمارا کام ہے ۔ تم ان دو میں سے اس راستے کے بارے میں بتاؤ جو تمہارے نزدیک زیادہ محفوظ ہے" ...... عمران نے کہا۔

"جی ایک راستہ ہے جو چھاؤنی سے تقریباً نصف کلو میٹر کے فاصلے پر ہے ۔ یہ ایک قدرتی کریک ہے جو خاصا گہرا ہے اور اس میں سے بہت آسانی سے گزرا جا سکتا ہے" ...... رولڈو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب معاوضہ بتاؤ تاکہ وہ تمہیں ابھی نقد ادا کر دیا جائے ۔ لیکن خیال رکھنا ہماری تنظیم بہرحال سرکاری ہے" ۔ عمران نے کہا۔

"آپ مجھے صرف دس ہزار ڈالر دے دیں ۔ میں آپ کو اس راستے سے اندر وہاں تک لے جاؤں گا جہاں تک وہ کھلا ہوا ہو گا" ۔ رولڈو نے کہا تو عمران نے جیب سے نوٹوں کی گڈی نکالی اور اس میں سے دس نوٹ نکال کر اس نے رولڈو کی طرف بڑھا دیئے ۔

"تھینک یو سر" ...... رولڈو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور نوٹ جیب میں ڈال لئے ۔

"آئیے میرے ساتھ ۔ یہاں سے پیدل جانا ہو گا" ...... رولڈو نے کہا۔

"احتیاط سے کیونکہ چھاؤنی میں واچ ٹاور سے ہمیں چیک نہ کیا جا

سکے "...... عمران نے کہا۔

" میں سمجھتا ہوں سر۔آپ آئیں "...... رولڈو نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات سر ہلا دیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی شیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔شیفرڈ بول رہا ہوں "...... شیفرڈ نے کہا۔

" سکاٹ بول رہا ہوں چیف "...... دوسری طرف سے سکاٹ کی آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں "۔ شیفرڈ نے کہا۔

" چیف ۔ وہ ابھی تک ٹریس نہیں ہو سکے حالانکہ کرانس سے جاشیکا جانے والے ایک ایک آدمی کو چیک کیا جا رہا ہے "۔ سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جاشیکا جانے والوں کی چیکنگ ۔ کیا مطلب "...... شیفرڈ نے چونک کر کہا۔

" چیف ۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ ان ایجنٹوں کو اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ سائنسی آلہ سن فورٹ سے نکال لیا گیا ہے ورنہ وہ اب تک لازماً کوئی نہ کوئی ایسا اقدام کرتے جس سے انہیں ٹریس کیا جا

سکتا اس لئے لازماً وہ سن فورٹ چھاؤنی میں جائیں گے"۔ سکاٹ نے کہا۔

" تمہاری بات ایک لحاظ سے درست ہے کیونکہ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ کرنل ٹام کی پرسنل سیکرٹری کیپٹن میری کو ریڈ روز کلب کے ایک رہائشی کمرے میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ گو اس واردات کو ڈکیتی کا رنگ دیا گیا ہے لیکن بہرحال ایسا نہیں ہے۔ لامحالہ یہ کام ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے۔ انہوں نے لازماً اس کیپٹن میری سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی جس سے واقعی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ سائنسی آلہ اس لیبارٹری سے نکال لیا گیا ہے"...... شیفرڈ نے کہا۔

" اوہ۔ مجھے تو اس کا علم نہ تھا۔ پھر تو یہ بات واقعی کنفرم ہو جاتی ہے۔ میں تو ایسے ہی اندازے سے نگرانی کرا رہا تھا کیونکہ دارالحکومت میں اے سیکشن چیکنگ کر رہا ہے"...... سکاٹ نے کہا۔

" تم نے کال کیوں کی تھی"...... شیفرڈ نے کہا۔

" چیف۔ میں نے کال اس لئے کی ہے کہ ایک ٹرانسمیٹر کال ہم نے کیچ کی ہے۔ یہ کال گو بزنس گفتگو کے متعلق ہے لیکن مجھے شک ہے کہ یہ خفیہ کال ہے لیکن اس میں جو الفاظ بولے گئے ہیں وہ میں سمجھ نہیں سکا۔ آپ کوڈ ورڈنگ کے ماہر ہیں اس لئے میں یہ کال آپ کو سنانا چاہتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سناؤ کال"...... شیفرڈ نے کہا۔

" یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹرانسمیٹر کال سنائی دینے لگی۔ شیفرڈ خاموش بیٹھا کال سنتا رہا اور پھر کلک کی آواز کے ساتھ ہی کال سنائی دینا بند ہو گئی۔

" آپ نے کال سن لی ہے چیف"...... کال ختم ہوتے ہی سکاٹ نے کہا۔

" ہاں۔ یہ کال بزنس کوڈ میں کی گئی ہے۔ تم نے اس کال کا ماخذ اور جہاں یہ کال کی گئی ہے دونوں جگہیں چیک کی ہیں"...... شیفرڈ نے کہا۔

" یس باس۔ کال کرانس کے دارالحکومت سے کی گئی ہے جبکہ اسے رسیو جاشیکا ایریئے کے سرحدی گاؤں راشیکا میں کیا گیا ہے"۔ سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ راشیکا پہنچ چکے ہیں"...... شیفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا یہ معلوم ہو گیا ہے چیف کہ یہ کال پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہی کی گئی ہے"...... سکاٹ کے لہجے میں بھی حیرت نمایاں تھی۔

" ہاں۔ اس بزنس کوڈ میں کہا گیا ہے کہ غاروں والے علاقے میں ایک آدمی پہنچ رہا ہے جس کا نام رولڈو ہے اور اس کی نشانی ریڈ کلر ہے۔ ریڈ کلر کے بال یا اس کا لباس ریڈ ہو گا اور رولڈو انہیں کوئی خاص معلومات مہیا کرے گا اور تم جانتے ہو کہ یہ غاروں والا علاقہ سن فورٹ کے عقبی طرف ہے اس لئے وہاں معلومات حاصل کرنے

کا مطلب ہوا کہ یہ لوگ چھاؤنی میں داخل ہوئے بغیر براہ راست کسی خفیہ راستے سے لیبارٹری میں داخل ہونا چاہتے ہیں"...... شیفرڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ پھر تو ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچنا چاہئے "...... سکاٹ نے کہا۔

"ہاں ۔ تم ایسا کرو کہ ہیلی کاپٹر پر ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ جاؤ اور پھر جس پر تمہیں شک ہو اسے گولیوں سے اڑا دو ۔ تحقیقات بعد میں کر لی جائیں گی ۔ سمجھ گئے ۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ فوری طور پر بہت ضروری ہے "...... شیفرڈ نے کہا۔

"یس چیف ۔ میں جلد ہی آپ کو رپورٹ دوں گا "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شیفرڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ واقعی ہمارے لئے عذاب بن گئے ہیں ۔ بہرحال اگر یہ لیبارٹری میں داخل ہو بھی جائیں تو ناکامی ان کا مقدر ہی ہو گی کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہیں وہ آلہ وہاں سے نہیں ملے گا اور دوسری بات یہ کہ اگر جاتے ہوئے سکاٹ انہیں چیک نہ کر سکا تو واپسی پر یقیناً اس کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے "...... شیفرڈ نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں اور رولڈو سمیت ایک قدرتی کریک کے اندر موجود تھا۔ یہ کریک خاصا کشادہ تھا اور اس میں قدرتی طور پر روشنی اور ہوا بھی کسی نہ کسی طرح پہنچ رہی تھی اس لئے انہیں اس کریک کے اندر چلتے ہوئے کوئی گھٹن محسوس نہ ہو رہی تھی ۔ لیکن کچھ اندر آنے پر اندھیرا ہونے لگا تھا اور اب وہ سب ٹارچوں کی روشنی میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ سب سے آگے رولڈو تھا جبکہ اس کے پیچھے عمران اور باقی ساتھی تھے اور پھر تقریباً نصف کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ سب یکلخت رک گئے کیونکہ آگے کریک بند تھا اور اسے بند بھی باقاعدہ انسانی ہاتھوں سے تعمیر شدہ دیوار سے کیا گیا تھا۔ ٹارچ کی تیز روشنی میں اس دیوار کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ یہ ریڈ بلاک کی دیوار نہیں تھی بلکہ عام میٹریل سے بنی ہوئی دیوار تھی۔

"آگے تو راستہ بند ہے جناب"...... رولڈو نے کہا۔

"ہاں واقعی ۔ میں تو سمجھا تھا کہ شاید اس میں کوئی دروازہ موجود ہو گا جسے ہاف آف کر کے کھولا جاسکے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاف آف کر کے ۔ کیا مطلب"...... رولڈو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے کراہنے کے بعد ساکت ہو گیا۔اس کے ساتھ موجود تنویر نے اس کی گردن پر اچانک کھڑی ہتھیلی کا بھرپور وار کر دیا تھا۔

"ارے ۔ کہیں فل آف تو نہیں کر دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو بھی جائے تو کیا فرق پڑے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"صفدر ۔ تمہارے بیگ میں آٹو میٹک وال کٹر موجود ہے اسے نکالو اور دیوار میں سوراخ کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب ۔ میرے خیال میں ہمیں بیرونی طرف کا بھی خیال رکھنا چاہئے ۔ کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا ہو سکتا ہے ۔ بلاوجہ کسی وہم میں مت پڑو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے ۔سب لوگوں کو لیبارٹری میں

جانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے میرے ساتھ صرف صفدر اور تنویر جائیں گے ۔ باقی لوگ بیرونی طرف نگرانی کریں گے"۔ عمران نے کہا تو اس بار تنویر نے کوئی احتجاج نہ کیا کیونکہ وہ عمران کے ساتھ لیبارٹری کے اندر جا رہا تھا ورنہ اگر عمران اسے نگرانی کے لئے کہتا تو یقیناً وہ احتجاج کرتا ۔ صفدر نے اس دوران دیوار کاٹنے کی کارروائی شروع کر دی جبکہ جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل واپس بیرونی راستے کی طرف چل پڑے ۔ تھوڑی دیر بعد صفدر نے اتنا بڑا سوراخ کر ڈالا کہ وہ آسانی سے اندر داخل ہو سکتے تھے ۔ دیوار کے دوسری طرف سٹور تھا جس میں خالی پیٹیاں اور اسی طرح کا دوسرا سامان موجود تھا۔ اور پھر وہ ایک ایک کر کے اس سٹور میں داخل ہو گئے۔

"کیا یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کرنا ہے"...... تنویر نے سرگوشی کے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے ۔ تمہیں ساتھ اسی لئے تو لایا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"عمران صاحب ۔ ہمیں پہلے ڈاکٹر شیکل کو تلاش کرنا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں واقعی ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ بھی تنویر کی فائرنگ کی زد میں نہیں آجائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا تم پہلے سب کا انٹرویو کرو گے"...... تنویر نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔
"پہلے گیس فائر کر دی جائے تو بہتر رہے گا"...... صفدر نے کہا
تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"ٹھیک ہے۔ گیس فائر کرو لیکن خیال رہے کہ ہمیں خود سانس
روکنا ہو گا یا تھوڑی دیر کے لئے واپس جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"میرے پاس ایسی گیس ہے جس کے اثرات چند لمحوں میں ختم
ہو جاتے ہیں لیکن ہے انتہائی زود اثر"...... صفدر نے کہا کیونکہ اسلحہ
اور دیگر سامان صفدر نے ہی خریدا تھا اور پھر عمران کے کہنے پر اس
نے بیگ میں سے گیس پسٹل نکالا اور اس میں میگزین ڈال کر اس
نے اندرونی دروازہ کھولا تو دوسری طرف راہداری تھی۔ صفدر نے
گیس پسٹل کا رخ اس راہداری کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ پسٹل
میں سے یکے بعد دیگرے کئی کیپسول فائر ہوئے اور پھر وہ دروازہ بند
کر کے پیچھے ہٹ گیا۔ کچھ دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی دوبارہ
راہداری کی طرف بڑھ گئے۔
"آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر دوسری طرف
راہداری میں پہنچ گیا۔ لیبارٹری زیادہ بڑی نہیں تھی۔ ایک بڑا ہال نما
کمرہ تھا جس میں ہر طرف مشینری نصب تھی لیکن ان مشینوں کے
سامنے بیٹھے ہوئے سب افراد بے ہوش ہو چکے تھے جبکہ ایک طرف
شیشے کا بنا ہوا کیبن تھا جس میں ایک میز اور کرسی کے علاوہ ایک
بڑی کنٹرولنگ مشین بھی موجود تھی۔ کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی

موجود تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔
"میرا خیال ہے کہ یہی ڈاکٹر شیکل ہے"...... صفدر نے کہا۔
"گیس کا اینٹی نکالو۔ اب یہ خود ہی بتائے گا"...... عمران نے کہا
تو صفدر نے پشت پر موجود بیگ میں سے ایک شیشی نکالی اور عمران
کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور پھر شیشی کا
دہانہ اس نے ادھیڑ عمر آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے
شیشی ہٹائی اور ڈھکن بند کر کے شیشی واپس صفدر کی طرف بڑھا
دی۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار
ہونے لگے اور پھر وہ ہوش میں آ گیا۔
"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... اس آدمی نے ہوش
میں آتے ہی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے مشین پسٹل اس کی کنپٹی
سے لگاتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"ڈا۔ ڈا۔ ڈاکٹر شیکل۔ مم۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ یہ کیا ہے"۔
اس آدمی نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تنویر۔ اب تم اپنا کام کر سکتے ہو"...... عمران نے تنویر سے کہا
تو تنویر اور صفدر سر ہلاتے ہوئے شیشے والے کیبن سے باہر چلے گئے
اور پھر فائرنگ کی آوازیں گونج اٹھیں۔
"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون ہو تم۔ تم کیسے اندر آ گئے"۔ ڈاکٹر
شیکل نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کیا جا رہا ہے اور ان کے بعد تمہاری باری ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہلاک ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ کیا مطلب ۔ اوہ ۔ مت کرو ایسا"...... ڈاکٹر شکیل نے جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو گھوما اور ڈاکٹر شکیل چیختا ہوا واپس کرسی پر جا گرا۔

"خبردار اگر کوئی حرکت کی تو گولی مار دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر شکیل کا چہرہ خوف کی شدت سے زرد ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر واپس کیبن میں آ گئے۔

"اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... تنویر نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر شکیل ۔ ایس وی میزائل کا بنیادی آلہ کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ ۔ وہ تو صدر صاحب کے پاس ہے"...... ڈاکٹر شکیل نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا ایک دھماکے سے باہر ہال میں جا گرا کیونکہ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر باہر اچھال دیا تھا۔

"بولو ۔ کہاں ہے آلہ"...... عمران نے باہر نکل کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ڈاکٹر شکیل کی پسلیوں میں ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"بب ۔ بب ۔ بتاتا ہوں ۔ مجھے مت مارو ۔ میں بتاتا ہوں"۔ ڈاکٹر شکیل نے رک رک کر کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"آلہ میرے آفس کی دیوار میں موجود سیف میں ہے"...... ڈاکٹر شکیل نے کہا تو عمران نے جھک کر اس کو بازو سے پکڑا اور اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"چلو ہمارے ساتھ اور آلہ نکالو"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر شکیل انہیں ایک آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں لے آیا۔ چند لمحوں بعد دیوار میں موجود سیف کھول کر ڈاکٹر شکیل نے آلہ نکال کر عمران کو دے دیا۔

"تم نے اسے اب تک کھولا کیوں نہیں"...... عمران نے آلے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا ٹی ڈایا گرام جب تک نہ مل جائے اسے کھولنا ضائع کرنے کے مترادف ہے"...... ڈاکٹر شکیل نے کہا۔

"تنویر ۔ اسے آف کر دو"...... عمران نے کہا تو تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر شکیل چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"عمران صاحب ۔ کیا یہ وہی آلہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ کیونکہ میزائلوں کے بنیادی آلے کی مخصوص ساخت کو میں سمجھتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران اس لیبارٹری کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں ۔ صرف مشینری تباہ کر دو کیونکہ لیبارٹری کے اوپر چھاؤنی ہے جس میں سینکڑوں فوجی موجود ہوں گے "...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر نے مشین پسٹل کی فائرنگ سے وہاں موجود تمام مشینوں کو تباہ کر دیا اور پھر وہ لوگ واپس اس سٹور میں پہنچ گئے جہاں سے وہ دیوار میں سوراخ کر کے لیبارٹری کے اندر آئے تھے ۔ کریک میں پہنچ کر عمران نے رولڈو کو چیک کیا تو وہ ختم ہو چکا تھا۔

"آؤ اب نکل چلیں "...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ کریک کے اس حصے میں پہنچ گئے جہاں کیپٹن شکیل موجود تھا جبکہ جولیا اور صالحہ وہاں موجود نہیں تھیں۔

"ارے ۔ کیا یہ خواتین سیر و تفریح کے لئے چلی گئی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ دونوں باہر چٹانوں کی اوٹ میں نگرانی کر رہی ہیں۔ آپ بتائیں کیا ہوا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کام ہو گیا ہے ۔ اب صرف واپسی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دور سے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے ۔ چند لمحوں بعد جولیا کریک کے اندر داخل ہوئی۔

"ایک ہیلی کاپٹر یہاں پہنچا ہے جس میں سے چھ مسلح افراد باہر آئے اور وہ اس انداز میں ادھر ادھر چیکنگ کر رہے ہیں جیسے انہیں کسی کی تلاش ہو"...... جولیا نے کہا۔

"وہ لوگ یہاں سے کتنے فاصلے پر ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں اور ہیلی کاپٹر غاروں والے علاقے کی طرف سے آیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب ہمیں محتاط انداز میں باہر جانا ہو گا اور ان سب کو ختم کر کے ہیلی کاپٹر حاصل کر کے واپس جانا ہو گا"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب محتاط انداز میں چلتے ہوئے کریک سے باہر آئے اور چٹانوں کی اوٹ لے کر ادھر ادھر بکھر گئے ۔ صالحہ بھی ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر اس چٹان کی طرف آ گئی جہاں عمران اور جولیا موجود تھے ۔

"کیا یہ فوجی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ کسی ایجنسی کے لوگ لگتے ہیں "...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کا تعلق ڈبل زیرو سے ہو"۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں چھ افراد اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے جو بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے ۔

"ان لوگوں کو ادھر ہی ہونا چاہئے ۔ لیکن یہاں تو کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"باس ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کسی غار یا کریک میں موجود ہوں"...... ایک دوسری آواز سنائی دی۔ جبکہ عمران اور اس کے

ساتھی خاموش بیٹھے رہے ۔

" میرا خیال ہے کہ انہیں ختم کر دینا چاہئے ۔ تم اپنے اپنے مشین پسٹل نکال لو ۔ جولیا تم دائیں طرف موجود افراد پر فائرنگ کرو جبکہ صالحہ بائیں جانب اور میں سامنے کے رخ پر آنے والے افراد پر فائرنگ کروں گا " ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا ۔ جولیا اور صالحہ نے بھی اپنے مشین پسٹل نکال لئے تو عمران یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی سامنے سے آنے والے دو آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے ۔ اسی لمحے جولیا اور صالحہ نے بھی فائر کھول دیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ چھ کے چھ افراد چیختے ہوئے نیچے گر پڑے ۔ جب عمران کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ ختم ہو گئے ہیں تو عمران آگے بڑھا ۔ اس کے آگے بڑھتے ہی جولیا اور صالحہ بھی آگے بڑھنے لگیں ۔ کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر بھی مختلف چٹانوں کی اوٹ سے باہر آ گئے ۔

" عمران صاحب ۔ فائرنگ کی آواز پہاڑیوں میں گونج کی وجہ سے چھاؤنی تک پہنچ گئی ہو گی اس لئے ہمیں یہاں سے فوری طور پر نکل جانا چاہئے " ...... صفدر نے کہا ۔

" ہاں ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو " ...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے اس طرف بڑھتے چلے گئے جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا ۔

کرنل ٹام اپنے آفس میں موجود تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس " ...... کرنل ٹام نے کہا ۔

" واچنگ ٹاور نمبر تھری سے کیپٹن میکم بول رہا ہوں " ۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ کیا کوئی خاص بات ہے " ...... کرنل ٹام نے کہا ۔

" چھاؤنی کے عقبی طرف ایک بڑا ہیلی کاپٹر چیک کیا گیا ہے ۔ یہ ہیلی کاپٹر دارالحکومت کی طرف سے پہلے غاروں والے علاقے کی طرف آیا اور وہاں اتر گیا اور اب چھاؤنی کے عقبی علاقے کی طرف ہے ۔ چھاؤنی کی عقبی طرف سے مشین پسٹلز چلنے کی بھی آوازیں سنائی دی ہیں اور پھر ہیلی کاپٹر واپس دارالحکومت چلا گیا " ...... کیپٹن میکم نے کہا ۔

"کیا تم نے اس کے پائلٹ سے بات کی ہے"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"یس سر۔ آتے ہوئے اس نے بتایا ہے کہ وہ سرکاری ایجنسی ڈبل زیرو کا سکاٹ ہے اور انہیں اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ غاروں والے علاقے میں آئے اور پھر چھاؤنی کے عقبی طرف جاتے دیکھے گئے ہیں اور وہ انہیں ہلاک کرنے آئے ہیں"...... کیپٹن مسیکم نے کہا۔

"کیا واپسی پر بھی تم نے اس سے بات کی تھی"...... کرنل ٹام نے پوچھا۔

"یس سر۔ میں نے کال کی لیکن ٹرانسمیٹر آف تھا"...... کیپٹن مسیکم نے کہا۔

"آدمی بھیج کر عقبی طرف معلوم کراؤ کہ وہاں کیا ہوا ہے اور مجھے رپورٹ دو"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ٹام نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو کرنل ٹام نے چونک کر اس طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کیپٹن مسیکم کالنگ۔ اوور"...... کیپٹن مسیکم کی متوحش سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ٹام اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"سر غضب ہو گیا۔ یہاں چھ لاشیں موجود ہیں اور لیبارٹری کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ تمام سائنس دان بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ اوور"...... کیپٹن مسیکم نے کہا۔

"کیا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ اوور"...... کرنل ٹام نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں سر۔ میں دو آدمیوں کے ساتھ خود چھاؤنی کے عقب میں پہنچا تو یہاں چھ مقامی افراد کی لاشیں موجود تھیں۔ میں نے ان کی تلاشی لی تو ان میں سے ایک کی جیب سے ڈبل زیرو کا کارڈ مل گیا جس پر سکاٹ اور اس کے سیکشن کا حوالہ بھی درج تھا جس پر میں بے حد پریشان ہوا۔ پھر میرے ساتھیوں نے ایک کریک میں قدموں کے نشانات چیک کیے۔ چنانچہ میں کریک میں داخل ہوا تو کریک کے اختتام پر ایک دیوار تھی جس میں ایک بڑا سوراخ تھا۔ وہاں ایک مقامی آدمی کی لاش بھی موجود تھی۔ میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ سوراخ کے دوسری طرف گیا تو ہم لیبارٹری میں پہنچ گئے۔ وہاں بڑے ہال میں تقریباً اٹھارہ افراد کی لاشیں موجود ہیں اور تمام مشینری تباہ کر دی گئی ہے۔ ایک آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک سیف بھی کھلا ہوا نظر آیا اور ڈاکٹر شیکل کو اس کمرے میں ہلاک کیا گیا ہے۔ اوور"...... کیپٹن مسیکم نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وری بیڈ۔ تم وہیں رکو میں خود آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ

آل "...... کرنل ٹام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ واپس اپنے آفس میں داخل ہوا تو اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور اسے ڈائریکٹ کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" جی ایچ کیو "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جنرل روگر سے بات کرائیں میں سن فورٹ چھاؤنی سے کرنل ٹام بول رہا ہوں۔ اٹ از ایمرجنسی "...... کرنل ٹام نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" کرنل ٹام بول رہا ہوں سر۔ سن فورٹ چھاؤنی سے "۔ کرنل ٹام نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس ۔ کیا ایمرجنسی ہے "...... دوسری طرف سے اسی طرح بھاری اور سرد لہجے میں کہا گیا۔

" سر۔ سن فورٹ چھاؤنی کے نیچے حکومت کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے جسے تباہ کر دیا گیا ہے اور تمام سائنس دانوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور تمام مشینری بھی تباہ کر دی گئی ہے "...... کرنل ٹام نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا راستہ تو چھاؤنی کے اندر سے جاتا ہے۔ پھر "...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" سر۔ پاکیشیائی ایجنٹ ایک کریک کے ذریعے لیبارٹری کی دیوار تک پہنچے اور پھر اسے کاٹ کر اندر داخل ہو گئے اور اس بات کا کسی کو علم تک نہ ہو سکا "...... کرنل ٹام نے کہا۔

" تفصیل بتائیں "...... جنرل روگر نے کہا تو کرنل ٹام نے کیپٹن میکم کی کال ملنے سے لے کر خود وہاں جا کر تفصیلی چیکنگ کرنے تک کی تفصیل بتا دی۔

" ویری بیڈ۔ مجھے صدر صاحب نے بریف کیا تھا کہ اس لیبارٹری میں پاکیشیا سے حاصل کئے ہوئے کسی سائنسی آلے پر کام ہو رہا ہے اور انہیں خدشہ تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں نہ پہنچ جائیں لیکن میں مطمئن تھا کہ یہ کسی صورت لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکیں گے لیکن ایسا ہو گیا ہے۔ ویری بیڈ "...... جنرل روگر نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

" سر۔ ڈبل زیرو کے چیف کو اس کی اطلاع دینا ضروری ہے کیونکہ ڈبل زیرو کا ایک سیکشن ان کے تعاقب میں یہاں پہنچا تھا لیکن ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے ہیلی کاپٹر میں وہ نکل گئے۔ ان کے چیف کا فون نمبر چیف سیکرٹری کے ذریعے مل سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی اطلاع فوری طور پر صدر صاحب

کو دینا بھی ضروری ہے کیونکہ وہ لوگ آلہ لے گئے ہیں"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں کرتا ہوں بات"...... جنرل روگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ٹام نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا کیونکہ جو کچھ وہ کر سکتا تھا وہ اس نے کر دیا تھا اس لئے وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کرنل ٹام بول رہا ہوں"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"چیف آف ڈبل زیرو شیفرڈ بول رہا ہوں ۔ جنرل روگر نے مجھے بتایا ہے کہ سکاٹ اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"...... کرنل ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تفصیل ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ٹام نے ایک بار پھر تفصیل دوہرا دی۔

"ٹھیک ہے ۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہم نپٹ لیں گے ۔ میرے آدمیوں کی لاشیں وہاں سے اٹھوا کر جی ایچ کیو بھجوا دیں"۔ شیفرڈ نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل ٹام نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"شاید یہ ابھی یہی سمجھ رہا ہے کہ اصل آلہ لیبارٹری میں موجود نہیں تھا"...... کرنل ٹام نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل ٹام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کرنل ٹام بول رہا ہوں"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں ۔ گریٹ لینڈ میں صدر صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر ۔ میں کرنل ٹام بول رہا ہوں"...... کرنل ٹام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل ٹام ۔ کیا آپ اس تباہ شدہ لیبارٹری میں خود گئے تھے"۔ دوسری طرف سے صدر صاحب کی تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... کرنل ٹام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے جنرل روگر کو رپورٹ دی ہے کہ ڈاکٹر شیکل کے آفس کی دیوار میں ایک سیف کھلا ہوا تھا ۔ یہ دیوار آفس کے دروازے کی دائیں طرف ہے یا بائیں طرف"...... صدر صاحب نے کہا تو کرنل ٹام بے اختیار چونک پڑا۔

"دائیں طرف کی دیوار ہے سر"...... کرنل ٹام نے کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ہمارے ٹریپ میں آ گئے ۔ گو ہمارے انتہائی اہم سائنس دان ہلاک ہو گئے اور انتہائی قیمتی مشینری بھی تباہ ہو گئی لیکن وہ آلہ بچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد

پریذیڈنٹ ہاؤس کے چیف سیکورٹی آفیسر کرنل رچرڈ آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ آپ ان کے ساتھ لیبارٹری میں جائیں اور ڈاکٹر شیکل کے آفس کے دروازے کی بائیں دیوار میں موجود خفیہ سیف کو کھول کر اس میں موجود آلہ کرنل رچرڈ کے حوالے کر دیں۔ اصل آلہ بائیں جانب دیوار میں موجود خفیہ سیف میں موجود ہے"۔ صدر صاحب نے کہا۔

" یس سر۔ یس سر"...... کرنل ٹام نے کہا تو دوسری طرف سے مزید کچھ کہے بغیر رابطہ ختم ہو گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ صدر صاحب تو خود انتہائی ذہین ترین ایجنٹ ثابت ہو رہے ہیں"...... کرنل ٹام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے انٹرکام پر کرنل رچرڈ کی آمد کی اطلاع دے کر انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ پہلے وہ بھی یہی سمجھا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ آلہ لے گئے ہیں لیکن اب صدر صاحب کی کال کے بعد اسے پہلی بار معلوم ہوا تھا کہ اصل آلہ محفوظ ہے اس لئے اس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا تھا۔ اب اسے کرنل رچرڈ کی آمد کا انتظار تھا۔

عمران کے علاوہ اس کے تمام ساتھی کرانس کے دارالحکومت کی ایک کوٹھی میں موجود تھے۔ عمران نے یہ کوٹھی ایک ایجنٹ کے ذریعے حاصل کی تھی جو گرین وڈ کالونی میں واقع تھی۔ وہ ہیلی کاپٹر پر کرانس کے نواحی علاقے میں اتر گئے تھے اور پھر وہاں سے وہ علیحدہ علیحدہ بسوں کے ذریعے اس کوٹھی میں پہنچے تھے۔ عمران ان سب کو یہاں چھوڑ کر خود کسی کام کے سلسلے میں باہر چلا گیا تھا اور اب اس کے ساتھی اس کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ عمران کو گئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تھا لیکن ابھی تک اس کی واپسی نہ ہوئی تھی۔

" عمران یقیناً آلہ کسی ذریعے سے پاکیشیا بھجوانے کی کوشش کر رہا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

" وہ اسے یہاں پاکیشیا کے سفارت خانے کے ذریعے بھجوا سکتا

ہے"...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران واپس آیا تو سب اس کا چہرہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ اس کا چہرہ اس طرح لٹکا ہوا تھا جیسے اس کا کوئی قریبی عزیز اچانک وفات پا گیا ہو یا وہ زندگی کی آخری پونجی بھی جوئے میں ہار گیا ہو۔ وہ آ کر کرسی پر اس طرح گر پڑا جیسے میلوں دور سے دوڑتا ہوا آ رہا ہو۔

"کیا ہوا۔ یہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں ڈاج دیا گیا ہے۔ جو آلہ ہم نے حاصل کیا ہے وہ اصلی نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... سب نے ہی تقریباً حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرانس کے صدر نے مجھے واقعی مات دے دی ہے۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہوا کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو معلوم ہو"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس آلے پر شک تھا اس لئے میں کنفرمیشن چاہتا تھا اور پھر میں نے ایک انٹرنیشنل پبلک فون بوتھ سے پاکیشیا میں سرداور سے بات کی اور ان کے ذریعے ہی اس سائنس دان سے بات ہوئی جو اس آلے سے براہ راست متعلق تھا۔ میں نے انہیں اس آلے کی

تفصیلات بتائیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایس وی میزائل کا آلہ نہیں ہے بلکہ جو تفصیلات میں نے انہیں بتائی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آلہ عام میزائل میں نصب ہونے والا ایک عام سا آلہ ہے جسے کراس ڈرم کہا جاتا ہے۔ اس کی ظاہری ہیئت، بھی ایس وی کے اس بنیادی آلے کی طرح ہی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود واضح فرق موجود ہوتا ہے اور پھر انہوں نے مجھے فرق بتایا جس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ اصلی آلہ نہیں ہے جس پر میں نے پریذیڈنٹ ہاؤس کال کیا تو وہاں سے پتہ چلا کہ صدر صاحب گریٹ لینڈ کے دورے پر گئے ہوئے ہیں لیکن انہیں وہاں لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتائی گئی ہے اور انہوں نے پریذیڈنٹ ہاؤس کے چیف سیکورٹی آفیسر کو خصوصی ہدایات دے کر سن فورٹ چھاؤنی بھجوایا ہے جس پر میں نے سن فورٹ چھاؤنی کے کرنل ٹام کو پریذیڈنٹ ہاؤس کی سپیشل سیکرٹری کے لہجے میں کال کی تو تب جا کر اصل بات سامنے آئی کہ صدر صاحب نے ڈاکٹر شیکل کو کہہ کر اصل آلہ ان کے آفس کے دروازے کی بائیں دیوار میں نصب خفیہ سیف میں رکھوا دیا تھا جبکہ یہ دوسرا آلہ ان کی ہدایت پر اس آفس کے دروازے کی دائیں دیوار میں موجود سیف میں رکھ دیا گیا تھا تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ لامحالہ اگر وہاں پہنچ جائیں تو انہیں ڈاج دیا جا سکے اور ایسا ہی ہوا۔ اب پریذیڈنٹ ہاؤس کا چیف سیکورٹی آفیسر کرنل رچرڈ خصوصی ہیلی کاپٹر پر وہاں گیا ہے تاکہ وہاں سے اصلی آلہ حاصل کر

کے پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچا دے اور پھر صدر صاحب اسے مزید ہدایات دیں گے کہ اس آلے کو کہاں پہنچایا جائے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو سب کے چہرے لٹک گئے۔

"ویری بیڈ۔ اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ اسلحہ لو اور پریذیڈنٹ ہاؤس چلو۔ کرنل رچرڈ آلہ لے کر وہیں پہنچے گا اور ہم نے اس سے اصل آلہ حاصل کرنا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس کے باہر اور اندر باقاعدہ فوج کا پہرہ موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"پھر وہیں چھاؤنی چلو کرنل رچرڈ وہیں پہنچے گا"...... تنویر نے کہا۔

"وہ ہیلی کاپٹر پر گیا ہے۔ ہمارے وہاں پہنچنے تک وہ وہاں سے واپس آ بھی جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم خود بتاؤ کہ کیا کرنا ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرے دماغ کی بیٹری تو مکمل طور پر فیل ہو چکی ہے اب تم خود سوچو کہ کیا کیا جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اصل آلہ پاکیشیائی سفارت خانے کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا ہے یا کسی دوسرے ذریعے سے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کمال ہے۔ ساری رات قصہ سنتے رہے اور صبح پوچھ رہے ہو کہ زلیخا مرد تھا یا عورت"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس کام میں آپ کو زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ لگ سکتا ہے لیکن آپ کی واپسی دو گھنٹے بعد ہوئی ہے اور آپ جس طرح مطمئن ہیں اور پھر آپ کی جو خاصیت ہے اس کے مطابق تو یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ بغیر کچھ کئے واپس آ کر ہمیں رپورٹ دیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ جھوٹ نہیں بول رہے اس لئے لازماً ایسا ہوا ہو گا جیسے آپ بتا رہے ہیں لیکن آپ نے بہرحال اصل آلہ حاصل کر لیا ہے اور آپ اسے پاکیشیا بھجوا چکے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں جادوگر ہوں۔ اگر ایسا ہوتا تو کم از کم تنویر تو اب تک پتھر کا بن چکا ہوتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہیں آخر میں ہی کیوں نظر آتا ہوں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تم میرے رقیب روسیاہ اوہ سوری۔ رقیب روسفید ہو۔ باقی سب ساتھی تو باراتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مسکراہٹ بتا رہی ہے کہ کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے۔ لہذا جو سچ ہے وہ بتا دو"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے

کہا۔

"میں نے جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی سچ ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ پھر اب کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا ۔ اب کیا کیا جائے ۔ کہنے سے تو معاملات کو بدلا نہیں جا سکتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سوائے عمران کے سب اس طرح اچھل پڑے جیسے فون کی گھنٹی بجنے کی بجائے شدید زلزلہ آگیا ہو ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ایم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی جس نے پہلے رولڈو کے بارے میں بزنس کوڈ میں بات کی تھی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"کرنل رچرڈ کامیاب لوٹا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مکمل رپورٹ دو"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب نے کرنل رچرڈ کو حکم دیا ہے کہ وہ اس آلہ کو پریذیڈنٹ ہاؤس میں رکھے ۔ کل وہ دورے سے واپس آ رہے ہیں اس کے بعد وہ اس سلسلے میں مزید احکامات دیں گے اور کرنل رچرڈ نے اس آلے کو پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی سیف میں رکھ دیا

ہے"...... ایم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل رچرڈ اب کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ پریذیڈنٹ ہاؤس سے ملحقہ رہائشی کالونی میں اپنی رہائش گاہ میں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب ہمیں ہر صورت میں پریذیڈنٹ ہاؤس میں داخل ہونا پڑے گا"...... تنویر نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ وہاں فوج کا پہرہ ہے اس لئے اب کچھ نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم ناکام واپس چلے جائیں ۔ نہیں ایسا تو کسی صورت نہیں ہو سکتا"...... تنویر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ میری جان جائے گی لیکن ناکامی کا داغ تو نہ ہو گا میرے دل پر"...... تنویر نے جذباتی انداز میں کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ تمہارا زندہ رہنا تو میرے لئے انتہائی ضروری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا۔

"یس ۔ ایم بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں ۔ کیا ہوا ۔ کرانس کی سرحد کراس ہو گئی یا نہیں "...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ جناب میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ مال گریٹ لینڈ کے پاکیشیائی سفارت خانے کے سفیر کے پاس پہنچ چکا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ویری گڈ ۔ کتنے میں سودا ہوا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیس لاکھ ڈالرز میں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کل چالیس لاکھ ڈالرز دینے ہیں ۔ ٹھیک ہے تم نے واقعی کام کیا ہے اس لئے تمہیں پچاس لاکھ ڈالرز کا چیک مل جائے گا ۔ اپنا آدمی بھیج دو تاکہ میں اسے گارنٹڈ چیک دے دوں "...... عمران نے کہا۔

"تھینک یو ۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں "...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ پاکیشیائی سفارت خانہ گریٹ لینڈ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں کرانس سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں ۔ سفیر صاحب سے بات کرائیں "...... عمران نے کہا۔

"یس سر ۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ عبدالسمیع بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرانس سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں ۔ کیا پیکٹ آپ تک پہنچ گیا ہے یا نہیں "...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ پہنچ گیا ہے اور میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق چارٹرڈ طیارے کے ذریعے اسے فوری طور پر پاکیشیا روانہ کر دیا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب تک پہنچے گا یہ طیارہ "...... عمران نے کہا۔

"آٹھ گھنٹوں بعد "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ شکریہ "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب آٹھ گھنٹوں بعد معلوم ہو سکے گا کہ کیا ہوا ہے ۔ لڑکا یا لڑکی "...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے ۔

"کیا مطلب "...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا ۔ اب بھی تفصیل پوچھنے کی ضرورت رہ گئی ہے "۔ کیپٹن شکیل کی بات درست ثابت ہوئی ہے ۔ عمران صاحب نے اصل آلہ حاصل کر کے اسے پاکیشیا بھجوا دیا ہے "...... عمران کے

بولنے سے پہلے صفدر نے کہا۔

" لیکن یہ سب ہوا کیسے ۔ اصل آلہ تو وہیں لیبارٹری میں موجود تھا جو صدر صاحب کے چیف سکیورٹی آفسر نے حاصل کر کے اسے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سیف میں رکھ دیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" فون پر عمران صاحب کی جو بات چیت ہوئی ہے اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ عمران صاحب نے اس ایم کے ذریعے چیف سکیورٹی آفیسر سے ڈیل کی اور اس نے بیس لاکھ ڈالرز کے عوض عمران صاحب کا دیا ہوا آلہ پریذیڈنٹ ہاؤس کے سیف میں رکھ دیا اور اصلی آلہ اس ایم کے حوالے کر دیا گیا جو اس نے یہاں سے گریٹ لینڈ پاکیشیائی سفارت خانے پہنچا دیا جہاں سے پاکیشیائی سفیر نے اسے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پاکیشیا بھجوا دیا ۔ اب صدر صاحب جب واپس آئیں گے تو وہ آلہ کسی سائنس دان کو دیں گے تو انہیں معلوم ہو گا کہ یہ اصلی نہیں ہے لیکن اس وقت تک اصل آلہ پاکیشیا پہنچ چکا ہو گا"...... صفدر نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر اطمینان کے گہرے تاثرات ابھر آئے۔

" اوہ واقعی ۔ وری گڈ"...... جولیا نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے ۔ یہ واقعی عمران کی بے پناہ ذہانت ہے جس کی وجہ سے مشن کامیاب ہو گیا ہے ورنہ تو واقعی ہمیں ٹریپ کیا گیا تھا"۔ تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیا تم سب گارنٹی دیتے ہوئے کہ چیف مجھے اس مشن کا چیک دے گا"...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

" اب اداکاری کی ضرورت نہیں ۔ سمجھے ۔ صفدر نے واقعی بھرپور اور درست تجزیہ کیا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو پھر گارنٹی دینے میں کیا حرج ہے"...... عمران نے اسی طرح مسمسے سے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ہم گارنٹی دیتے ہیں"...... صفدر نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے سب نے اس کی تائید کر دی۔

" تو پھر سن لو کہ آٹھ گھنٹوں بعد جو آلہ پاکیشیا پہنچ رہا ہے وہ وہی ہے جو میں اس لیبارٹری سے لایا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر اس چیف سکیورٹی آفیسر کو بیس لاکھ ڈالر کس بات کے دیئے گئے ہیں"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اس بات کے کہ وہ ڈبل زیرو کے چیف شیفرڈ کو یہ بتائے کہ جو آلہ وہ لیبارٹری سے لایا ہے وہ اصل ہے اور اس کی تصدیق پریذیڈنٹ ہاؤس میں بلائے جانے والے سائنس دانوں نے بھی کر دی ہے تاکہ میرے لائے ہوئے آلہ کو ایئرپورٹ اور دیگر تمام راستوں پر چیک کئے جانے کے انتظامات ختم کر دیئے جائیں اور پھر ایسا ہی ہوا ۔ اسی وجہ سے تو یہ آلہ گریٹ لینڈ پہنچ گیا ورنہ اس کی چیکنگ کے انتہائی سخت انتظامات کئے گئے تھے"...... عمران نے

جواب دیا۔

" تو آپ نے وہ اصل آلہ کیوں حاصل نہیں کیا اور نقلی آلہ بھجوانے کا کیا فائدہ "...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جب میرا بھیجا ہوا آلہ پاکیشیا پہنچے گا تو تب پتہ چلے گا کہ یہ اصل ہے یا نقل "...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن آپ نے تو کہا ہے کہ آپ نے سرداور سے بات کی ہے اور جو آلہ آپ لائے ہیں وہ نقلی ہے "...... صفدر نے کہا۔

" کرانس سے باہر کی جانے والی تمام فون کالز اور ٹرانسمیٹر کالیں چیک کی جا رہی ہیں۔ جو تفصیل میں نے بتائی ہے اس کے مطابق تو واقعی آلہ نقلی تھا اور اس بات سے تو ڈبل زیرو اور صدر صاحب مطمئن ہوئے کہ چیف سیکورٹی آفیسر جو آلہ لایا ہے وہ واقعی اصل ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو اس کا مطلب ہے کہ تم اصل آلہ لے آئے تھے لیکن پھر صدر صاحب نے کیوں دائیں اور بائیں دیوار کا چکر چلایا "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے کب کہا ہے کہ میں نے جو آلہ بھیجا ہے وہ اصل ہے۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ جب یہ آلہ پاکیشیا پہنچے گا تو پتہ چلے گا کہ یہ اصلی ہے یا نقلی "...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آخر تم ہمیں کیا سمجھتے ہو "...... تنویر نے یکلخت غصیلے لہجے میں

کہا۔

" میرے سمجھنے سے کیا فرق پڑے گا۔ جو کچھ تم ہو وہی رہو گے "۔ عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ آپ واقعی ہمیں احمق بنا رہے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپ اس آلہ کو ایک نظر دیکھتے ہی سمجھ گئے تھے کہ یہ اصلی ہے یا نقلی۔ باقی آپ کی بات درست ہے کہ آپ نے اسے چیکنگ سے بچانے کے لئے یہ کھیل کھیلا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ یہ سائنسی آلہ اصل ہے یا نقل "۔ صفدر نے کہا۔

" اس لئے تو میں نے تم سے چیک ملنے کی گارنٹی طلب کی تھی "...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل کی آواز سنائی دی۔

" ایم کا آدمی ہو گا۔ جاؤ اسے یہاں لے آؤ "...... عمران نے کہا تو صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔

" میرا نام راجر ہے اور مجھے مورسن نے بھیجا ہے "...... آنے والے نے کہا۔

" ٹھیک ہے "...... عمران کہا اور پھر جیب سے گارنٹڈ چیک بک نکال کر اس نے ایک چیک پر رقم درج کی اور پھر چیک بک سے علیحدہ کر کے اس نے چیک راجر کی طرف بڑھا دیا۔ راجر نے چیک

لے کر اسے چند لمحے غور سے دیکھا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں سرہلاتے ہوئے جیب میں ڈال لیا۔

" او کے ۔ ٹھیک ہے "...... راجر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلایا اور راجر باہر کی طرف مڑ گیا۔ اس کے پیچھے صفدر بھی اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

" اب سچ سچ بتاؤ کہ اصل چکر کیا ہے "...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" سچ بہت کڑوا ہوتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس دوران صفدر بھی واپس آگیا۔

" عمران صاحب پلیز "...... صفدر نے کہا۔

" میں اصل بات بتاتا ہوں "...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

" چلو تم بتاؤ "...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں ۔ اصل میں کرانس کے صدر واقعی بے حد ذہین ہیں۔ انہوں نے لاسٹ ٹریپ کے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دھوکہ دینے کے لئے اصل آلے کو نقلی کہہ دیا لیکن شاید انہیں یہ معلوم نہیں کہ عمران بھی سائنس دان ہے عام سیکرٹ ایجنٹ نہیں لہذا اصل اور نقل میں تمیز کر سکتا ہے اور جہاں تک چیف سیکورٹی آفیسر کو بھاری رقم دینے کی بات ہے تو واقعی اس کے اصل کہنے کی وجہ سے آلہ کو ملک سے باہر نکالنے کی

رکاوٹ ختم ہو گئی اور چیف سیکورٹی آفیسر بہرحال سائنس دان نہیں ہے اس لئے وہ اس نقلی آلے کو ہی اصل سمجھ کر لے آیا ہو گا لہذا اب وہ نہ صرف مطمئن ہو گا بلکہ خوش بھی ہو گا کہ اس نے اتنی بھاری رقم بھی حاصل کر لی اور اصل آلہ بھی لے آیا "...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب نے امید بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب مجھے آئندہ کے لئے مستقل گارنٹی لینی پڑے گی ورنہ اگر کیپٹن شکیل کا ذہن اسی طرح کام کرتا رہا تو مجھے سڑکوں پر بھنے ہوئے بھٹے ہی بیچنے پڑیں گے "...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" تم ہو ہی اس قابل "...... تنویر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" لیکن پھر وہ دائیں بائیں دیوار کا کیا چکر تھا "۔ جولیا نے کہا۔

" یہی تو لاسٹ ٹریپ تھا۔ صدر صاحب نے دائیں بائیں کا چکر چلا کر اصل کو نقل کر دیا۔ اگر میں اصل آلے کو نہ پہچانتا تو ہم اسے نقل سمجھ کر دوبارہ اس کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیتے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے ۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک نئی اور انتہائی حیرت انگیز کہانی

مکمل ناول

پاکیشیا مشن

مصنف ظہیر احمد

ریڈ وولف —— ایک سفاک اور انتہائی خطرناک مجرم۔

ریڈ وولف —— جسے اسرائیل اور کافرستان مشن کے لئے ہائر کیا گیا تھا۔

پاکیشیا مشن —— ایک ایسا خوفناک مشن جس سے پاکیشیا کی سالمیت اور بقا خطرے میں پڑ گئی تھی۔ پاکیشیا مشن کیا تھا ——؟

ریڈ وولف —— جس کی آنکھوں میں ایک پراسرار اور خوفناک چمک تھی۔

ریڈ وولف —— جس کی تلاش میں پوری سیکرٹ سروس میدان میں کود پڑی تھی۔

وہ لمحہ —— جب عمران کو ایک خطرناک غنڈے کا روپ دھارنا پڑا اور اس کی غلطی کی وجہ سے جوزف موت کی آغوش میں جا پہنچا۔

وہ لمحہ —— جب ریڈ وولف نے سیکرٹ سروس کے تمام ممبروں کو اپنا غلام بنا لیا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس جس نے ایکسٹو کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا اور دانش منزل میں جا کر ایکسٹو کو ہلاک کرنے کی دھمکی دے دی۔

کیا —— واقعی سیکرٹ سروس کے ارکان باغی ہو گئے تھے۔ یا ——؟

وہ لمحہ —— جب جولیا کی وجہ سے دانش منزل میں ایک خوفناک بم آن ہو گیا اور دانش منزل کی تباہی کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کے تمام ارکان اور ایکسٹو کی ہلاکت یقینی ہو گئی۔ کیا واقعی ——؟

ریڈ وولف اور عمران کا خوفناک ٹکراؤ۔ ایک ایسی جنگ جس میں ایک کی جیت دوسرے کے لئے موت کا پیغام تھی

کیا ریڈ وولف اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا۔

عمران اور ریڈ وولف کے درمیان ہونے والی خوفناک لڑائی کا انجام کیا ہوا۔

کیا ریڈ وولف عمران کے ہاتھوں مارا گیا۔ یا؟

خون منجمد کر دینے والا سسپنس لئے

ایک نئی، حیرت انگیز اور انتہائی تیز رفتار کہانی

اشرف بک ڈپو پاک گیٹ ملتان

ڈاگ ریز، سلور گرل اور شلماک کے بعد عمران فریدی سیریز

میں ایک اور یادگار اور انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

ڈائمنڈ آف ڈیتھ

ناقابل تسخیر علی عمران اور ناقابل شکست کرنل فریدی
کے درمیان خوفناک اور جان لیوا ٹکراؤ۔

ڈائمنڈ آف ڈیتھ

ایک نایاب اور تاریخی ہیرا جس کے حصول کے لئے دو عظیم جاسوس آپس میں ٹکرا گئے

ایک ایسا لمحہ

جب علی عمران اور کرنل فریدی دشمنوں کی طرح ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں
ڈالے کھڑے تھے۔ اس لمحے کا انجام کیا ہوا؟

کرنل فریدی

جس نے عمران کو گولیوں سے چھلنی کرنے کے احکامات جاری کر دیئے اور کرنل فریدی
کی زیرو فورس نے عمران کے گرد پھیلی ہوئیں سٹین گنوں کے ٹریگر دبا دیئے۔

علی عمران

جس نے کرنل فریدی کو ہر قدم پر شکست دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

کیپٹن حمید

جس نے ہزاروں فٹ کی بلند پہاڑی پر چڑھتے ہوئے کرنل فریدی پر مشین گن کی گولیوں
کی بوچھاڑ کر دی۔ آخر کیوں؟

گولڈن ایگل

جس نے عین آخری لمحات میں ڈائمنڈ آف ڈیتھ اڑا لیا اور عمران اور فریدی دونوں منہ
دیکھتے رہ گئے۔

عمران اور فریدی کے درمیان خوفناک اور جان لیوا ٹکراؤ
آخری فتح کسے حاصل ہوئی؟

خوفناک ایکشن اور جان لیوا سسپنس سے بھرپور

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں اسرائیل کے سلسلے کا ایک انتہائی شاندار اور یادگار ایڈونچر

لانگ برڈ کمپلیکس

مصنف مظہر کلیم ایم اے

لانگ برڈ کمپلیکس اسرائیل کا ایک ایسا منصوبہ جس کے مکمل ہوتے ہی پاکیشیا کا وجود صفحہ ہستی سے یقینی طور پر مٹ جاتا۔ کیسے؟

لانگ برڈ کمپلیکس جسے تباہ کرنے اور پاکیشیا کو بچانے کے لئے عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت دیوانہ وار اسرائیل کی طرف دوڑ پڑا۔

لانگ برڈ کمپلیکس جسے بچانے کے لئے اسرائیلی حکومت نے ایسے انتظامات کئے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹکریں مارتی رہ گئی لیکن؟

کرنل ڈیوڈ جی۔ پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اس بار کسی بھوت کی طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پیچھے لگ گیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پہلی بار لوہے کے چنے چبانے پر مجبور ہونا پڑا۔

مادام ڈومیری کارمن کی ایسی خطرناک ایجنٹ جسے اسرائیل کے صدر نے خصوصی طور پر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے کال کر لیا۔ کیا وہ واقعی عمران کی ٹکر کی ایجنٹ تھی؟

مادام ڈومیری جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل میں داخل ہوتے ہی اپنے شکنجے میں جکڑ لیا اور عمران اور اس کے ساتھی واقعی مادام ڈومیری کے مقابل بے بس ہو کر رہ گئے۔

لانگ برڈ کمپلیکس جسے اس طرح سیاڈ کر دیا گیا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹکریں مار لینے کے باوجود اس کے اندر داخل ہونے سے بے بس رہ گئے۔ کیا واقعی؟

لانگ برڈ کمپلیکس جس میں داخلے کا عمران نے اپنی ذہانت سے ایک ایسا راستہ تلاش کر لیا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن کرنل ڈیوڈ نے عمران کی اس ذہانت کا بھی توڑ کر لیا اور عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت مجبوراً ناکام ہو جانا پڑا۔

لانگ برڈ کمپلیکس جسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ناکامی کے بعد اسرائیل کے صدر نے خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کرا دیا لیکن کیسے انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل یقین سچویشن۔

- مسلسل اور انتہائی تیز رفتار ایکشن۔
- بے پناہ اور اعصاب کو منجمد کر دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک یادگار ناول جسے صدیوں فراموش نہ کیا جا سکے گا۔
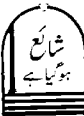
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی ہنگامہ خیز ایڈونچر

مکمل ناول

سٹار مشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ایک ایسا مشن — جس میں عمران اور جولیا کے ساتھ فور سٹارز کو بیرونی مشن پر بھیجا گیا۔ کیوں ——؟

ایک ایسا مشن — جس میں عمران اور جولیا دونوں عضو معطل بن کر رہ گئے اور مشن صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے مکمل کر لیا۔

نائف سلاکیہ سیکرٹ سروس کا سٹار ایجنٹ۔ جس کے مقابلے میں عمران اور اس کے ساتھی طفل مکتب ثابت ہوتے رہے لیکن؟ انتہائی حیرت انگیز سچویشن

جولی ایک ایسی لڑکی جو بیک وقت سلاکیہ، ویسٹرن کارمن اور اسرائیل کی ایجنٹ تھی لیکن اس کے باوجود اس نے عمران اور جولیا کی حمایت کی۔ کیوں ——؟

ایک ایسا مشن — جس میں صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے اس قدر خوفناک اور جان لیوا جنگ لڑی کہ عمران جیسا شخص بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑ تا رہ گیا۔

ایک ایسا مشن جس کے اختتام پر عمران سوچتا رہ گیا کہ اس مشن میں اس نے کیا کارکردگی دکھائی ہے اور واقعی اسے اپنی کوئی کارکردگی نظر نہ آئی۔ کیا واقعی ایسا تھا؟

انتہائی خوفناک ایکشن، اعصاب شکن سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات

دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان